افکار ست گورپرشاد

دیباچہ

حمد اُس احد الصمد صانع بے ہمال اور قادر ذوالجلال
زیبا ہے۔ کہ جس نے چمن عالم کو گلہاے مخلوقات گوناگوں
لیبد بوقلموں سے سجایا۔ اور سپاس بے قیاس اُس خداوند
ال اور آفریدگار بے مثال کو شایاں کہ جس نے ایک قطرۂ
سے ایسی خوبصورت اور ماہ طلعت صورتیں بنا کر اُنکو خلعت
عقل پہنایا۔ اور اشرف المخلوقات بنایا۔ لطف اور احسان اُس
عالم و عالمیان چہ ہزار ہزار فضل و کرم اس کا بیان و جہانیان
شمار۔ سخاوت اور نعمت اُس کی لاانتہا رحمت اور برکت اُسکی
د لاتحصے۔ منکران غفلت شعار اُس کے خوان نعمت سے

وظیفہ خوار اور عاصیان تبہ کار اُس کے فضل و رحمت کے اُ
باوجود گناہوں کے دیکھنے کے اپنے بندوں پر اپنی بخ
اور جود کا ابر برساتا ہے۔ اور سب کو رزق پہنچاتا ہے ؀

مثنوی

کریں بندے عصیان و عیب و خطا	کرے پردہ پوشی بعفو
وہ منکر رہیں اُسکے افضال کے	وہ نازل کرے اُن پہ جود

قطعہ

اے کریمے کہ از خانۂ غیب	گبر و ترسا وظیفہ خور دار
دوستاں را کجا کنی محروم	تو کہ با دشمناں نظر دار

زبان گویا اُس کی ذات و صفات کے ذکر میں لال اور بیا
بے سامان ہے اُس کے شکر و سپاس کا ہونا محال ہے

قطعہ

از دست و زباں کہ بر آید	کز عہدۂ شکرش بدر

پس انسان ضعیف البنیان کو لازم ہے کہ ہر وقت و ہر ساع
بدرگاہ خدائے عز و جل و خداوند لم یزل عجز و انکسار

کرے اور اپنی طاقت اور وسعت سے بڑھ کر پاؤں نہ دھرے ؛

قطعہ

بندہ ہماں بہ کہ ز تقصیر خویش	عذر بدرگاہِ خدا آورد
ورنہ سزاوارِ خداوندیش	کس نتواند کہ بجا آورد

استغفار و استظہار کو شعار بنائے اور صبح و مسایہ کلمہ زبان پر لائے ؛

قطعہ

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم
واز ہرچہ گفتہ اند و شنیدم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت و بپایاں رسید عمر
ما ہمچناں در اوّلِ وصفِ تو ماندہ ایم

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

خدایا جسے نیاز اسے ہمالا	قدیما سبے مثالا لایزالا
[illegible] عالم الغیبا حکیما	صمد اوندا جہاندار رحیما

میں ہوں ناپاک اور بندہ گنہگار — سیاہ نامہ پریشاں زشت کردار

رہا ہیں مبتلا حرص و ہوا میں — مناہی میں معاصی میں رہا میں

ہوا مشہور عالم میں بد اعمال — گناہوں سے میرا ہے ابتر احوال

نہ اک ساعت بھی تیری بندگی کی — عبث برباد اپنی زندگی کی

بد اعمالوں سے اپنے پا بگل ہوں — میں شرمندہ ہوں نادم ہوں خجل ہوں

رہی مجھ کو سدا نیکی سے نفرت — بدی اور ذنب سے ہے مجھکو الفت

رہا مشغول کارِ رائیگاں میں — ہمیشہ مبتلا سود و زیاں میں

نہ سجدہ میں کبھی سر کو جھکایا — نہ سوئے راہِ حق پا ہے اٹھایا

نہ ہاتھوں سے کبھی کی ہے عبادت — نہ کانوں سے سنی ہے تیری مدحت

ہمیشہ رات کو غفلت میں سویا — دنوں کو پیٹ کے دھندوں میں کھویا

اگر جاگا شبِ عصیاں میں جاگا — اگر بھاگا رہِ ناحق میں بھاگا

نہ کی کوشش کوئی میں نے عمل میں — رہا الجھا ہوا طول امل میں

ہوا گمراہ راہِ حق کو چھوڑا — پئے نیکاں دیں سے منہ کو موڑا

میرا جب نامۂ اعمال ہو گا — خداوندا میرا کیا حال ہوگا

سبب غفلت کے پھندوں میں پھنسا ہوں — عجب دنیا کی دلدل میں پھنسا ہوں

پُر از بیم و الیم و دردمندم
پریشاں روزگارم مستمندم

خدایا رحم کن بر حالِ زارم
گنہ گارم مگر امیدوارم

گناہوں پر میرے یکسر قلم پھیر
دُعا مقبول کر میری نہ کر دیر

ترا احساں ہم پر ہر نفس ہے
گنہ گاروں کا تُو فریادرس ہے

مرے دل کو بنا دے مخزنِ نور
رہے اُس سے سیاہی شرک کی دُور

میرا ہو معدنِ عرفان سینہ
نہ ہو اُس میں نشانِ بُغض و کینہ

عطا کر مجھ کو توفیق عبادت
جُدا مجھ سے نہ کر زنہار رحمت

ہو آساں غیب سے ہر کار میرا
ترا فضل و کرم ہو یار میرا

رہے دل میں مرے تیری محبت
پلا مجھ کو شرابِ جامِ وحدت

سرورِ سرمدی ہو مجھ کو حاصل
رہے فرخندہ و شاداں میرا دِل

رہوں آزاد میں رنج و الم سے
رہوں فارغ جہاں کے رنج و غم سے

نہیں ہیں طالبِ اموال و دولت
ملے مجھ کو فقط گنجِ قناعت

میرا انجام ہو باخیر و خوبی
دُعا ہر دم یہی ہے مشرقی کی

مناجات بزبانِ ہندی

ہری ست دھرم کا مجھ کو گیان دیجے
شرن میں داس کو بن دیر لیجے

سدا سنتاپ میں ہوں پاپ سے میں
سدا بے مکھ رہا ہوں آپ سے میں

ہری سنتاپ میرے سب نوارو
کرپا کی درشٹ سے پاپی کو تارو

میں پاپی ہوں نو سارو میرے دوشن
میں اوگن ہوں تو ہے تیجش پوشن

ہری نسپکٹ کیجے میرے من کو
نہ بھولوں میں کبھی تیرے بھجن کو

منورتھ دھرم کے ہوں جتنے تورن
کرو ہے سچدانند برتھ پورن

یہی اک بنتی اس داس کی ہے
رہوں تیری شرن میں ہے دیامے

پربھو سکھ میں رہوں میں یا کہ دکھ میں
رہے ہر وقت تیرا نام مکھ میں

تمس اگیان دل سے دور کریئے
ہردے کو پریم سے بھرپور کریئے

تو ہی ہے بھگت وتسل دشٹ بھنجن
تو ہی نرلیپ ہے چیتن نرنجن

تیرا بھرپور ہے ہر وقت بھنڈار
کہ ہے سنشٹ جس سے سرب سنسار

نہیں تیرا کسی نے انت پایا
تجھے سب نے پربھو بے انت گایا

تو ونین کا بپت میں آسرا ہے
تو ہی پوشن بھرن سب جگت کا ہے

پربھو تو ہے بھو پر چھن ہوں میں
تو گو مجھ میں ہے لیکن بھن ہو نہیں

میں آتر جیو تو پرماتما ہے
میں پاپی کپٹ تو شدھ آتما ہے

تو ہے سروگیہ اور سرب انترجامی
میں ہوں الپگیہ دھورت اور کامی

یہی ارداس ہے تجھسے نرنکار کہ اس آدھین کا ہو بیگ اُدھار

خطابِ بسوئے دل

اے دل بہ دُنیا مبتلاء اے بندۂ حرص و ہوا

این خوابِ غفلت تا بکجا
کرتار گو کرتار گو

مے بگذرد ہر روز و شب عمرِ تو در لہو و لعب

فکرت نداری دین عجب
کرتار گو کرتار گو

رفتند پیشت ہمرہاں نہ ساختہ کارِ جہاں

تو ہم روی مانند شاں
کرتار گو کرتار گو

چوں پُر شود پیمانِ تو مرگ از تو گیرد جانِ تو

این دم کہ جان ست آن تو
کرتار گو کرتار گو

امروز کوشش اندر عمل تا کے سزد طولِ امل

زاں پیشتر کاید اجل
کرتار گو کرتار گو

گیرم کہ زالِ زر شوی — باشی چو سیر شہ شوی

آخر بخاک اندر روی
کرتار گو کرتار گو

داری بسر گر چترِ زر — حکمت روان بہ بحر و بر

آخر اجل آید بسر
کرتار گو کرتار گو

در علم باشی بے بدل — در حکمت و خبرت اجل

قادر نباشی در اجل
کرتار گو کرتار گو

در بال باشی بال و بل — در زور و قوت فیل و ثل

ہو بری مگر پیش اجل
کرتار گو کرتار گو

ایں دختر و فرزند و زن — از کس نہ بینی موت من

ہر کس بہ فکرِ خویشتن
گوبند گو گوبند گو

کارے کہ داری اے جواں | امروز کن امروز ہاں

عہدِ ہرم آید دواں
کرتار گو کرتار گو

وقتے کہ ایں مرغِ نفس | پرواز گیرد از قفس

وربند ناید باز پس
کرتار گو کرتار گو

اے مستِ سیرِ بوستاں | خرّم بہ کامِ دوستاں

یاد آور از بادِ خزاں
کرتار گو کرتار گو

در زیرِ چرخِ چنبری | باشد قیامِ سرسری

آخر بہ حسرت بگذری
کرتار گو کرتار گو

اے مشرقی شو بے ریا | راضی بہ تسلیم و رضا

جاوید باصدق وصفا
کرتار گو کرتار گو

در نعت سری گورو نانک صاحب جی نرنکاری

مقبول بارگاہِ باری

پس از حمدِ دارائے لوح و قلم
کرائے مشرقی نعت نانک رقم

ضلالت پہ جب سب نے باندھی کمر
لگے پوجنے لوگ شمس و قمر

زیادہ ہوا کذب کم راستی
لگی پھیلنے گمرہی اور کجی

ہوا بیش ظلم اور انصاف کم
لگا ہونے بندوں پہ جور و ستم

رعیت کو حاکم ستانے لگے
زبردست عاجز کو کھانے لگے

ہوا نام گم خیر و ایثار کا
لگا ہونے انصاف تلوار کا

فراموش کر دل سے گائیتری
برہمن نے دابی بغل میں چھری

اسر نے کیا بھرشٹ سب دھرم کرم
ہوا ناستک مت کا بازار گرم

کیا ترک جب دھرم سنسار نے
تو نانک کو بھیجا نرنکار نے

مہاراج جامے شرع متیں
شہنشاہِ ملت شہنشاہِ دیں

امام الرسل قدوۃ الانبیا
شفیع الامم زبدۃ الاصفیا

سرِ سروراں سرورِ مقبلاں
شہِ عارفاں مرشدِ کاملاں

ہو کیا ذکر اُن کی کرامات کا
نظر سے کیا خاک کو کیمیا

کیا شیش نے دھوپ میں چھن چھن
ہوا فرق پر اُن کے سایہ فگن

ستادہ ہوئے جب بصف نماز
کیا قلب نواب کا کشف راز

دلِ شاہ مصروف جرّہ ہوا
اُدھر قاضی کو خوفِ گُرّہ ہوا

کیا جب انہوں نے عیاں رازِ دل
ہوا خیرہ نواب قاضی خجل

نظر سے خزف کو بنایا طلاء
مسا تک نہ سایہ حجر کا ہلا

قدم زن ہوئے بحر پر مثلِ بہ
اُڑے آسمانوں میں بے بال و پر

بیاباں کو رشکِ خیاباں کیا
عجب شانِ حق کو نمایاں کیا

مغنّی کو کھانے کو ریٹھا دیا
رطب کی طرح اس کو میٹھا کیا

پڑا پشت ماہی پہ جب پاک پا
ہوا اُس کو انسان کا قالب عطا

قدم بوس آکر ہوئے جنّ و دیو
فراموش اُن کو ہوا رنگ و ریو

تنِ پاک مخدوم سے جب لگا
ہوئی اُس کو حاصل مرض سے شفا

کیا طوف کعبہ نے گردِ قدم
ہوئے سب مجاور ندیم ندم

فلک پر اڑے جوگیان صدل ۔ کہا عون حق سے انہیں سرنگوں
پلایا انہیں شیر بھر چاہ سے ۔ عیاں آگ کو بھی کیا کاہ سے
جہاں سے گئے جب بسوئے جناں ۔ نہ تھا جسم کا نہ یہ چادر نشاں
غرض بیشمار انکے ہیں معجزے ۔ زبان قلم کیا بیاں کر سکے
ملا جب شرف ان کو معراج کا ۔ رہے زیر صد سدرۃ المنتہےٰ
سوئے چرخ بالا سے بالا گئے ۔ وہاں چھوڑ بالا کو اقصےٰ گئے
نہ بالا رہا بلکہ مردانہ بھی ۔ رہی طاقت ان میں نہ پرواز کی
وہ درگاہ نور علےٰ نور تھے ۔ تجلےٰ ایں مانند صد طور تھے
ہوئے جب تجلےٰ ایں قدرت کے کم ۔ معاً گوش میں آئی آواز قم
ہویدا ہوا نور رب جلیل ۔ ندا غیب سے تب ہوئی اے خلیل
یہ ہے ساغر زندگی نوش کر ۔ جو ارشاد ہو غیب سے گوش کر
ہوئے جس قدر پیشتر انبیا ۔ تجھے سب کا سردار ہم نے کیا
سفر کو جہاں کا تو مردانہ وار ۔ مخالف ہے دل میں نہ ڈر زینہار
جو گمراہ ہیں محروم بے بہر ۔ انہیں خواب غفلت سے بیدار کر
ہدایت سے ان کو دکھا دین پاک ۔ نہ ہوں تا براہ ضلالت ہلاک

جو لائیگا مذہب پہ تیرے یقیں — مقام اُس کا ہوگا بہشت بریں

رہونگا میں یاور تیرا ہر زماں — مشیت میری ہوگی تیری زباں

بحکمِ خداوند ارض و سما — دکھایا سب عالم کو راہِ خدا

گئے ہند سے سوئے روم و عرب — ہوئی مہتدی اُن سے مخلوق سب

ہوا جو قدم بوس اک بار بھی — خبر پائی اُس نے سب اسرار کی

جو درگاہ میں اُن کے حاضر ہوا — ہوئی دور سب اُس کی حرص و ہوا

گئے جب لبسوئے بہشت بریں — تو انگد ہوئے مالکِ تختِ دیں

ہدایت کے روشن وہ تھے آفتاب — ہوئے اُن سے خورد و کلاں فیضیاب

کیا ظلمتِ بُت پرستی کو دور — جہاں میں صداقت کا پھیلا یا نور

ہوا جب بہشت اُن کی آرامگاہ — امرداس کو بخشا تخت و کلاہ

جھکے اُن کے آگے فقیر و امیر — ہوئے مہتدی اُن برنا و پیر

کیا ترک جب عالمِ بے اساس — تو عالم کے رہبر ہوئے رامداس

دکھایا جہاں کو رہِ مستقیم — جہاں سے گئے سوئے دارالنعیم

ہتی جب ہوا تخت پیغمبری — تو ارجن ہوئے والئے سروری

سخنداں سخن گوئے و شیریں زباں — شہِ مقبلاں مرشدِ دو جہاں

مرتب کیا اک کلام مجید | وہ ہے بید گویا یہ طرزِ جدید

شہادت کا شربت جب آخر پیا | ہوئے ہرگوبند اُن کے جا رہنما

ہوا سبز اُن سے نبوت کا باغ | ہدائیت کا عالم میں روشن چراغ

ہوا شہرہ جب اُن کی شمشیر کا | ہراساں ہوا دلِ جہانگیر کا

بعونِ خدا داورِ بے ہمال | سیہ بخت چندو ہوا پائمال

ہوا معتقد شاہِ گردن فراز | جہانگیر سر بر زمینِ نیاز

ہوا جب سر پر نبوت نہی | بہ ہر رائے آمد کلاہِ وہی

وہ باغِ ہدائیت کے تھے باغباں | شہِ دو جہاں والیٔ انس و جاں

ہدایت سے کیا سب کو بہرہ ور | نظر سے کئے کور تھا جب نظر

ہوئے جب رواں سوئے دارالبقاء | تو ہر کرشن مرشد ہوئے رہنما

بظاہر وہ تھے گو صبا و صغیر | حقیقت میں تھے پیر روشن ضمیر

رکھی فرق بانو پہ انگشت جب | تو سلطان تھے چھٹی زمین ادب

روانہ وہ جب ہوئے سُرپور پہ ہوئے | شہِ دین تیغ بہادر ہوئے

نبوت کی گلشن کے تابندہ گل | شہِ دو سرا واقفِ جزو و کل

دکھایا سب عالم کو راہ خدا [illegible] | [illegible]

ستم جب لگا کرنے اورنگ زیب | دلش غافل از بیم روزِ حسیب
کیا اُن کو جب شاہ نے شہر بند | بہت روز تک اُسکو کی وعظ و پند
کہا شاہ رکھ دل میں خوفِ خداء | نہ کر بندگانِ خدا پر جفا
فقیروں کو ایذا نہ دے زینہار | معطل نہیں گردشِ روزگار
فقیر از بہ شب نالۂ سر کند | جہاں را بیک دم بہم بر کُند
مگر کی نہ اقبال نے یاوری | سرِ شاہ میں تھا سرِ داوری
وہ مجبور تھا حکمِ تقدیر سے | کہا ہوں ابھی قتل شمشیر سے
اُدھر تیغ پر دست قاتل پڑا | اِدھر سوئے چرخِ گرداں اُڑا
گیا فرق جب سوئے دار القرار | مخالف ہوئے دل میں سب شرمسار
ہوا بخت گم شاہِ مغرور کا | زمیں پر گرا تاج تیمور کا
سرِ شاہ بلت اُڑا عرش پر | ستمگار کا سر گرا فرش پر
تنِ شاہ شاہاں نہ بے سر ہوا | کہ بابر کا اورنگ بے سر ہوا
ہوا ختم اقبال تیموریہ | بحکم خدا بخت بابریہ

چھپا کوکب حشمت مغلیہ
ہوا نور افگن خورِ خالصہ

در نعت شری گورو گوبند سنگھ جی مہاراج

مشرقی لکھ مدحت گوبند سنگھ — سرورِ کونین شہِ سپت شرنگ

واسطے دیہیم و خداوند تخت — نصرت الدوران و خداوند بخت

آخرِ پیغمبراں خیر الورے — ہادیٔ دو عالم و نورالہدے

ہستی کو جب اُن سے ملا رنگ و زیب — لرزاں ہوا کوشکِ اورنگ زیب

ہند میں ہیبت کا بجا دمدمہ — دشمنوں کا دم میں گرا دمدمہ

تخت مقرر ہوا آنند پور — رشکِ فضا رجناں دار السرور

کوہ پر جب حق کی تجلّی ہوئی — طور نمط ارض مجلّے ہوئی

نور سے شمشیر ہوئی اک عیاں — کالی نے تھی گویا نکالی زباں

غیب سے پھر آئی صدائے مہیب — ہاتھ میں شمشیر پکڑ اے حبیب

ہاتھ میں شمشیر ہو گی یہ اگر — منہزم سب ہونگے عدو بد سیر

دشمنوں کو اس سے تو کر پائمال — ہو گا جدا تن سے سرِ بد سگال

غازیوں کو تو پلا آبِ حیات — تا کہ ڈرے جنگ میں اُن سے ممات

پیکے اسے نمازی مثالِ پلنگ | بے خطر جائینگے بہ کام نہنگ
غیب سے جب انکو ملی تیغ تیز | پست عدو سب ہوئے وقتِ ستیز
جنگ میں اعدا کا جگر خوں ہوا | حال حریفوں کا دگر گوں ہوا
مفسدوں کا رن میں ہوا رنگ فق | خوف زدہ پراں ہوئے مثلِ بق
وقت وغا شیروں کا سن ہمہمہ | دشمنوں کا بند ہوا دمدمہ
بیم سے بیجا ہیں بتائید حق | خود بخود اعدا کا ہوا سینہ شق
تن سے ہوا دور سرِ بدسگال | ستم ستوراں سے ہوا پائمال
دور ملیچھوں کو کیا ہند سے | مارا انہیں پار کیا سندھ سے
وہ نہ اگر آتے میانِ انام | باقی کہیں رہتا نہ ہندو کا نام
دھرم کا ملتا نہ جہاں میں نشان | بید شدیے گم شرِ بید سماں
سرنگوں ہوا علمِ بابری | زیر و زبر دم میں ہوئی داوری
ہند و شغالوں سے ہوئے شیرِ نر | حق سے ملی حشمت و فتح و ظفر
کب ہو رقم مجھ سے مدیح جناب | ذرہ کہاں اور کہاں آفتاب

روک قلم مشترقتے بے خبر
واہ گورو واہ گورو ورد کر

سببِ تالیف کتاب

طالبانِ شریعت و طریقت و شائقان معرفت وحقیقت
واقفانِ رموز عرفان و ایقان و عالمانِ اسرارِ صدق
ایمان پر روشن و مبرہن ہو کہ جب عالم پر لوگوں نے
پرستش خدائے وحدہ لاشریک کو بُھلایا۔ اور طرح طرح کی
بدعتوں اور گمراہیوں میں دل کو لگایا تو خداوند ذوالجلال
اور خالق لایزال کے حضور سے سری گورو مہاراج نانک
نرنکاری مقبول بارگاہِ باری کو الہام ہوا۔ کہ ایک ایسی
کلام معجزِ التیام تیار کر کہ جس کو پڑھ کر اور سُن کر لوگوں
کے دل سے ظلمت شرک دور ہو اور گم گشتگانِ بادیۂ ظلمت
وضلالت کو منزل ایمان وعرفان اور ملکِ نجات کا راستہ
ملے۔ تیری بانی مقبولِ بارگاہِ ربانی اور منظور درگاہِ یزدانی
ہے۔ جو کلام تیری زبان سے نکلیگا۔ مثلِ آبِ حیات
مخلوق کے لئے باعثِ نجات ورستگاری ہو گا۔ اور جو

میرا بندہ صدق و یقین اور حضور قلب سے اس کو پڑھیگا
موت کے عذاب اور تناسخ کے گرداب سے چھوٹ کر
سرورِ سرمدی اور راحت ابدی حاصل کریگا۔ اس بحرِ
عالم پُر تشویش اور دریائے دار الحزن سے پار ہونے کے لئے
یہ کلام پاک مانند جہاز کے ہوگا۔ جو اسپر سوار ہوگا۔ اس بحرِ خونخوار اور قلزم
ناپیداکنار سے صحیح وسلامت پار ہوگا۔ جب یہ
الہام ربانی شری گورو جی مہاراج کو ہؤا تو انہوں نے
عالم کی نجات اور مخلوق کے اُدھار کے لئے یہ کلامِ مُستدام
وسخن قدس التیام تصنیف فرمایا۔ اور نام نامی اُس کا
جپ جی رکھا۔ جو چار حروف پر مشتمل ہے۔ شرح
اُس نام کی ہونی دشوار ہے۔ یہ مجموعہ چار حروف گویا
چاروں ویدوں کا سار ہے۔ شریعت۔ طریقت۔ معرفت
حقیقت۔ اِن چاروں مراتب کا مخزن ہے۔ اور عالم ناسوت
اور جبروت اور ملکوت۔ اور لاہوت کے اسرار کا معدن
ہے۔ ست جگ۔ ترتیا۔ دواپر۔ کلجگ۔ چاروں زمانوں

کی عبادت کا خلاصہ ہے۔ اور چاروں ورنوں کے لئے
ہدائیت کا مجموعہ ہے۔ بیشمار بندگانِ خدا نے اس پاک کلام
کی برکت سے نجات حاصل کی۔ اور حیاتِ ابدی ہوئی۔
بیشمار حاصل کر رہے ہیں۔ اور بیشمار آئندہ حاصل کرینگے
گویا اِس چشمۂ آبحیات کی برکت اور فیض تا ابد جاری رہیگا
چونکہ پیشتر یہ کلام زبان گورمکھی میں مرقوم ہے۔ اِس لئے
اِس سے صرف وہی لوگ فیضیاب اور بہرہ اندوز ہوتے تھے
کہ جو علم گورمکھی سے آشنا ہوتے تھے۔ چونکہ فی زمانہ
زبانِ اُردو کا رواج تقریبًا تمام مُلک ہندستان میں پھیل
گیا ہے۔ اِس لئے مدّت سے مرکوز خاطر اِس بے بضاعت
اور بندہ کم استطاعت کے تھا۔ کہ ایک ترجمہ اِس کا عام فہم
سلیس اُردو میں تیار کیا جائے۔ تا کہ ہر کہ ومہ اِس کے
فیض و برکت سے بہرہ یاب ہو۔ مگر چونکہ یہ کام ایک نہایت
نازک ذمّہ واری کا تھا۔ اور اِس کے سرانجام کے لئے
اعلےٰ لیاقتِ علمی اور واقفیتِ دینی کا ہونا ضرور تھا۔ اِس لئے

اِس ارادہ سے باز رہا۔ مگر چونکہ کوئی ترجمہ اُردو حسب منشائے خاطر
نہ نظر آتا تھا۔ بار بار دل اِس کے پورا کرنے کو آمادہ ہوتا تھا
اگرچہ ایک آدھ ترجمہ اُردو دیکھا بھی گیا۔ مگر وہ ایسا مختصر تھا کہ
بعض مطالب کلام بھی گُم ہو گئے تھے۔ اور بہت سے مقامات
کا غلط ترجمہ کیا گیا تھا۔ جس سے پڑھنے والے کو اصلی کلام کا
حُسن معلوم نہ ہوتا تھا۔ اور پُوری پُوری لذّت مضمون کی حاصل
نہ ہوتی تھی۔ آخر دِل نے عزم بالجزم اور ارادہ مصمم کر لیا کہ جو
ہو سو ہو ایک ایسا اُردو ترجمہ تیار کرے جو تاویلات تصرفات سے
خالی اور اصلی کلام کی خوبیوں سے پُر ہو۔ لفظی معنے بھی ہوں
اور مقامات ضروریہ اور فقرات پیچیدہ کی شرح بھی ہو چنانچہ بتائید
ازلی میری محنت بار آور ہوئی۔ یعنے ترجمہ با خیر و خوبی انجام کو
پہنچا۔ دل نے چاہا کہ اُس کا کہ اُس کا ایسا نام تجویز کیا جائے
کہ جو موزوں بھی ہو۔ اور تاریخی بھی۔ بعد غور و پرداخت کے
اِس کے دو نام تجویز کئے۔ ایک **حقائق المعانی** اور
دوسرا **ہادی عرفان**۔ دونوں سے سمت ۱۹۲۱ نانک شاہی

برآمد ہوتا ہے کہ جو اختتام ترجمہ کا حال ہے۔ اے خداوند ارض وسماوات داراے ہر دو سرائے۔ تیری درگاہِ پاک اور جناب معلےٰ میں اس عاصی و گنہگار اور ذرہ بے مقدار کی یہ التماس اور استدعا ہے۔ کہ جو شخص خلوص عقیدت اور صدق ارادت سے اس کلام پاک کو ایک بار بھی پڑھے۔ اس کو اپنے فضل و کرم سے سعادت دارین اور نجات ابدی اور سرورِ سرمدی عطا کر۔ اس عاصی اور دیگر کل بندگان کو غریقِ لُجۂ مغفرت کر۔

التماس بخدمت ناظرین والاتمکین

اصحاب خبرت وبصیرت کی خدمت میں بصد تعظیم گذارش ہے۔ کہ اس احقر العباد نے محض آپ کی قدردانی وچشم پوشی اور بلند نظری اور حق شناسی کی امید پر ان اوراق کو لکھا ہے۔ نہ مجھ کو کچھ علمی لیاقت ہے۔ اور نہ دعوے فضیلت۔ نہ کبھی بزرگان دین کی صحبت سے فائدہ حاصل کیا

اور نہ گا ہے کاملان روز گار کی ملاقات کا شرف ملا۔ مدام زاویہ
نشین گمنامی اور گوشہ گزین ناکامی اسکو رہا آپکی ذات قدسی صفات
سے اُمید ہے کہ آپ صرف حسنات پر نظر فرمائینگے۔ اور قبائح
کو ذیل عفو سے ڈھانپینگے۔ کہ یہی شیوہ صاحبانِ دانش و
بنیش ہے۔ مَیں نے محض ابنائے روز گار کی سیر و گلگشت
کے لئے اِس گلبن معرفت اور گلشن حقیقت کو آراستہ و
پیراستہ کیا ہے۔ تاکہ مشامِ عالم اِس کی روائح مضامین سے
معطّر و معنبر ہو۔ پس آپ اِس کی گلگشت سے اپنے دِل
و دماغ کو تر و تازہ بنائیں۔ دامنِ آرزو کو گلہائے مراد سے
بھریں۔ خار و خاشاک کی طرف نظر نہ کریں۔ گُل کے ساتھ
خار اور نوش کے ہمراہ نیش ہوتا ہے۔ جہاں گل حاصل
ہو وہاں خار کی خلش اور جہاں نُوش ملے۔ وہاں نیش کی
نشتر سے رنجیدہ ہونا شیوہ دانایانِ روزگار اور مبصرانِ خجستہ
اطوار کا نہیں ہے۔ بعض اصحاب کا شعار محض نکتہ چینی
اور عیب بینی ہوتا ہے۔ اگر کسی جگہ دس حُسن اور ایک قبح پاتے

ہیں۔ اُن محاسن کو چھوڑ کر قبح کو نظر میں لاتے ہیں۔ حسد وحقد اور بغض وکینہ کا سینہ کو سفینہ بناتے ہیں۔ شہد کھاتے ہیں۔ اور زہر اُگلتے ہیں۔ مثل چغد و بوم گلشن کو چھوڑ کر ویرانہ کو بھاگتے ہیں۔ اور مانند شپرہ روشنی سے آنکھیں بند کرتے اور تاریکی میں جاتے ہیں۔ اور مگس وار چمن کو چھوڑ کر چمین پر مائل ہوتے ہیں۔ ایسے اصحاب کی خدمت میں باادب التماس ہے۔ کہ اگر وہ اپنی طینت اور عادت سے مجبور ہوں۔ تو ناحق اوقات کو ضائع نہ کریں اور اُن اوراق کو مطالعہ میں نہ لائیں۔ اور بجائے آفرین نفرین اور بجائے رحمت زحمت کا اِس فقیر حقیر کو مستحق نہ بنائیں۔ حق شناسان باصفا و نظارگیان باجود وعطا سے کامل اُمید ہے۔ کہ جب وہ اِن حروف سے استفادہ کریں تو اِس گنہگار کے حق میں دُعائے مغفرت کریں ؎

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

تمام شد دیباچۂ حقائق المعانی

ੴ ਸਤਿ ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ॥

ایک اونکار ست گور پرشاد

ੴ ایک اونکار

واحد مطلق مظہر صفات ثلثہ

شرح - زبان سنسکرت میں صرف ੳ لکھتے ہیں شروع میں ایک کا عدد نہیں لکھتے - مگر اس کو محذوف سمجھتے ہیں - گورو نانک دیو جی نے اس اسم اعظم کے زیادہ واضح کرنے کے لئے اس کے پہلے ایک کا عدد بڑھا دیا ہے یعنی ایشور وحدہٗ لاشریک ہے - کوئی اسکا ثانی نہیں ہے - برہما - بشن - مہیش اُسی ذات بحت کی تین صفات ہیں - کُل کائنات کا پیدا کرنیوالا اور پھر سب عالم کو نابود کرنیوالا وہی ایک ہے - از روئے بیاکرن ਅਤੇ اس لفظ کے معنی رکشا یعنی حفاظت کرنیوالے کے ہیں

سے اُس کو مشتق مانا گیا ہے۔ کہ جس کے معنی رکشا کرنے کے ہیں
یہ اسم اعظم اور مقدس نام نہائیت کثیر المعنی ہے۔ اِسی واسطے گورو
مہاراج نے اِس گراس جپ کے شروع میں لکھا ہے۔ اِس کی
کچھ تفصیل اِس جگہ لکھی جاتی ہے۔ یہ لفظ تین حروف ਅ کار
ਉ اکار ਮ مکار سے بنا ہے۔ تینوں حروف کی تفصیل علیحدہ
علیحدہ ہے۔ ਅ اُکار کی تفصیل حسب ذیل ہے :-

ਵਿਰਾਟ وراٹ۔ جو کُل کائنات کا بنانے والا ہے ؛

ਅਗਨਿ اگن۔ جو گیان سروپ اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہے ؛

ਵਿਸ਼ਵ وشو۔ جو محیطِ کل ہے ؛

ਉ اُکار کی تفصیل

ਹਿਰਨਯ ਗਰਭ ہرنہ گربھ۔ جس کے قبضہ و تصرف
میں سورج وغیرہ سالم ہیں۔ اور جو اُن کو منور کرتا ہے ؛

ਵਾਯੁ وایو۔ جو سرب شکتیمان یعنی قادر علے الاطلاق ہے ؛

ਤੈਜਸ تیجس۔ جو تمام عالم کا روشن کرنے والا ہے ؛

مکار کی تفصیل

ਈਸ਼੍ਵਰ ایشور۔ جو تمام جہانوں کا مالک سرب شکتیمان ہے ؛

ਅਦ੍ਵੈਤ آدت۔ جو لایزال ہے ؛

ਪ੍ਰਾਗਯ پراگیہ۔ جو گیان سروپ اور سروگیہ یعنی دانائے کُل ہے ؛

جس ایک نام میں اس قدر صفات خداوندی واوصاف ایزدی شامل ہوں۔ اُس کا مہاتم کس قدر ہے۔ خود پڑھنے والا قیاس کرسکتا ہے ؛

ਸਤਿ ਨਾਮੁ ست نام

اس کا نام حق ہے ؛

شرح۔ ست اُس شے کو کہتے ہیں۔ کہ جس کا عدم تینوں زمانوں میں نہ ہو۔ یعنی پرمیشور ازلی و ابدی ہے۔ اور عدم و نیست سے بری ہے۔ نام سے مراد ذات حق ہے ؛

ਕਰਤਾ ਪੁਰਖੁ کرتا پرکھ

خالقِ کُل ہے ؛

نِربھَو ਨਿਰ ਭਉ

خوف سے پاک ہے ؛

شرح۔ بعضوں نے ਭਉ کے معنے جہاں کے لئے ہیں۔ کہ جس سے مُراد مایا سے ہے۔ مگر یہ معنی مضمون کے ساتھ چسپاں نہیں ہیں۔ سنسکرت میں صحیح لفظ भय بھَے ہے۔ کہ جس کے معنی خوف کے ہیں۔ یعنی پرمیشور بیم و خوف سے بری ہے۔ کسی دوسرے سے اُس کو خوف نہیں ہے۔ خوف دوسرے سے ہؤا کرتا ہے۔ وہ لاثانی اور لاشریک ہے۔ تو کِھر۔ خوف کِس سے ہو۔ یہ لفظ بدل کر پنجابی زبان کے لہجہ کے موافق بھَو لکھا گیا ہے۔ ورنہ کچھ گورو صاحب لفظ کی اصلیّت سے ناواقف نہ تھے۔ چنانچہ ਭੈ ਵਿਚ ਸੂਰਜ ਭੈ ਵਿਚ ਚੰਦ بھَے وِچ سورج بھَے وِچ چند انہیں کا قول ہے۔ جہاں جو لفظ مناسب سمجھا گیا ہے لکھا گیا ہے ؛

نِروَیر ਨਿਰ ਵੈਰ

عداوت سے پاک ہے ؛

شرح ۔ چونکہ ایشور بے ہمال و لاشریک ہے ۔ اِس لئے اُس کو کسی سے عداوت نہیں ۔ کیونکہ عداوت ہمسر اور دوسرے سے ہُوا کرتی ہے ۔ علاوہ اِس کے عداوت کا باعث ایذا اور رنج ہوتا ہے ۔ جو محتاج بالغیر ہونے کے سبب سے پُہنچتا ہے ۔ وہ قایم بالذات ہے ۔ اور آنند سروپ ہے ۔ کسی سے اُس کو احتیاج نہیں ہے ۔ پھر عداوت کہاں سے پیدا ہو ؛

اکال مُورت

ਅਕਾਲ ਮੂਰਤਿ

موت سے پاک ہے ؛

شرح ۔ مُورت سے مراد یہاں سروپ ہے ۔ یعنی ذاتِ حق حیّ لایموت ہے ۔ بباعث ہونے ست کے ۔ مرتا وہ ہے ۔ جو پیدا ہوتا ہے ۔ نہ وہ پیدا ہوتا ہے ۔ اور نہ کبھی مرتا ہے ۔ ہمیشہ ایک ہی حال میں رہتا ہے ۔ چنانچہ لایموت ہونے کی علّت کو گورو صاحب خود آگے بیان فرماتے ہیں ؛

اَجُونی

अजूनी

پیدا ہونے اور جون میں آنے سے پاک ہے ۞

شرح - پہلے گورو صاحب فرما چکے ہیں۔ کہ پرمیشور لاموت یعنی موت سے پاک ہے۔ اب اس کا سبب بیان فرماتے ہیں یعنی کیونکہ وہ پیدا نہیں ہوتا۔ بباعث حدوث سے پاک ہونے کے فنا سے پاک ہے۔ گورو صاحب کے اس قول سے بخوبی ثابت ہے۔ کہ ایشور جون میں نہیں آتا۔ پس ان لوگوں کا عقیدہ باطل ہے۔ جو کہتے ہیں کہ پرمیشور جب ضرورت ہوتی ہے۔ جُون میں آکر جہان کا اُدھار کرتا ہے۔ اُن لوگوں کو اس شبد سے ہدائت حاصل کرنی لازم ہے۔ یہ ایک عام عقیدہ لوگوں کا ہے۔ کہ پرمیشور اوتاروں کی جُون میں آکر قالب انسانی کو اختیار کرتا ہے۔ اسی لئے وہ اوتاروں کو عین پرمیشور سمجھتے ہیں۔ اور اُن کی اُس کے ستھان میں پرستش کرتے ہیں۔ یہ لوگ گورو صاحب کے اس قول سے بیخبر ہیں۔ اسی عقیدہ کی تردید میں سری گورو گوبند سنگھ جی

مہاراج نے بھی سری سکھ واک سولیوں میں ہدایت فرمائی ہے۔
اور پھر چوپئی میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ جو ہم کو پرمیشور اُچر ہے ۰
تے نرنرک کنڈ میں پر ہے۔ یعنے جو ہم کو پرمیشور کہیگا۔ وہ
داخلِ جہنم ہوگا۔ جب کہ خود گورو صاحبان کے قول سے اِس
عقیدے کی تردید ہوتی ہے۔ تو اسکے باطل ہونے میں کیا شبہ ہے

سے بھنگ ਸੈਭੰ

قایم بالذات ہے ؛

شرح۔ یعنی پرمیشور محتاج بالغیر نہیں ہے۔ قایم بالذات ہے
یہ لفظ سنبھو کا مخفف ہے۔ یہ تصرف بلحاظ زبان
پنجابی کیا گیا ہے ؛

گورپرساد۔ جپ ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ

اصلی گورو ہے۔ مہربان ہے۔ اِس کا ورد کر ؛

شرح۔ گورو جی نے گویا حقیقی گورو اور مُرشد صرف پرمیشور
کو ہی مانا ہے۔ فرماتے ہیں۔ کہ اِن اوصاف والا جو پرمیشور
ہے جو میرا آپا مہربان ہے۔ اِس کا جاپ یعنی ورد کر۔ یہ ہدایت

گورو جی نے کل عالم کو فرمائی ہے۔ بعض اس کا اس طرح
سے ارتھ کرتے ہیں۔ کہ گورو کی مہربانی سے اس کو جپ۔ مگر
اوّل معنے لطف ہیں۔ پرساد کے معنے قدّوس کے بھی ہیں۔
یعنے وہ مُرشد قدّوس ہے۔ مشاہدہ قدرتِ حق سے انسان
طرح طرح کے تجربات حاصل کرتا ہے۔ اور معائینہ دفتر کائنات
سے نوع بہ نوع کے سبق سیکھتا ہے۔ پیدا ہونے کے زمانہ سے
تا دمِ واپسین خداوند کی قدرت اور صنعت کا دفتر شب و روز
اُس کی تعلیم کے لئے کھُلا رہتا ہے۔ اور تعلیم سے جب انسان
فارغ ہوتا ہے۔ تو محض نا تجربہ کار خیال کیا جاتا ہے۔ تا وقتیکہ
وہ مشاہداتِ قدرت و تماشائے روزگار کما حقہٗ نہ کرلے۔
انسانی ہدایت اور تعلیم انسان کے لئے ایک محدود زمانہ تک
جاری رہتی ہے۔ مگر تعلیم الٰہی جیسے کہ اوپر بیان ہوا۔ تمام
عمر اُس کے لئے جاری رہتی۔ پس صاف ثابت ہو گیا۔ کہ
اصلی گورو اور حقیقی ہادی انسان کا صرف پرمیشور ہی ہے۔ مؤلف
باغ و بُستان و برگ ہائے شجر ہیں معلم برائے اہلِ نظر

ਆਦਿ ਸਚੁ — آد سچ

ظہور عالم سے پیشتر حق تھا۔

شرح۔ اس سے پیشتر گورو جی نے ہدایت فرمائی ہے کہ نام حق کا ورد کر۔ اب اُسی ورد کی تشریح فرماتے ہیں کہ اِس طور سے نام حق کی محبت کر یعنی ایسے پرمیشور کے نام کا وظیفہ پڑھ کر جو ظہورِ عالم سے پیشتر ازل سے حق تھا۔

ਜੁਗਾਦਿ ਸਚੁ — جُگاد سچ

عالم کے ظہور کے وقت بھی حق تھا۔

شرح۔ یعنی ظہور عالم سے پیشتر بھی حق تھا۔ اور ظہورِ عالم کے وقت بھی حق تھا۔ یہ دونوں صفات زمانہ ماضی سے متعلق ہیں۔ اس کے بعد فرماتے ہیں۔

ਹੈ ਭੀ ਸਚੁ — ہے بھی سچ

اب بھی حق ہے

شرح۔ یہ صفت زمانہ حال سے متعلق ہے۔ یعنی جیسے وہ زمانہ ماضی میں حق تھا۔ ویسے ہی زمانہ حال میں بھی

حق ہے۔ پھر فرماتے ہیں:

ਨਾਨਕ ਹੋਸੀ ਭੀ ਸਚੁ ناںک ہوسی بھی سچ

اے نانک آئندہ بھی وہ حق ہوگا ؛

شرح۔ یہ صفت زمانہ مستقبل سے متعلق ہے۔ خلاصہ یہ ہے۔ کہ پرمیشور تینوں زمانوں میں حق ہے۔ وہ کبھی متغیر اور متبدل نہیں ہوتا۔ جب پرمیشور عالم کو بعد ایک خاص مدت کے نابود کرتا ہے تو اس کے بعد اپنے سبھاؤ کے مطابق پھر اس کو پیدا کرتا ہے۔ اس درمیانی زمانہ کا نام آد ہے۔ اور یہ پرواہ سرشٹی کا انادی ہے۔ اسی کا نام ازل ہے۔ یعنی ایسا زمانہ کہ جس کا کوئی آغاز نہیں ہے۔ یہ گویا گورو صاحب نے ست نام کی تفسیر فرمائی ہے۔ کیونکہ ست وہ پدارتھ ہوتا ہے۔ کہ جو تینوں زمانوں میں حق ہو۔ اس سے آگے سری گورو نانک جی مہاراج مرتبہ رضا و تسلیم کی بزرگی کو بیان فرما کر اس کے اختیار کرنے کی ہدایت فرماتے

پوڑی اوّل

ਸੋਚੈ ਸੋਚ ਨ ਹੋਵੀ ਜੇ ਸੋਚੇਂ ਲਖਵਾਰ

سوچیں سوچ نہ ہووئی جے سوچیں لکھوار

فکر کرنے سے اُس کا فکر نہیں ہو سکتا۔ چاہے لاکھ دفعہ فکر کریں **شرح**۔ یعنی اگر انسان چاہے۔ کہ میں کنہ ذاتِ حق کو فکر کے ذریعہ سے دریافت کر لوں تو یہ محال ہے۔ کیونکہ لامحدود اور غیر متناہی چیز کا محدود شے کے احیطہ میں آنا سراسر ناممکن ہے۔ انسان اپنے ناقص فہم اور ادراک سے اُس کامل اور محیط کل کی قدرت کا شمہ بھی اپنی ذہن میں نہیں لا سکتا۔ بقول سعدی شعر

چہ شبہا نشستم درین دیر گم ؛ کہ حیرت گرفت آستینم کہ قُم

بیت

نہ ادراک در کُنہ ذاتش رسد ؛ نہ فکرت بغور صفاتش رسد

بعض گُنی شبد میں ਸੋਚ کے معنے پاکیزگی کے لیتے ہیں۔ اور اس طرح پر معنے کرتے ہیں۔ کہ ظاہری پاکیزگی سے باطنی

صفائی نہیں ہوتی۔ خواہ لاکھ دفعہ صفائی کریں۔ مگر یہ
معنے عبارت اور مضمون سے مربوط نہیں ہیں۔ کیونکہ اس کے
اگلے شبد میں گورو صاحب نے خاموشی کا ذکر کیا ہے۔
خاموشی کے ہمراہ قوّت متخیلہ کا ذکر الطف ہے نہ کہ پاکیزگی
کا۔ بعض اوّل ਸੋਚੈ کو پاکیزگی اور دوسرے کو سوچنے اور
تیسرے کو پاکیزگی کے معنوں میں لیتے ہیں۔ اور اسطرح پر
معنے کرتے ہیں۔ کہ جسم کی صفائی سے اسکی قدرت خیال میں
نہیں آسکتی۔ خواہ لاکھ بار صفائی کریں۔ مگر اگلے دو شبدوں
میں جو الفاظ شروع شبدوں گورو صاحب نے استعمال
فرمائے ہیں۔ وہ ہم جنس ہیں۔ چنانچہ ਚੁਪੈ ਚੁਪ چپے چپ دونوں
جگہ خاموشی اور ਭੁਖਿਆ ਭੁਖ ਸੋਚੈ دونوں جگہ بھوک کے
معنوں میں استعمال کئے گئے ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے
کہ ਸੋਚੈ کے مختلف معنی کرنے درست نہیں۔ ہیں بلکہ اس کو
ایک ہی قسم کے معنوں میں لینا درست ہے ؎

ਚੁਪੈ ਚੁਪ ਨ ਹੋਵਈ ਜੇ ਲਾਇ ਰਹਾ ਲਿਵ ਤਾਰ
چُپیٔے چُپ نہ ہووئی جے لائے رہاں لو تار
خاموش ہونے سے خاموش نہیں ہو سکتے خواہ مستغرق متواتر رہیں ؛

شرح - یعنی ظاہری زبان کی خاموشی سے جیسا کہ اکثر فقرائے ہنود اختیار کرلیا کرتے ہیں۔ دِلکی خاموشی انسان کو میسّر نہیں ہوتی ۔ اصلی خاموشی تب حاصل ہو سکتی ہے کہ جب انسان کے دِل میں لذّات محسوسات اور ناواجب خواہشوں کا خیال نہ پیدا ہو ۔ اور من دُنیا کے عیش و عشرت کی طرف نہ دوڑے ۔ جبکہ انسان کا دل دُنیوی خواہشوں اور آرزوؤں میں لگا ہوا ہو ۔ تو نری زبان کی خاموشی سے کیا حاصل ہو سکتا ہے ۔ **اشعار مؤلف**

گر بہ بندی زباں چہ برخیزد	دِل ز دُنیا اگر نہ پرہیزد
دانم اے جانِ من خردمندی	دِل ز حرص و ہَوا اگر بندی
اے برادر اگر خبر داری	دل بہ دُنیائے دوں نہ آری

پس انسان کو لازم ہے کہ دسوں اندریوں اور چاروں

انتھ کرنوں کو لذتوں اور خواہشوں کی جانب سے خاموش
کرے۔ زبان کی خاموشی لاحاصل ہے۔ یا یہ معنی بھی ہو سکتے
ہیں۔ کہ اِنسان جو قدرتِ خداوندی کے معلوم کرنے اور قُرب
حاصل کرنے کے لئے خواہش کرتا ہے۔ وہ خواہش زبان سے
خاموش ہونے سے خاموش نہیں ہو سکتی یعنے انسان کی تسلّی اور تشفی نہیں ہوتی

ਭੁਖਿਆਂ ਭੁਖ ਨ ਉਤਰੀ ਜੇ ਬੰਨਾਂ ਪੁਰੀਆਂ ਭਾਰ

بُھکھیاں بُھکھ نہ اُتری جے بناں پُریاں بھار

بُھوکوں کی بُھوکھ رفع نہیں ہوتی۔ خواہ انبار در انبار نعمت
جمع کریں ؛

شرح۔ یعنی خواہ انبار در انبار نعمت و اسبابِ بھی جمع ہو
مگر دُنیا داروں کے دل کی بھوک یعنی خواہش دُور نہیں ہوتی
ایک نعمت کے حاصل ہونے پر دوسری نعمت کی خواہش
اور دوسری نعمت کے ملنے پر تیسری نعمت کی آرزو پیدا
ہوتی ہے۔

بیت

دیدۂ اہلِ طمع بہ نعمتِ دُنیا   پُر نشود ہمچنانکہ چاہ بہ شبنم

شعر

تنگنائے چشم دنیادار را ۔ یا قناعت پُر کند یا خاکِ گور

یا یہ معنے بھی اس شبد کے ہو سکتے ہیں۔ کہ معرفت الٰہی کی بھوک بھوکے رہنے اور برت وروزہ رکھنے سے دُور نہیں ہو سکتی

ਸਹਸ ਸਿਆਣਪਾ ਲਖ ਹੋਹਿ ਤ ਇਕ ਨ ਚਲੈ ਨਾਲਿ

سہس سیانپیاں لکھ ہوئینہہ تہ اِک نہ چلّے نال

ہزاروں دانایاں لاکھ ہُوا کریں۔ مگر ان میں سے ایک کی بھی پیش نہیں چلتی۔ یا اس طرح پر معنے ہو سکتے ہیں۔ کہ خواہ ہزاروں اور لاکھوں دانایاں انسان میں ہوں۔ مگر اُن میں سے ایک بھی کارگر نہیں ہو سکتی۔ یعنے اگر انسان چاہے کہ میں دانائی اور عقل کے ذریعے سے اُس خداوندِ برتر کی معرفت کو حاصل کر لوں۔ تو سراسر محال ہے۔ اب طالبِ معرفت حق سوال کرتا ہے ؎

ਕਿਵ ਸਚਿਆਰਾ ਹੋਈਐ ਕਿਵ ਕੂੜੈ ਤੁਟੈ ਪਾਲਿ

کِو سچیاراں ہوئیے کِو کوڑے تُٹے پال۔

کس طور سے صادق بن سکتے ہیں۔ اور کس طریق سے
جہل کا پردہ دور ہو سکتا ہے ؛

شرح - یعنے جب کہ فکر و خاموشی و برت روزہ اور ریاضت
و دانائی کے ذریعہ سے انسان صداقت و معرفت حق حاصل
نہیں کر سکتا - تو پھر اُن کے حصول کی اور کیا سبیل ہے.
اس سوال کا جواب گورو مہاراج اسطرح سے دیتے ہیں ؛

ਹੁਕਮ ਰਜਾਈ ਚਲਣਾ ਨਾਨਕ ਲਿਖਿਆ ਨਾਲ

حکم رضائیں چلّنا نانک لکھیا نال ؛

حکم اور رضائیں چلنے سے کہ جو گورو نانک جی فرماتے ہیں
ساتھ ہی لکھا ہے ؛

شرح - یعنی اگر انسان پرمیشور کے حکم پر چلیگا - اور
رضا و تسلیم کو اختیار کریگا - تو مرتبہ صدق و یقین حاصل
کریگا - اور حقیقت اور معرفت کے رموز سے واقف ہوگا

بیت

مہتری در قبول فرمان ست   ترک فرمان دلیل حرمانست

ساتھ لکھنے سے یہاں یہ مراد ہے کہ گورو نانک جی فرماتے
ہیں۔ کہ طالبِ حق کی آگہی کے واسطے یہ جواب ہم نے اسکے
سوال کے ساتھ ہی لکھ دیا ہے۔ یا یہ کہ حکمِ خدا میں چلنا
مقدر ہے۔ یعنی انسان بغیر حکم خداوند اس کے حکم میں بھی
نہیں چل سکتا۔ پس نیک اعمال کرنی ضروری ہے۔ تاکہ
یہ درجہ انسان کو حاصل ہو:

شعر

راستی موجبِ رضائے خداست — کس ندیدم کہ گم شُد از رہِ راست

گورو جی نے یہاں ہدایت فرمائی ہے۔ کہ انسان کو پرمیشور
کے حکم پر چلنا چاہیئے۔ اب اگلی پوڑی میں پرمیشور کے حکم
کی عظمت اور شان کو بیان فرماتے ہیں۔

پوڑی دوم

ਹੁਕਮੀ ਹੋਵਨਿ ਆਕਾਰ ਹੁਕਮੁ ਨ ਕਹਿਆ ਜਾਈ

حُکمی ہو دن آکار حکم نہ کہیا جائی

حکم ہی سے اشکال بنتی ہیں۔ مگر اُس حکم کا بیان نہیں ہوسکتا

شرح - یعنی پرمیشور کے ہی حکم سے یہ سب مخلوقات پیدا ہوتی ہے۔ اور مختلف اشکال وصورت نمایاں ہوتی ہیں۔ ایک قطرۂ منی سے بچہ پیدا کر کے اُس کو حُسن دلفریب عطا کرتا ہے۔ مٹّی سے طرح طرح کے خوش رنگ اور خوشبودار پھول اُگاتا ہے۔ خشک لکڑی سے شاخہائے زمرّدی پیدا کر کے اُن گلہائے رنگا رنگ سے آراستہ و پیراستہ کرتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ تمام پیدائش پرمیشور کے حکم سے ہوتی ہے۔ مگر کوئی اُس کے حکم کو بیان نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اُس کا علم کسی کو نہیں ہے۔ جس شے کا علم نہ ہو۔ اُس کا بیان کس طرح ہو سکتا ہے ؛

شعر مؤلّف

طاقت کہاں ہے۔ اس قدر اِس مشتِ خاک کو ؛
اِک شمہ سمجھے حکم خداوندِ پاک کو

ਹੁਕਮੀ ਹੋਵਨਿ ਜੀਅ ਹੁਕਮਿ ਮਿਲੈ ਵਡਿਆਈ

حکمی ہودن جیو حکم ملے وڈیائی

حکم ہی سے ارواح قالبوں میں آتی ہیں۔ اور حکم ہی سے

اُن کو شرف مِلتا ہے۔

شرح۔ یعنی جب پرمیشور کے حکم سے مختلف اشکال وغیرہ بنجاتی ہیں۔ تب اُسی کے حکم سے ارواح مختلف قالبوں کو اختیار کرتے ہیں۔ اور پھر اُسی کے حُکم سے اُنکو شرف بھی ملتا ہے یعنی قالب اِنسانی عطا ہوتا ہے۔ یہاں ہونے کو عدم سے وجود میں آنے کے معنوں میں لینا غلط ہے۔ کیونکہ اُس سے ارواح کا حادث ہونا ثابت ہوگا۔ جو غلط ہے۔ سب مذاہب والے ارواح کو ابدی مانتے ہیں۔ ابدی ہونے کے لئے کسی شے کا ازلی ہونا لازمی ہے۔ پس ارواح قدیم ہیں نہ کہ حادث۔ یہی عقیدہ حکمائے ہند و یونان کا ہے۔

ਹੁਕਮੀ ਉਤਮੁ ਨੀਚੁ ਹੁਕਮਿ ਲਿਖਿ ਦੁਖ ਸੁਖ ਪਾਈਅਹਿ ॥

حکمی اُتّم نیچ حکم لکھ دُکھ سُکھ پائیو

حکم ہی سے نیک و بد ہوتے ہیں۔ اور حکم ہی کے لکھنے کے بموجب رنج و راحت پاتے ہیں۔

شرح: جیسا پرمیشور کا حکم ہوتا ہے۔ ویسا ہی مرتبہ ارواح کو ملتا ہے۔ کسی کو اعمالِ حسنہ کے عوض میں شرف ملتا ہے

کسی کو اعمال حسنہ کے عوض میں شرف ملتا ہے۔ اور کوئی اپنے افعالِ قبیحہ کے بدلے ذلت حاصل کرتی ہے۔ کوئی نیک اعمالی کے باعث سے راحت حاصل کرتی ہے۔ اور کوئی بدکرداری کے سبب سے رنج اُٹھاتی ہے۔ جیسے جس کے اعمال ہوتے ہیں۔ پرمیشور کے حکم سے اُسکو ویسا ہی اجر ملتا ہے۔

ਇਕਨਾ ਹੁਕਮੀ ਬਖਸੀਸ ਇਕਿ ਹੁਕਮੀ ਸਦਾ ਭਵਾਈਅਹਿ

اِکناں حکمی بخشیش اِک حکمی سدا بھوائیہہ

ایک حکم سے بخشے جاتے ہیں۔ اور ایک حکم سے ہمیشہ سرگرداں رہتے ہیں ؀

شرح۔ جو انسان پرمیشور کی درگاہ میں عجز و انکساری کرتے ہیں۔ اور خضوع و خشوع کے ساتھ استغفار کرتے ہیں اور اپنے گناہوں سے نادم ہو کر ملتجی عفو ہوتے ہیں۔ دیالو پرمیشور ان کی خطاؤں کو معاف کر دیتا ہے۔ اور اپنی لا انتہا بخشش اِن پر نازل کرتا ہے۔ اور جو خوابِ غفلت

سے بیدار نہیں ہوتے اور شب و روز دریائے معصیت
میں غرق رہتے ہیں۔ اور اپنے اعمالِ گذشتہ سے عبرت
حاصل نہیں کرتے۔ وہ بار بار تناسخ میں پڑکر سرگردان
اور پریشان رہتے ہیں ؛ **اشعار**

گلاہِ سعادت یکے بر سرش — گلیمِ شقاوت یکے بر برش
گرانست منشورِ احسانِ اوست — دریں است توقیع فرمانِ اوست

ਹੁਕਮੈ ਅੰਦਰਿ ਸਭੁ ਕੋ ਬਾਹਰਿ ਹੁਕਮ ਨ ਕੋਇ॥

ھکمے اندر سبھ کو باہر حکم نہ کوئی

سب حکم کے اندر ہیں۔ کوئی حکم سے باہر نہیں ؛

شرح۔ وہ پرمیشور ایسا مالک ہے کہ ہر ایک شے اُس
کے حکم میں ہے۔ ایک ذرّہ اُس کے حکم سے باہر نہیں
سورج۔ چاند۔ ستارے زمین اور کل اجسام سماوی اُسی
کے حکم سے گردش میں ہیں۔ وہ سب کا مالک اور سب
اُس کی مخلوق ہیں۔ **بیت**

نے حکم کسی کو کچھ ملاسے — ہتا کیس جسکو حق ہلاہے

ਨਾਨਕ ਹੁਕਮੈ ਜੇ ਬੁਝੈ ਤ ਹਉਮੈ ਕਹੈ ਨ ਕੋਇ

نانک حکمے جے بُجھے تا ہوں میں کہے نہ کوئے

اگر کوئی اِس کے حکم کو پہچانے تو کلمہ خودی زبان پر نہ لائے۔

شرح۔ گورو مہاراج فرماتے ہیں۔ کہ جو انسان پرمیشور کے حکم کے فرمانبردار ہیں۔ وہ خودی و انانیت کو ترک کر دیتے ہیں۔ اور عبادت اور بندگی کو شعار بناتے ہیں۔ اب طالبِ حق سوال کرتا ہے۔ کہ ایسے پرمیشور کے حکم کو کس طرح معلوم کر سکتے ہیں۔ اور کون اُس کا پُورا پُورا بیان کر سکتا ہے۔ کہ جس کے پاس جا کر میں اِس کی ماہیت کو معلوم کروں۔ اِس کا جواب گورو مہاراج اگلی پوڑی میں دیتے ہیں؛

پوڑی سوم

ਗਾਵੈ ਕੋ ਤਾਣੁ ਹੋਵੈ ਕਿਸੈ ਤਾਣੁ

گاوے کو تان ہووے کسے تان

اِس کی طاقت کون بیان کر سکتا ہے ۔ یہ کِس میں

طاقت ہے ؛

شرح ۔ گورو مہاراج فرماتے ہیں ۔ کہ کِس اِنسان میں

ایسی طاقت ہے ۔ کہ پرمیشور کی طاقت اور اِس کے حکم کا

بیان کر سکے ۔ یعنے ایسا کوئی اِنسان نہیں ہے ۔ کہ جو اِس

کی پوری طاقت اور حُکم کا بیان کر سکے ۔ اور اِس کی

قدرت کے اسرار کا پردہ کھولے ؛

ਗਾਵੈ ਕੋ ਦਾਤਿ ਜਾਣੈ ਨੀਸਾਣੁ

گاوے کو دات جانے نیشان

کون اُس کی جود و احسان کا بیان کر سکتا ہے ۔ اور کون

اُس کے نشانوں کو جان سکتا ہے ؛

شرح ۔ جسقدر بخشش اور جود پرمیشور اپنے بندوں

پر کرتا ہے ۔ اِس کا بیان ہونا کِسی انسان سے ممکن نہیں

نشان لفظ فارسی ہے ۔ اُسی کو پنجابی لہجہ کے موافق

نیشان لکھا گیا ہے ۔ اِس کے لفظی معنے علم

فوج اور فرمان کے ہیں۔ اور اصطلاح میں اُس شے کو کہتے ہیں۔ کہ جس سے ایک چیز پہچانی جاتی ہے۔ مثلاً دُھواں نشان آگ کے ہونے کا ہے۔ گورو نانک جی فرماتے ہیں کہ جیسے مختلف نشانات سے مختلف اشیاء کی ہیت پہچانی جاتی ہے۔ اِسی طرح کوئی نشان ایسا نہیں ہے۔ کہ جس کے ذریعہ سے انسان پرمیشور کی قدرت اور ماہیت کو معلوم کرے۔ کیونکہ اِس کے مکان و نشان کی شان یہ ہے۔

مکان لامکان و نشاں بے نشاں

ਗਾਵੈ ਕੋ ਗੁਣ ਵਡਿਆਈਆ ਚਾਰ

گاوے کوگُن وڈیائی آچار

کون اِس کے صفات اور عظمت اور کنہ ذات کا بیان کرسکتا ہے۔

شرح۔ پرمیشور کی جیسے ذات لا انتہا ہے۔ ویسے ہی اُس کی صفات اور بندگی بھی لا انتہا ہے۔ لا انتہا شے

کا بیان انسان سے ہونا محال ہے۔ کیونکہ لا انتہا محدود
کے احیط میں نہیں آسکتا ٭ **شعر مؤلف**

کہاں طاقت زبانِ نارسا کو لکھے اوصاف ذاتِ کبریا کو

ਗਾਵੈ ਕੋ ਵਿਦਿਆ ਵਿਖਮੁ ਵੀਚਾਰੁ

گاوے کو ودیا وِکھم وچار ٭

اِس کے علم کا کون بیان کرسکتا ہے۔ یہ بیان نہایت
مُشکل ہے ٭

شرح۔ پرمیشور کے علم کا کہ جو دانائے کُل ہے۔ بیان
ہونا انسان ناقص العقل سے سراسر دشوار ہے۔ اپنے
علم و ارادہ کو وہ آپ ہی جانتا ہے۔ اور کوئی نہیں ٭

ਗਾਵੈ ਕੋ ਸਾਜਿ ਕਰੇ ਤਨੁ ਖੇਹ ॥

گاوے کو ساج کرے تن کھیہ

اس کا کون بیان کرسکتا ہے۔ وہ جسم کو بنا کر پھر اُسکو
خاک میں ملا دیتا ہے ٭

شرح یعنی ایسے ... کا بیان کون کرسکتا ہے کہ جو

اجسام کو بناتا ہے۔ اور پھر اُن کو معدوم کر دیتا ہے ؛

ਗਾਵੈ ਕੋ ਜੀਅ ਲੈ ਫਿਰਿ ਦੇਹ

گاوے کو جیہ لئے پھر دیہہ

اس کا بیان کون کر سکتا ہے۔ وہ روح کو نکال کر پھر ڈالتا ہے۔

شرح۔ ایسے پرمیشور کی قدرت کو کون بیان کر سکتا ہے۔ جو روحوں کو مختلف قالب دیتا ہے ؛

ਗਾਵੈ ਕੋ ਜਾਪੈ ਦਿਸੈ ਦੂਰਿ

گاوے کو جاپے دسّے دور

اس کا بیان کون کر سکتا ہے۔ وہ دیکھنے سے دُور دکھلائی دیتا ہے ؛

شرح۔ یعنی گو وہ سرب دیاپک یعنی محیط کُل ہے۔ مگر حقیقت میں اگر دیکھا جائے۔ تو وہ علیحدہ سے ہے ؛

ਗਾਵੈ ਕੋ ਵੇਖੈ ਹਾਦਰਾ ਹਦੂਰਿ ॥

گاوے کو دیکھے حاضر احضور

اِس کا بیان کون کر سکتا ہے۔ وہ حاضر و ناظر نظر آتا ہے۔
شرح۔ یعنی ایسے پرمیشور کو کون بیان کر سکتا ہے۔
کہ جو دور بھی ہے اور نزدیک بھی ؛

ਕਥਨਾ ਕਥੀ ਨ ਆਵੈ ਤੋਟਿ ॥
کتھناں کتھیں نہ آوے ٹوٹ

بیان کرنے سے یہ بیان ختم نہیں ہوتے ؛
شرح۔ یعنے انسان خواہ کتنا ہی بیان کرتا چلا جائے
مگر پرمیشور کی قدرت اور محدرت ختم نہیں ہوتی ؛

ਕਥਿ ਕਥਿ ਕਥੀ ਕੋਟੀ ਕੋਟਿ ਕੋਟਿ ॥
کتھ کتھ کتھیں کوٹیں کوٹ کوٹ ؛

کروڑ در کروڑ انسان اس کے بیان کو بیان کرتے
ہی چلے جاتے ہیں ؛
شرح۔ یعنی گو بے شمار اور لاتعداد انسان پرمیشور
کی قدرت اور صفات کو بیان کر رہے ہیں۔ مگر پھر بھی
وہ ختم نہیں ہوتی۔ کیونکہ لا انتہا ہے ؛

کہ خاصاں دریں راہ فرس راندہ اند
بلا احصٰے از تگ فرو ماندہ اند

ਦੇਂਦਾ ਦੇ ਲੈਦੇ ਥਕਿ ਪਾਹਿ ॥
ڈیندا دے لیندے تھکپاہہ ॥

وہ دیتا ہی رہتا ہے - لینے والے تھک جاتے ہیں۔

شرح - یعنی اس پرمیشور کا جود و کرم اسقدر عظیم الشان ہے کہ انسان اسکو لیتے لیتے عاجز آجاتے ہیں - مگر وہ برابر جاری رہتا ہے - شعر

چناں پہن خوانِ کرم گسترد | کہ سیمرغ در قاف قسمت خورد
ادیم زمیں سفرۂ عام اوست | چہ دشمن بریں خوانِ یغما چہ دوست

ਜੁਗਾ ਜੁਗੰਤਰਿ ਖਾਹੀ ਖਾਹਿ ॥
جُگا جُگنتر کھا ہی کھاہہ

عالم در عالم کھاتے چلے جاتے ہیں ॥

شرح - یعنی انسان ابدآلاباد تک پرمیشور کی بخششوں کو کھاتا چلا جاتا ہے - مگر اُسکی انتہا معلوم نہیں ہوتی ॥

ਹੁਕਮੀ ਹੁਕਮੁ ਚਲਾਏ ਰਾਹੁ

حُکمی حُکم چلائے رُاہ

اِس حاکم نے اپنے حکم سے سب مذاہب جاری کیئے ہیں۔

شرح۔ یعنی جسقدر مذاہب مختلف طور پر پرمیشور کی قدرت کا بیان کرتے ہیں۔ کہ جس کا بیان اوپر ہوا وہ سب اِسی کے حکم سے جاری ہوئے ہیں۔ یعنی سب اِس کے حکم کے اندر ہیں۔ اِس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ انسان کو بُغض و تعصّب ترک کرکے صلح کُل ہونا چاہیئے۔ اور کسی ملّت و مذہب کو نفرت کے ساتھ نہیں دیکھنا چاہیئے کیونکہ سب اُسی کے راستے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਵਿਗਸੈ ਵੇਪਰਵਾਹੁ

نانک وِگسے بے پرواہ

اے نانک۔ وہ آنند سروپ اور بے نیاز ہے ؛

شرح۔ یعنے وہ تمام مذاہب سے بے نیاز ہے۔ کسی کی محدت اور تعریف کرنے کا خواستگار نہیں ہے۔ جو

جہاں اِس کو تلاش کرتا ہے۔ پاتا ہے۔ اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ ظاہری مذہب کی تبدیلی فضول ہے۔ مذہب صرف درستی عقیدہ سے متعلق ہے۔ کیونکہ جب کل مذاہب اور عمل کا ظہور اِس کے حکم سے ہؤا ہے۔ تو پھر یہ سمجھنا کہ کسی خاص مذہب سے اسکو خاص رغبت ہے۔ باطل ہے۔ فی الحقیقت اسکا فیض و احسان عام ہے کسی خاص ملت یا مشرب سے مخصوص نہیں ہے۔

پوڑی چہارم

ਸਾਚਾ ਸਾਹਿਬੁ ਸਾਚਾ ਨਾਉ ਭਾਖਿਆ ਭਾਉ ਅਪਾਰ

ساچا صاحب ساچا ناؤں بھاکھیا بھاو اپار

وہ پرمیشور حق ہے۔ اور اُس کا نام بھی حق ہے ؛

اِس کے بھاؤ یعنی ایمان مختلف زبانوں میں بیشمار ہیں۔

شرح۔ یعنے پرمیشور کی ذات تینوں زبانوں میں ست ہے۔ اور اِس کا نام یعنے وصف بھی ست ہے۔

جس قدر اِس کے مختلف نام ہیں۔ سب وصفی ہیں۔ اِس لیئے نام سے مُراد وصف سے ہے۔ اور مختلف زبانوں میں اُس کے بھاؤ یعنے ایمان بھی بیشمار ہیں۔ بعض بھاؤ کو تعریف کے معنوں میں لیتے ہیں۔ خلاصہ اِس شبد کا یہ ہے۔ کہ وہ پرمیشور اور اس کے وصف جو مختلف زبانوں میں ہیں سب ست ہیں۔ ہاں یوں کہو کہ اس کے نام کے جپنے سے بہت محبت پیدا ہوتی ہے ؂

ਆਖਹਿ ਮੰਗਹਿ ਦੇਹਿ ਦੇਹਿ ਦਾਤਿ ਕਰੇ ਦਾਤਾਰੁ ॥

آکھینہ منگنیہ دیہہ دیہہ دات کرے داتار

انسان عرض کرتے ہیں۔ اور مانگتے ہیں۔ اور دیہہ دیہہ پکارتے ہیں۔ وہ کریم بخشش کرتا ہے ؂

شرح۔ یعنی کُل مخلوق اُس پرمیشور کی محتاج ہے۔ اور وہ کسی کا محتاج نہیں ہے۔ سب اسی کے حضور بے نیاز ہیں۔ التجا کرتے ہیں۔ اور مانگتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ یہ دو وہ دو۔ کریم اور بخشندہ سب کو دیتا ہے اور سب

کی احتیاج پوری کرتا ہے۔ کسی محروم اور مایوس نہیں پھیرتا ٭

ਫੇਰਿ ਕਿ ਅਗੈ ਰਖੀਐ ਜਿਤੁ ਦਿਸੈ ਦਰਬਾਰੁ

پھیر کے آگے رکھئے جت ڈِسے دربار

پھر کیا پیش کریں کہ جس سے خداوند کی بارگاہ کی باریابی نصیب ہو ٭

شرح۔ یعنی جو شے ہمارے پاس ہے سب اُسی پرمیشور کا عطیّہ ہے۔ جب یہ حال ہے۔ تو پھر ہم اُس کے حضور میں کسی چیز کے پیش کرنے کے لائق نہیں۔ کیونکہ کسی کی بخشی ہوئی چیز کو اُسی کے آگے پیش کرنا لاحاصل ہے۔ خلاصہ یہ ہے۔ کہ وہ پرمیشور کسی کا محتاج نہیں ہے۔ دربار کے دیکھنے سے مراد قربِ الٰہی حاصل کرتا ہے۔

ਮੁਹੌ ਕੀ ਬੋਲਣੁ ਬੋਲੀਐ ਜਿਤੁ ਸੁਣਿ ਧਰੇ ਪਿਆਰੁ

مُہوں کہ بولن بولئے جت سُن دھرے پیار

مُنہ سے کیا ذکر کریں۔ کہ جس کو سُن کر وہ پیار کرے ٭

شرح - اوپر گورو مہاراج فرما چکے ہیں۔ کہ پرمیشور کے
بیشمار وصف ہیں - اب یہاں بطور سوال کے فرماتے ہیں
کہ ہم پرمیشور کا کونسا ذکر اور ورد کریں - کہ جس کو سُن کر
وہ ہم کو قبولیت کا درجہ عطا کرے - اور محبت اور پیار
کرے -

ਅੰਮ੍ਰਿਤ ਵੇਲਾ ਸਚੁ ਨਾਉ ਵਡਿਆਈ ਵੀਚਾਰੁ
امرت ویلا سچ ناؤں وڈیائی ویچار

علے الصباح پرمیشور کے نام اور اس کی بزرگی کی
مدحت اور محمدت کا ورد کرنا چاہیئے -

شرح - یہ اُوپر کے سوال کا جواب ہے یعنی انسان
کسی چیز کے نذر کرنے کے لائق نہیں ہے - اس کو یہی
لازم ہے - کہ ہمیشہ علے الصباح اُٹھ کر اُس پاک اور بزرگ
پرمیشور کے پاک نام کا ذکر کرے ؞

ਕਰਮੀ ਆਵੈ ਕਪੜਾ ਨਦਰੀ ਮੋਖੁ ਦੁਆਰੁ
کرمی آوے کپڑا نظریں موکھ دوار

اعمال کی بدولت خلعت ملتا ہے۔ اور اُس کی نظر سے
نجات کا دروازہ کھُلتا ہے ؁

شرح۔ یعنی اعمال صالحہ کی بدولت انسان کو خلعت
قالبِ انسانی حاصل ہوتا ہے۔ اور پھر بھی صرف پرمیشور
کی نظرِ کرم سے نجات ملتی ہے۔ پس اِنسان کو لازم ہے
کہ نیک اعمال اور پسندیدہ افعال کرے۔ تاکہ عنایت
ایزدی سے سرور سرمدی حاصل ہو ؁

ਨਾਨਕ ਐਵੈ ਜਾਣੀਐ ਸਭੁ ਆਪੇ ਸਚਿਆਰੁ

نانک ایوے جانئے سب آپے سچیار

اے نانک اِس طرح جاننے سے سب راستباز ہوتے ہیں

شرح۔ یعنی گورو مہاراج فرماتے ہیں۔ کہ اگر اقوال کے
مطابق جو ہم نے یہاں بیان کئے ہیں۔ انسان اپنے دل
میں یقین کریگا۔ اور اپنے اعمال کو درست بنائیگا۔ تو وہ خود
بہ خود مرتبہ صدق وصفائی حاصل کریگا۔

پوڑی پنجم

ਥਾਪਿਆ ਨ ਜਾਇ ਕੀਤਾ ਨ ਹੋਇ

تھاپیا نہ جائے کیتا نہ ہوئے

وہ قایم نہیں کیا جا سکتا - اور نہ بنایا جا سکتا ہے ؛

شرح - وہ پرمیشور قدیم اور لاثانی ہے - ممکن نہیں کہ کوئی اس جیسا بنائے اور قایم کرے ؛

ਆਪੇ ਆਪਿ ਨਿਰੰਜਨੁ ਸੋਇ

آپے آپ نرنجن سوئے

وہ واجب الوجود اور ذات بحت اور وحدہٗ لا شریک ہے -

شرح - آپے آپ سے یہ مراد ہے - کہ وہ اپنی ذات کے ہونے میں محتاج بالغیر نہیں ہے -

بلکہ قایم بالذات ہے - کہ جس کو واجب الوجود کہتے ہیں - اور کوئی اس کا شریک اور ہمسر نہیں ہے ؛

ਜਿਨਿ ਸੇਵਿਆ ਤਿਨਿ ਪਾਇਆ ਮਾਨੁ

جن سیویا تن پایا مان

جنہوں نے اس کی پرستش کی ہے - اُنہوں نے شرف

حاصل کیا ہے ؛

شرح ۔ یعنی جو انسان اُس واجب الوجود وحدہٗ لاشریک کی پرستش کرتے ہیں ۔ وہ بزرگی اور عزّت حاصل کرتے ہیں ۔ شرف حاصل کرنے سے یہاں نجات پانے سے بھی مراد ہوسکتی ہے ۔ کیونکہ اعلےٰ شرف یہی ہے ؛

ਨਾਨਕ ਗਾਵੈ ਗੁਣੀ ਨਿਧਾਨੁ

نانک گاوے گُنی ندھان

اے نانک ایسے پرمیشور کی جو مخزن صفات ہے ۔ حمدت کرنی چاہیئے ؛

شرح ۔ گورو نانک جی ہدایت فرماتے ہیں ۔ کہ جس پرمیشور میں اسقدر صفات ہیں ۔ اِس کی ہم سب کو حمد و تعریف کرنی چاہیئے ۔ کیونکہ اِس حمد و تعریف کرنے سے شرف حاصل ہوتا ہے ؛

ਗਾਵੈ ਸੁਣੀਐ ਮਨਿ ਰਖੀਐ ਭਾਉ

گاوے سُنئے من رکھئے بھاؤ

اِس کی حمد و تعریف کرنی چاہیئے۔ اور دل میں محبت کرنی چاہیئے ؛

شرح۔ گورو جی اب ہدائیت فرماتے ہیں۔ کہ انسان کو صرف زبان سے ہی حمد و تعریف نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ دِل میں پرمیشور کی محبت پیدا کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جب تک دل میں ایک عقیدہ پختہ نہ ہو۔ تب تک زبانی گفتگو سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ **شعر**

سعدیا گرچہ سخنداں و مصالح گوئی   بعمل کار برآید بسخندانی نیست

اگر دل محبت سے خالی ہو۔ تو زبان سے رام رام کہنا بے سود ہے۔ پس انسان کو لازم ہے کہ دل سے پرمیشور کو یاد کرے۔ نہ کہ زبان سے۔ اب پرمیشور کی حمد محمدت کرنے کے نتیجہ کو بیان فرماتے ہیں۔

ਦੁਖ ਪਰਹਰ ਸੁਖ ਘਰ ਲੈ ਜਾਇ

دُکھ پرہر سُکھ گھر لیجائے ؛

رنج کو دُور کرکے راحت کے گھر میں پہنچاتا ہے ؛

شرح۔ یعنی جو انسان دل سے پرمیشور کو یاد کرتا ہے اور اُس کی حمد اور محمدت کرتا ہے۔ وہ اِس کے تمام رنج اور دُکھ دُور کرکے اسکو راحتِ ابدی اور سرورِ سرمدی عطا کرتا ہے۔

ਗੁਰਮੁਖਿ ਨਾਦੰ ਗੁਰਮੁਖਿ ਵੇਦੰ ਗੁਰਮੁਖਿ ਰਹਿਆ ਸਮਾਈ

گورمُکھ ناوَنگ گورمُکھ وِیدنگ گورمُکھ رہیا سمائی ٭

گورو ہی کا مُنہ ناد ہے۔ اور گورو ہی کا مُنہ وید ہے۔ و گورو کے مُنہ میں سما رہا ہے ٭

شرح ۔ یہاں گورو جی مہاراج گورو یعنی مُرشد کی بزرگی اور عظمت کو بیان فرماتے ہیں۔ یعنے گورو ہی کی ہدایت سے ناد و شبد یعنے سلطان الاذکار حاصل ہوتا ہے۔ اور گورو ہی کی ہدایت سے ویدوں کا عِلم اور گیان ملتا ہے۔ گویا پرمیشور کی زبان میں سما رہا ہے۔ یعنی جب تک کامل گورو ہدایت اور رہنمائی نہیں کرتا۔ تب تک پرمیشور کی معرفت حاصل نہیں ہوتی۔ طالب معرفت سوال کرتا

ہے کہ ایسا کامل گورو کونسا ہے۔ کہ جس کے ذریعے سے
یہ مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ اِس کا جواب گورو جی مہاراج
اِس طرح پر دیتے ہیں۔

ਗੁਰੁ ਈਸਰੁ ਗੁਰੁ ਗੋਰਖੁ ਬਰਮਾ ਗੁਰੁ ਪਾਰਬਤੀ ਮਾਈ॥
گور ایشر گور گورکھ برہما گور پارنبتی مائی ؛

وہ گورو شو ہے اور وہ گورو بشن ہے۔ اور وہ گورو برہما
ہے۔ وہ گورو پاربتی اور لکشمی اور سرستی ہے ؛

شرح۔ ایشر کے معنے شو کے ہیں۔ اور گورکھ کے معنے
بشن کے۔ گو کے معنے زمین کے ہیں۔ اور نیز وید کے اقوال
کے اُن کی جو رکشا یعنی حفاظت کرنے والا ہے۔ اُسکو
گورکھ کہتے ہیں۔ جس سے مراد بشن سے ہے۔ پاربتی معروف
ہے۔ ما کے معنے لکشمی کے ہیں۔ اور ای سرستی کو
کہتے ہیں۔ لفظ برہما کے بعد جو گور کا لفظ ہے۔ وہ برہما سے
متعلق ہے۔ اور پاربتی اور مائی سے۔ یعنی گورو جی فرماتے
ہیں۔ کہ ایسا گورو صرف خداوند تعالےٰ ہے۔ کہ

جس کی تین صفات ہیں۔ یعنی پیدا کرنا۔ پرورش کرنا اور
فنا کرنا۔ اور سب کی تین شکتیاں۔ (طاقتیں) پاربتی اور لکشمی اور
اور سرستی ہیں۔ مطلب اس سے یہ ہے۔ کہ حقیقی گورو سب
صرف پرمیشور ہے۔ پس جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ گورو نانک جی
مہاراج نے کبھی اور گورو سے ہدایت حاصل کی تھی۔ وہ سخت
غلطی میں ہیں۔ بہت جگہ گورو جی مہاراج نے صاف صاف
لکھا ہے۔ کہ ہمارا گورو سوائے نرنکار کے اور کوئی نہیں ہے
کل گیان گورو جی مہاراج کو نرنکار سے حاصل ہوا تھا
سری راگ محلہ اول۔

ਭੂਲਣ ਅੰਦਰਿ ਸਭੁ ਕੋ ਅਭੁਲੁ ਗੁਰੂ ਕਰਤਾਰੁ

بھلن اندر سب کو ابھل گورو کرتار

اس سے صاف عیاں ہے۔ کہ گورو جی مہاراج نے کرتار کو
ہی گورو بیان کیا ہے۔ اور بھی بہت سی مثالیں ہیں
پرمیشور نے گورو مہاراج کو پیدا ہی اس لئے کیا تھا۔ کہ ان
کی ہدایت کے ذریعے سے عالم نجات حاصل کرے۔ اور

بُت پرستی اور مخلوق پرستی کو چھوڑ کر واحدہٗ لاشریک کی عبادت
اور پرستش میں مشغول ہو ۔ اِن کو پرمیشور نے گیان
اور معرفت کے حاصل کرنے میں کسی دوسرے انسان
کا محتاج نہیں رکھا تھا ۔ کیونکہ اس صورت میں لوگ
کس طرح سے ان کی ہدائیت سے نجات حاصل کرتے ۔ اَب
طالبِ حق سوال کرتا ہے ۔ کہ ایسا جو کامل گورو ہے ۔ اُسکی
اصلیت اور ماہیت بیان کرو ۔ کہ وہ کیسا ہے ۔ اسکا جواب
گورو جی اسطرح پر دیتے ہیں ۔

ਜੇ ਹੋਉ ਜਾਣਾ ਆਖਾ ਨਾਹੀ ਕਹਿਣਾ ਕਥਨ ਨ ਜਾਈ
جے ہو جاناں آکھاں ناہیں کہناں کتھن نہ جائی ۔

گو مجھ کو اِس کی حقیقت معلوم ہے ۔ مگر میں کہہ نہیں سکتا ۔
یہ بیان نہیں ہو سکتا ۔

شرح ۔ یعنی گورو جی فرماتے ہیں ۔ کہ اگرچہ میں اپنے
گورو کو جانتا ہوں ۔ مگر میں اُس کے سر کو ظاہر نہیں کر
سکتا ۔ وہ مجھ سے بیان نہیں ہو سکتا ۔

شعر

کسے را دریں بزم ساغر دہند   کہ دارو ے بیہوشیش در دہند

بے ہو جاں آکھاں ناہیں کے بعض اس طرح بھی معنی کرتے ہیں۔ کہ اگر میں جانتا تو کیا میں بیان نہ کرتا؟ مگر یہ معنے الطف نہیں ہیں ؛

گوراں اک دیہہ بجھائی   ਗੁਰਾ (ਇਕ ਦੇਹਿ ਬੁਝਾਈ।

گورو نے مجھے ایک راز سمجھا دیا ہے ؛

شرح۔ یعنی گو میں ان کے راز کو بیان نہیں کر سکتا۔ مگر انہوں نے مجھ کو اس سے آگاہ کر دیا ہے۔ اور وہ حقیقت مجھ سے مخفی نہیں ہے۔

ਸਭਨਾ ਜੀਆ ਕਾ ਇਕੁ ਦਾਤਾ:

ਸੋ ਮੈਂ (ਵਿਸਰਿ ਨ ਜਾਈ ॥੫॥

سبھناں جیاں کا اک داتا۔ سو میں وسر نہ جائی۔

تمام مخلوق کا ایک ہی رازق ہے۔ وہ مجھ کو فراموش نہیں ہوتا ؛

شرح۔ گر [illegible] فراموش [illegible] کیونکہ مجھے [illegible] تحقیق

ہو گیا ہے۔ کہ کل عالم کا خالق اور رازق ایک ہی ہے

اور اُس کی محبت میرے دل میں ایسی جاگیر ہو رہی ہے

کہ وہ کبھی دل سے فراموش نہیں ہوتا ؎

پوڑی ششم

ਤੀਰਥਿ ਨਾਵਾ ਜੇ ਤਿਸੁ ਭਾਵਾ ਵਿਣੁ ਭਾਣੇ ਕਿ ਨਾਇ ਕਰੀ

تیرتھ نہاواں جے تِس بھاواں وِن بھانے کو نہائے کری

تیرتھوں پر جا کر میں تب نہاؤں۔ اگر اُس کو منظور ہو۔

بغیر اُس کے حکم کے نہا کر میں کیا کروں ؎

شرح - جب گورو جی کی ملاقات جوگیوں سے ہوئی تھی

اس وقت آپس میں بہت سے سوال وجواب ہوئے

تھے۔ چنانچہ یہ پوڑی انہی کے سوالات کے جواب میں

ہے۔ سدھوں نے فخر سے گورو جی سے کہا کہ ہم نے کُل

تیرتھ کئے ہیں۔ آپ نے کونسا تیرتھ دیکھا ہے ؎

گورو جی نے فرمایا کہ اصلی تیرتھ میں اسی امر کو سمجھتا

ہوں کہ پرمیشور کی نظر میں مقبول ہو جاؤں۔ اس کے حکم کے بغیر تیرتھوں پر نہانے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اگر انسان تیرتھ یاترا کرتا پھرا اور اس کے حکم کی تعمیل نہ کی تو کیا حاصل ہوا۔ میں وہی کرتا ہوں جو میرا مالک مجھے حکم دیتا ہے۔ اُسکے حُکم کے بغیر میں ایک قدم نہیں چلتا۔

شعر

رشتہ در گردنم افگندہ دوست میبرد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

اوّل حِصّہ شبد کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ اصلی تیرتھ یہی ہے کہ میں اپنے پروردگار کی نظر میں مقبول ہوجاؤں فی الحقیقت اس سے عمدہ بہتر اور کونسا تیرتھ ہوسکتا ہے۔

ਜੇਤੀ ਸਿਰਠਿ ਉਪਾਈ ਵੇਖਾ ਵਿਣੁ ਕਰਮਾ· ਕਿ ਮਿਲੈ ਲਈ॥

جیتی سرٹھ اُپائی ویکھاں وِن کرماں کہ ملے لیی

جسقدر مخلوق پیدا شدہ نظر آتی ہے۔ اس میں سے کون بغیر اعمال کے وصل حاصل کرسکتا ہے۔

شرح۔ گورو مہاراج سدھوں کو ہدایت فرماتے ہیں۔ کہ مالک

حقیقی کا وصال تیرتھ اور یاترا کرنے سے میسّر نہیں ہوتا
بلکہ اعمال صالحہ کے کرنے سے۔ جسقدر مخلوق ہے۔ کوئی بھی
بغیر اعمال صالحہ کے پرمیشور کا وصال حاصل نہیں کر سکتا۔
پس میں تیرتھوں کے نہانے کو فضول خیال کرتا ہوں
اس کے بعد سدھوں نے کہا کہ آپ تیرتھوں کو فضول
کہتے ہیں۔ ہمیں اس قدر طاقت حاصل ہے کہ خاک اور کنکروں
کو لعل اور جواہر بنا سکتے ہیں۔ یہ سب معجزات ہم کو تیرتھوں
وغیرہ کے کرنے سے حاصل ہوئے ہیں۔ اس پر گورو جی نے

ਮਤਿ ਵਿਚਿ ਰਤਨ ਜਵਾਹਰ ਮਾਣਿਕ ਜੇ ਇਕ ਗੁਰ ਕੀ ਸਿਖ
ਸੁਣੀ

مت وِچ رتن جواہر مانک جے اِک گور کی سکھ سنی

عقل ہی میں رتن اور جواہر اور مانک موجود ہیں۔ اگر ایک گورو
کی نصیحت پر عمل کیا جاوے ۔

شرح ۔ گورو جی فرماتے ہیں۔ کہ اگر انسان گورو کی ہدائیت
پر عمل کرے۔ تو انسان کی عقل کا جوہر ایسا روشن ہوتا ہے کہ
اسی کے اندر طرح طرح کے جواہر اور مانک موجود ہو جاتے

ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ انسان کو نیک اعمال کے جواہر اور مانک حاصل کرنے چاہئیں۔ ظاہری جواہر اور مانکوں سے کیا حاصل ہو سکتا ہے۔

ਗੁਰਾਂ ਇਕ ਦੇਹਿ ਬੁਝਾਈ। ਸਭਨਾ ਜੀਆਂ ਕਾ ਇਕੁ
ਦਾਤਾ ਸੋ ਮੈਂ ਵਿਸਰਿ ਨ ਜਾਈ ॥ ੬ ॥

گوراں اِک دیہہ بجھائی ؛ سبھناں جیاں کا اِک داتا سو میں وِسر نہ جائی ؛

گورو نے مجھے ایک راز سمجھا دیا ہے۔ تمام مخلوق کا ایک ہی رازق ہے۔ وہ میرے دِل سے فراموش نہیں ہوتا۔ اسکی شرح پانچویں پوڑی میں لکھ چکے ہیں۔

پوڑی ہفتم

اِس کے بعد سدھوں اور جوگیوں نے کہا۔ کہ اگر آپ ہمارا طریقہ اختیار کریں۔ تو آپ کی عمر بہت طویل ہو جائے اور عرصہ تک آپ اس عالم کی سیر کرتے رہیں۔ اِسکے

جواب میں گوروجی نے فرمایا ؛

ਜੇ ਜੁਗ ਚਾਰੇ ਆਰਜਾ ਹੋਰ ਦਸੂਣੀ ਹੋਇ

جے جُگ چارے آرجا ہور دسونی ہوئے ؛

اگر چاروں جگھوں کے برابر عمر ہو جائے ۔ بلکہ اُس سے بھی دہ چند ہو جائے ؛

شرح ۔یعنی گوروجی سدھوں کو فرماتے ہیں ۔کہ ہم نے فرض کر لیا کہ جوگ کے ذریعہ سے انسان کی عمر ہر چہار دور عالم کے برابر ہو جائے ۔ بلکہ اس سے بھی دہ چند ہو جائے ۔ اور ہر زمانہ کے واقعات کو اپنی آنکھ سے دیکھے اور

ਨਵਾ ਖੰਡਾ ਵਿਚਿ ਜਾਣੀਐ ਨਾਲਿ ਚਲੈ ਸਭੁ ਕੋਇ

نواں کھنڈاں وچ جانیئے نال چلے سب کوئی ؛

انسان ہمہ عالم میں مشہور ہو جائے اور ہر ایک اس کی متابعت کرے ۔

شرح ۔ انسان ایسا نام پیدا کرے کہ دونوں عالموں

ہیں مشہور و معروف ہو جائے اور ہر ایک اس کے حکم
کی پیروی کرے اور

ਚੰਗਾ ਨਾਉ ਰਖਾਇ ਕੈ ਜਸੁ ਕੀਰਤਿ ਜਗ ਲੇਇ ।

چنگا ناؤں رکھائے کے جس کیرت جگ لے ؛

نیک نام پیدا کر کے عالم کی تحسین و آفرین کا مورد بنے ؛

شرح - اپنی سلامت روی اور اپنی نیک نامی کے باعث مورد تحسین و آفرین عالم بنے - ہر شخص اس کی تعریف کرے - ہر جگہ اس کے نام کو ادب کے ساتھ لیا جائے -

ਜੇ ਤਿਸੁ ਨਦਰਿ ਨ ਆਵਈ ਤ ਵਾਤ ਨ ਪੁਛੈ ਕੇਇ.

جے تس نظر نہ آوئے تاں دات نہ پچھّے کے ؛

اگر وہ اُسکی نظر میں مقبول نہ ہو - تو کوئی بات بھی نہیں پوچھے گا ؛

شرح - اگر ایسا شخص مقبول بارگاہ الٰہی نہ ہو - تو عاقبت میں اُس کی کوئی عزت نہ کریگا - یعنی گورو جی فرماتے ہیں - کہ گو انسان ظاہری نمائش سے دُنیا میں نام حاصل

کرے اور ہر جگہ مشہور ہو جائے۔ لیکن جب تک اس کے
دل میں اپنے مالک اور خالق کی محبت نہو گی۔ اور اس کا
ظاہر اسکے باطن کا نمونہ نہو گا۔ تب تک عاقبت میں وہ عزت
حاصل نہ کریگا۔ اس عالم کی عزت اور نیک نامی۔ عارضی
اور فانی ہے۔ اصلی نیک نامی اور حقیقی عزت صرف
عقبےٰ کی ہے۔ کہ جو دل کی صفائی کے بغیر حاصل نہیں
ہوتی۔ پوتھی گوربھا دیپکا میں جو شبد ہائے مفصلہ بالا
کے ارتھ کئے ہیں۔ وہ خواہ نخواہ ان شبدوں کے صاف
صاف پنجابی الفاظ سے سنسکرت معنی نکالکر کئے ہیں۔
جو محض تاویل اور تصرف سے پُر ہیں۔ صاف صاف
پنجابی الفاظ میں سنسکرت کی ٹانگ اُڑانا گویا اصلی مضمون
اور مدعا کا فوت کرنا ہے۔ مثلاً وہاں جٹ کے معنی معہ
کے اور آرجا کے معنی آریا یعنے سرشیٹ کے اور ਭੇਦ
کے معنی بھید کے دینے والی اور وِدّیا کے اور ਸਹੀ کے
معنی رہت ہونے کے۔ چارسے کے معنی چار سادھنوں

کے لئے ہیں۔ عقل سلیم پر مخفی نہیں کہ ہور الگ ہے اور

دسونی لفظ الگ ہے۔ ان صاف صاف الفاظ کو سنسکرت

کے الفاظ سے کیا تعلق ہے۔ اور نہ کبھی گورو صاحب کا یہ

منشاء تھا۔ کہ وہ اپنے شبدوں کو ایسے پیچیدہ الفاظ سے

دشوار فہم بنائیں۔ بلکہ انہوں نے حتی الوسع عام فہم پنجابی

بھاکھا میں شبد کئے ہیں۔ تاکہ عوام الناس کو ان کے معنے

سمجھنے میں دقّت عائد نہ ہو۔

پس جہاں شبد سے صاف صاف معنی "نکلتے" ہوں۔ وہاں

تاویلات و تصرات سے کام لینا محض فضول ہے۔

گورو جی نے سدھوں کو ہدائیت فرمائی کہ تم ظاہری جوگ

کو ترک کر کے محبّت الٰہی کا حقیقی جوگ اختیار کرو۔ وہ

پرمیشور جو چاہے کر سکتا ہے۔ چاہے کسی کو نیک نام کرے

چاہے کسی کو گمنامی میں ڈالے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

ਕੀਟਾ ਅੰਦਰਿ ਕੀਟੁ ਕਰਿ ਦੋਸੀ ਦੋਸੁ ਧਰੇ

کٹیاں اندر کیٹ کر دوشیں دوش دھرے ٭

اگر وہ چاہے کیسی کو کیڑوں کا کیڑا اور ملزموں کا ملزم بنا دے ؛

شرح - یعنی جب انسان بد اعمالی کرتا ہے - اور اپنے خالق اور رازق کی عبادت نہیں کرتا - تو پرمیشور اس کو ایسا ذلیل بنا دیتا ہے - کہ حشرات الارض بھی اُس کو نفرت سے دیکھتے ہیں - اور بد اعمال اشخاص بھی اِس کو ذلیل خیال کرتے ہیں -

ਨਾਨਕ ਨਿਰਗੁਣਿ ਗੁਣੁ ਕਰੇ ਗੁਣਵੰਤਿਆ ਗੁਣੁ ਦੇ

نانک نِرگن گن کرے گُن دینتاں گُن دے ؛

اے نانک وہ بے وصفوں کو با وصف کر دیتا ہے - اور با وصفوں کو وصف مزید عطا کرتا ہے ؛

شرح - یعنی گنہگاروں اور نیکوں پر اِس کا فضل و احسان یکساں ہے - اگر عابد لوگ اِس کے فضل و کرم کے اُمید وار ہیں - تو گنہگار بھی اسکے احسان سے محروم نہیں ہیں -

ਤੇਹਾ ਕੋਇ ਨ ਸੁਝਈ ਜਿ ਤਿਸੁ ਗੁਣੁ ਕੋਇ ਕਰੇ ॥੭

تیھا کوئے نہ سجھئی جہ تِس گُن کوے کرے ؛

ایسا کوئی معلوم نہیں ہوتا۔ کہ جو اسکی مانند مجمع اوصاف ہو۔
شرح۔ یعنی گورو نانک جی مہاراج فرماتے ہیں۔ کہ وہ نرنکار
اپنے صفات میں لاثانی ہیں۔ بعض اِس طرح پر بھی معنی کرتے
ہیں۔ کہ ایسا اور نظر نہیں آتا۔ کہ جو اِس نرنکار کو کوئی فائدہ
پہنچا سکے۔ سردار عطر سنگھ صاحب مصنّف عطر روحانی نے یہی
آخری معنے کئے ہیں۔ مگر اوّل معنی الطف ہیں۔ اور زیادہ
چسپاں اور واضح ہیں ؛

پوڑی ہشتم

اس پوڑی میں گورو نانک جی مہاراج خداوند تعالیٰ کے
پاک نام کی بزرگی اور قدس اور اسکی محمدت اور حمد کے سُننے
کے فوائد کو بیان فرماتے ہیں ؛

ਸੁਣਿਐ ਸਿਧ ਪੀਰ ਸੁਰਿ ਨਾਥ
سُنئے سِدھ پیر سُر ناتھ ؛
نرنکار کے نام کے سُننے سے سدھوں اور پیروں اور

دیوتوں اور ناتھوں کا درجہ ملتا ہے ؛

شرح - سِدّھی والے کو سِدھ کہتے ہیں - سِدھی نام یہاں حاصل ہونیکا ہے - یعنی جس نے نجات حاصل کی وہ سِدھ ہے - پیر فارسی میں بزرگ کو کہتے ہیں - سُر دیوتا کو کہتے ہیں ناتھ گورکھ کو کہتے ہیں - یعنی جو انسان نرنکار کے پاک نام کو سُنتے ہیں - وہ نجات حاصل کرتے ہیں - اور نیک اعمال ہو کر نام آدر ہوتے ہیں - خواہ سر ناتھ کو ایک لفظ سمجھو جس کے معنی اندر کے ہیں کہ جو دیوتوں کا ناتھ یعنی سردار ہے ؛

ਸੁਣਿਐ ਧਰਤਿ ਧਵਲ ਆਕਾਸੁ ॥

سُنئے دھرت دھول اکاش ؛

اِسی کے نام کو سُنکر زمین اور وہ کشش کہ جسکے سہارے زمین قایم ہے - اور آسمان قایم ہیں ؛

شرح مشہور ہے کہ زمین ایک بیل کے سہارے قایم ہے - مراد اس سے اسی کشش سے ہے کہ جس کے ذریعہ

سے وہ آفتاب کے گرد گھومتی ہے۔ گورو جی فرماتے ہیں
کہ یہ سب انتظام اِسی نرنکار کے نام کی برکت سے قایم ہے
بعض زمین سے مراد خاکساری سے لیتے ہیں۔ اور دھول سے
مراد انسان کے مجمع اوصاف حمیدہ کا مصدر بنی سے اور
آسمان سے مُراد بلند اور افعال پسندیدہ کا مجمع ہونے
سے۔ یعنی نرنکار کے نام کو سُنکر اِنسان کے دلمیں عجز و
انکسار پیدا ہوتا ہے۔ اور وصول ثور کی مانند متحمل بار ریاضت
و عبادت ہوتا ہے۔ اور جیسے آسمان میں سب چیزیں ویاب
رہی ہیں۔ اِسی طرح انسان میں اعمال صالحہ پیدا ہوتے
ہیں۔ یہ معنی تاویل سے خالی نہیں ہیں ❊

سُنئے دیپ لوء پاتال۔
सुणिऐ दीप लोअ पाताल
اِسی کے نام کو سُنکر ولائیتیں اور آکاش اور پاتال قایم ہیں
شرح۔ لوئے سے مراد لوک سے ہے۔ کہ جس کے معنے
روشنی اور عالم کے ہیں یعنی کل عالم اور آسمانوں او

پاتالوں میں اِسی کے نام کا ظہور ہے ۔ یہ سب اُسی کی شکتی اور طاقت کے سہارے قایم ہیں ۔ بعض اِس طرح معنے کرتے ہیں ۔ کہ نرنکار کے قدوس نام کو سُنکر انسان دیپ یعنے مجمع اوصاف حمیدہ اور لوئی یعنے روشن دل اور پاتال یعنے عاجز ہوتا ہے ۔ یعنی عجز و انکساری کرنے والا ۔ یہ معنے بھی تاویل سے خالی نہیں ہیں ۔ پہلے معنے صاف اور واضح تر ہیں ؛

सुणिऐ पोहि न सकै कालु

سُنئے پوہ نہ سکے کال ؛

اِس کے نام سے سُننے سے موت نہیں ستا سکتی ؛

شرح ۔ یعنی جو لوگ نرنکار کے پاک نام کے سُننے والے ہیں ۔ اِن کو موت کا عذاب نہیں ہوتا ۔ یعنی بار بار پیدا ہو کر نہیں مرتے ۔ بلکہ ہمیشہ سرور سرمدی میں رہتے ہیں اور تناسخ سے نجات پاتے ہیں ۔

نانک بھگتان سدا وگاس

اے نانک عابد ہمیشہ شگفتہ دل رہتے ہیں ؛

شرح۔ گورو نانک جی فرماتے ہیں۔ کہ جو لوگ نرنکار کی بھگتی اور عبادت کرتے ہیں۔ اور اُسکے نام کو سُنتے ہیں۔ وہ ہمیشہ شگفتہ دِل اور مسرور رہتے ہیں۔ کوئی رنج اِن کے نزدیک نہیں آتا۔ کیونکہ وہ ہر وقت اپنے مالک کی محبت میں محو اور مستغرق رہتے ہیں۔ شعر

خوشا وقت شوریدگانِ غمش ॥ اگر ریش بینند و گر مرہمش

ਸੁਣਿਐ ਦੂਖ ਪਾਪ ਕਾ ਨਾਸੁ ॥੮॥

سُنیئے دوکھ پاپ کا ناس ؛

اِسکے نام کے سُننے سے عذاب اور گناہ دُور ہوجاتے ہیں

شرح۔ نرنکار کے نام کے سُننے سے انسان کا دل راحت حاصل کرتا ہے۔ اور کوئی رنج و درد نزدیک نہیں آتا۔ اور پاک نام کی پاکیزگی کی برکت سے اِنسان کا دل گناہ سے پاک ہوجاتا ہے۔

پوڑی نہم

سُنئے ایشر برہما اند ਸੁਣਿਐ ਈਸਰੁ ਬਰਮਾ ਇੰਦੁ

اِس کے نام کے سُننے سے انسان کو شو اور بشن اور برہما
اور اندر کا مرتبہ ملتا ہے ؎

شرح - ਈਸਰੁ ایشر شو اور بشن دونوں کا نام
ہے - یعنی جس طرح سے شو اور بشن اور اندر سب انسانوں
کو اپنا مطیع کر کے اپنے کام میں لگاتے ہیں - اسی
طرح انسان بھی اپنے حواس کو مطیع کر کے اِن سے واجب
خدمت لیتا ہے - اور جیسے برہما تمام مرجادا کے قائم کرنے
والا ہے - اِسی طرح انسان بھی خداوند پاک کے نام کو سُنکر
نیک جادا کو قایم کرتا ہے - اند چاند کو بھی کہتے ہیں یعنی
جیسے چاند کی شیتلتائی تمام عالم کو راحت دیتی ہے - اِسی
طرح نرنکار کے پاک نام کو سُننے والا انسان بھی سب کو
اپنے اعمال صالح سے راحت پہنچاتا ہے - خطا صحیح

ہے کہ انسان نرنکار کے پاک نام کے سُننے سے برہما بشن
اور شِو اور اندر وغیرہ دیوتوں کے برابر مرتبہ پاتا ہے۔

سُنئیے مکھُ سالاہن مند ۞
ਸੁਣਿਐ ਮੁਖਿ ਸਾਲਾਹਣ ਮੰਦੁ
اس کے نام کے سُننے سے ناپاک برگزیدہ اور قابل تعریف
ہو جاتے ہیں ۞

شرح۔ مکھ سریشٹ اور برگزیدہ کو کہتے ہیں اور مند ناپاک
کو یعنی ناپاک لوگ بھی نرنکار کے پاک نام کو سُنکر پاک ہو
جاتے ہیں۔ اور دُنیا میں اور آخرت میں عزت حاصل
کرتے ہیں۔ یا یہ معنے ہو سکتے ہیں۔ کہ جو انسان نرنکار کے
پاک نام کو سُنتے ہیں۔ اُن کے بد اعمال بھی اپنی زبان سے
تعریف کرتے ہیں۔ نیک اعمال تو کیوں نہ کریں۔ یا
اگر لفظ ਸਾਲਾਹਣ سالاہن (تعریف کرنا) کو مکھ اور
مند دونوں سے متعلق سمجھا جائے۔ تو یہ معنی ہو سکتے ہیں
کہ جو نرنکار کے نام کو سُنتے ہیں۔ ان کی نیک اور بد سب

تعریف کرتے ہیں ؎

ਸੁਣੀਐ ਜੋਗ ਜੁਗਤਿ ਤਨਿ ਭੇਦ

سُنئے جوگ جگت تن بھید ؎

اِس کے نام کے سُننے سے یوگ کی حکمت اور جسم کا بھید معلوم ہوتا ہے ؎

شرح - یوگ اِس علم کا نام ہے کہ جس کے ذریعہ حواس کو قابو کیا جاتا ہے - اور قلب کی صفائی حاصل ہوتی ہے. یعنی انسان کا دل نرنکار کے نام سُننے سے صاف ہو جاتا ہے - اور جب آئینہ دل کی کدورت رفع ہو جاتی ہے - تو کُل بھید جسم کا انسان کو معلوم ہو جاتا ہے یعنی حواس کے قابو کرنے کی ترکیب معلوم ہو جاتی ہے ؎

ਸੁਣੀਐ ਸਾਸਤ ਸਿਮ੍ਰਿਤਿ ਵੇਦ

سُنئے ساست سمرت وید ؎

اِس کے نام کے سُننے سے شاستر اور سمرتی اور وید کا گیان حاصل ہوتا ہے ؎

شرح ۔ شاستر چھ شاستر سے مراد ہے ۔ اور سمرتی اٹھارہ
سمرتی سے مراد ہے ۔ اور وید چار ویدوں سے یعنی جیسے
اُن کے پڑھنے سے انسان کو گیان حاصل ہوتا ہے ۔ اِسی
طرح نرنکار کے پاک نام کے سُننے سے ۔ یا یوں کہو کہ خداوند
پاک کے نام کا سُننا گویا شاستر اور سمرتی اور شرتی کا سُننا ہے

ਨਾਨਕ ਭਗਤਾ ਸਦਾ ਵਿਗਾਸੁ ਸੁਣਿਐ ਦੂਖ ਪਾਪ ਕਾ ਨਾਸੁ
نانک بھگتاں سدا وگاس سُنئے دوکھ پاپ کا ناس

اے نانک عابد ہمیشہ شگفتہ دل رہتے ہیں ۔ اِس کے نام
کے سُننے سے عذاب اور گناہ دور ہوتے ہیں ۔ اسکا مطلب
آٹھویں پوڑی میں لکھا گیا ہے ؛

پوڑی دہم

سُنئے ست سنتوکھ گیان
ਸੁਣਿਐ ਸਤੁ ਸੰਤੋਖੁ ਗਿਆਨੁ
اِس کے نام کے سُننے سے صدق اور صبر اور معرفت حاصل
ہوتی ہے ؛

شرح - بیتھار تھ کہنے کا نام ست اور پرمارتھ سے جو ملے اُس پر شاکر رہنے کا نام سنتوکھ اور پاک نرنکار کے جان لینے کا نام گیان ہے - یعنی جب نرنکار کے نام کے سُننے سے انسان کا دل پاک ہو جاتا ہے - تو وہ کذب اور ناراستی کو چھوڑ دیتا ہے - اور حرص اور ہوا سے کنارہ کش ہو کر صبوری اختیار کرتا ہے - اور آخر معرفت اور حقیقت کو حاصل کرتا ہے -

ਸੁਣੀਐ ਅਠ ਸਠ ਕਾ ਅਸਨਾਨ

سُنئے اٹھ سٹھ کا اشنان ؏

اِس کے نام کے سُننے سے اٹھ سٹھ تیرتھوں کے نہانے کا ثواب ملتا ہے ؏

شرح - یعنی نرنکار کے پاک نام کے سُننے سے انسان اعمال صالحہ حاصل کرتا ہے - اور چونکہ اصلی تیرتھ نیک اعمال کا کرنا ہے - اِس لئے گورو جی فرماتے ہیں - کہ جو ثواب ۶۸ تیرتھوں کا ہے - وہ ایک پرمیشور کے نام کے سُننے

میں ہے۔

ਸੁਣੀਐ ਪੜ੍ਹ ਪੜ੍ਹ ਪਾਵੈ ਮਾਨ سُنئے پڑھ پڑھ پاوہ مان

اس کے نام کو سُنکر اور پڑھ کر انسان شرف حاصل کرتے ہیں۔

شرح۔ یعنی جب انسان نرنکار کا نام سُنتا ہے اور اِس کی محمدت کو پڑھتا ہے۔ تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اس سے نیک اعمال صادر ہوتے ہیں۔ کہ جن کے باعث سے وہ شرف اور بزرگی حاصل کرتا ہے ؛

ਸੁਣੀਐ ਲਾਗੈ ਸਹਜ ਧਿਆਨ سُنئے لاگے سہج دھیان

اِس کے نام کو سُنکر آسانی سے مرتبہ مراقبہ حاصل ہو جاتا ہے۔

شرح۔ یعنی جب نرنکار کے پاک نام سے انسان کا دل پاک ہو جاتا ہے۔ تو آسانی سے مراقبہ کا مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ مراقبہ کے لئے قلب کی صفائی

نہایت ضروری ہے ؛

ਨਾਨਕ ਭਗਤਾਂ ਸਦਾ ਵਿਗਾਸੁ ਸੁਣਿਐ ਦੂਖ ਪਾਪ
ਕਾ ਨਾਸੁ

نانک بھگتان سدا وگاس سُنئے دوکھ پاپ کا ناس

اے نانک عابد ہمیشہ شگفتہ دل رہتے ہیں ؛

اِس کے نام کے سُننے سے عذاب اور گناہ دور ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب آٹھویں پوڑی میں مندرج ہے۔

پوڑی یازدہم

سُنئے سرا گناں کے گاہ ਸੁਣਿਐ ਸਰਾ ਗੁਣਾ ਕੇ ਗਾਹ

اسکے نام کے سُننے سے انسان تالاب سے اوصاف کا سمندر بن جاتا ہے ؛

شرح۔ سر تالاب کو کہتے ہیں۔ اور گاہ مراد سمندر سے ہے۔ یعنی اگر انسان میں بہت تھوڑے اوصاف حمیدہ موجود ہوں۔ اگر وہ نرنکار کا نام سُنے تو اوصاف برگزیدہ کا

سمندر بن جاتا ہے۔ مراد اس سے یہ ہے۔ کہ فیضان
بے اندازہ اُٹھاتا ہے۔ سر کے معنے بعض گیان کے لیتے
ہیں یعنے انسان اوصاف پسندیدہ کا سمندر بن جاتا ہے۔

سُنئے شیخ پیر بادشاہ
ਸੁਣਿਐ ਸੇਖ ਪੀਰ ਪਾਤਿਸਾਹ

اسکے نام کے سُننے سے انسان شیخ اور پیر اور بادشاہ ہو جاتا
ہے۔ **شرح** ۔ مراد یہ ہے کہ انسان بزرگی حاصل کرتا ہے
خواہ یوں معنی ہو سکتے ہیں۔ کہ انسان مشائخ اور پیروں
کا بادشاہ ہو جاتا ہے۔ یعنی اگر انسان نرنکار کے قدوس
نام کو سُنے تو ایسا مرتبہ حاصل کرتا ہے کہ کل عالم اس کی
پیروی کرتا ہے۔ اور اس کے حکم کا فرمانبردار ہوتا ہے

سُنئے اندھے پاویں راہ
ਸੁਣਿਐ ਅੰਧੇ ਪਾਵਹਿ ਰਾਹੁ

اس کے نام کو سُنکر اندھے راستہ پاتے ہیں۔
شرح ۔ اندھوں سے مُراد وہ ہیں۔ کہ جن کے دل کی
آنکھیں کور ہیں۔ اور گمراہ ہیں۔ یعنے اس پاک نرنکار کی برکت
سے گمراہ لوگ ہدایت کا راستہ پاتے اور روشن ضمیر ہوتے ہیں۔

ਸੁਣਿਐ ਹਾਥ ਹੋਵੈ ਅਸਗਾਹੁ سُنئیے ہاتھ ہووے اسگاہ

اِس کے نام کے سُننے سے دشوار گذار پایاب ہوجاتا ہے۔

شرح۔ ہاتھ سے مراد تھاہ سے ہے۔ کہ جسکے معنے انتہا
کے ہیں۔ اور اسگاہ اس کو کہتے ہیں۔ کہ جسکی انتہا معلوم
نہ ہو۔ یعنی معرفت اور علم الٰہی ایک دشوار گذار اور ایسا
دریا ہے۔ کہ جسکی انتہا کسی کو معلوم نہیں۔ گورو جی فرماتے
ہیں۔ کہ نرنکار کے نام کے سُننے کی برکت سے اِس دریائے
ناپیدا کنار یعنی علم الٰہی سے پار اُترتا ہے۔ یعنی اُسکی
دقائق اور رموز سے واقف ہوجاتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਭਗਤਾ ਸਦਾ ਵਿਗਾਸੁ ਸੁਣਿਐ ਦੂਖ ਪਾਪ ਕਾ
ਨਾਸੁ ।

نانک بھگتا سدا وگاس سُنئے دو کھ پاپ کا ناس

اے نانک عابد دائم شگفتہ خاطر رہتے ہیں۔ اِسکے نام
کے سُننے سے عذاب و گناہ دور ہوتے ہیں۔ مطلب اسکا
آٹھویں پوڑی میں دیکھو۔

پوڑی دوازدہم

طالب حق نے سوال کیا کہ جس پاک نام کے سُننے میں اسقدر فوائد ہیں۔ تو اُس کے ماننے یعنی اُسپر یقین کرنے کے فوائد تو بیشمار ہی ہونگے۔ اس کے جواب میں گورو جی فرماتے ہیں ؛

ਮੰਨੈ ਕੀ ਗਤਿ ਕਹੀ ਨ ਜਾਇ۔ مننے کی گت کہی نہ جائے۔

جسکو ہیں نے دل میں مانا ہے۔ اُسکی قدرت بیان نہیں ہوسکتی۔ شرح۔ یعنی خداوند پاک کی قدرت اور ماہیّت بیان نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ وہ لا انتہا ہے۔ اور بیان کرنے والا محدود ؛

اشعار

نہ بر اوج ذاتش پرد مُرغ وہم — نہ در ذیل وصفش رسد دستِ فہم

نہ ادراک در کنہ ذاتش رسد — نہ فکرت بغور صفاتش رسد

دریں ورطہ کشتی فرو شد ہزار — کہ پیدا نشد تختۂ بر کنار

یا اسطرح معنے ہوسکتے ہیں۔ کہ سروں کی کیفیت تو وہ ہے جو

اوپر بیان ہوئے ننن کی کیفیت اِس سے بڑھ کر ہے۔ کہ
جس کا پُورا پُورا حال بیان ہونا محال ہے۔ یعنی اِس میں
سروں سے بڑھ کر فوائید ہیں ؛

جے کو کہئے پچھے پچھتائے۔ ਜੇ ਕੋ ਕਹੈ ਪਿਛੈ ਪਛੁਤਾਇ
اگر کوئی اسکو بیان کرے آخر پشیمان ہو ؛

شرح - یعنی جو شخص خداوند کی قدرت کا حال بیان
کریگا۔ آخر عاجز ہو کر پشیمان ہوگا۔ یا انکے ملن کی
کیفیت کے بیان کرنے سے قاصر رہ کر نادم ہوگا ؛

اشعار

اگر خاصان دریں راہ فرس راندہ اند — بلا احصی از تک فرو ماندہ اند
نہ ہر جائے مرکب تواں تاختن — کہ جاہا سپر بایڈ انداختن

ਕਾਗਦਿ ਕਲਮ ਨ ਲਿਖਣਹਾਰ ਮੰਨੇ ਕਾ ਬਹਿ ਕਰਨਿ ਵੀਚਾਰ
کاغد قلم نہ لکھن ہار منے کا بہہ کرن ویچار
نہ اسقدر کاغذ ہیں اور نہ قلمیں اور نہ کوئی ایسے لکھنے
والے ہیں۔ کہ اِس میرے مانے ہوئے کا بیٹھ کر فکر کریں

شرح - یعنی ایسا کوئی لکھنے والا نہیں کہ جو اُس خداوند پاک کی قدرت کو دریافت کرے - اور اس کو تحریر کرے -

مؤلّف

ہر اک مو میں میرے ہو گر صد زباں   کہے ہر زباں ہشت صد داستاں
ابد تک شب و روز گویا رہوں   نہ ہو اُسکی قُدرت کا شمہ بیاں

بعض شارحین اوّل مصرعہ کو دوسرے سے علیحدہ سمجھتے ہیں اور اس طرح معنے کرتے ہیں - کہ نہ اسقدر کاغذ ہیں - اور نہ قلمیں اور نہ کاتب کہ جو اِس کی قدرت کا بیان تحریر کریں مگر پھر بھی طالبانِ معرفت اپنی اپنی معلومات کے موافق بیٹھ کر اُس کی قدرت کا فکر کرتے ہیں - مگر اوّل معنی واضح تر اور تکلف سے بری ہیں [illegible] سے کے معنی [illegible] کے بھی ہو سکتے ہیں ::

ਐਸਾ ਨਾਮੁ ਨਿਰੰਜਨੁ ਹੋਇ ॥ ਜੇ ਕੋ ਮੰਨਿ ਜਾਣੈ ਮਨਿ ਕੋਇ ॥

ایسا نام نرنجن ہوئے   جے کو من جانے من کوئے

اس ذات قدوس کا ایسا نام ہے :: اگر کوئی اسکو دل سے مانے

شرح۔ جس میں اودیا اور جہالت نہ ہو۔ اِس کو نرنجن
کہتے ہیں۔ ایسی ذات صرف خداوند تعالے کی ہے۔ گورو
جی فرماتے ہیں۔ کہ ایسا بے انت خداوند کا نام ہے۔ لیکن اِس
کی کیفیت صرف انہیں کو معلوم ہوتی ہے۔ کہ جو دل میں
اِس کا منن کرتے ہیں۔ یعنی یقین لاتے ہیں۔ چنانچہ
منن کرنے کے فوائد کو اب تشریح کے ساتھ
گورو جی مہاراج حسب ذیل فرماتے ہیں:

پوڑی سیزدہم

منے سُرت ہووے من بُدھ ਮੰਨੈ ਸੁਰਤਿ ਹੋਵੈ ਮਨਿ ਬੁਧਿ

اِس کے منن کرنے سے دل میں عقل وادراک پیدا ہوتا
ہے۔ شرح۔ جو انسان نرنکار کا منن کرتا ہے۔ یعنی بار
بار اسکا تصور کرتا ہے۔ اسکا دل علم معقولات سے منور ہو
جاتا ہے۔ اور عقل و دانش زیادہ ہوتی ہے۔ خلاصہ یہ کہ
منن کے ذریعے سے ندھیاسن [illegible] کا مرتبہ

حاصل ہوتا ہے اور پھر ساکھیات کا۔ شُرت سے مُراد
ندھیاسن سے ہے۔ اور بُدھ سے مراد ساکھیات ہے۔ یعنی
پرمیشور کے نام پاک کی برکت سے انسان چاروں مراتبہ
شروَن۔ منَن۔ ندھیاسن اور ساکھیات حاصل کرتا ہے ؛

ਮੰਨੈ ਸਗਲ ਭਵਣ ਕੀ ਸੁਧਿ
منے سگل بھون کی شُدھ

اِس کے نام کے منن کرنے سے تمام مخلوقات کی حقیقت
معلوم ہو جاتی ہے ؛

شرح۔ یعنے جب نرنکار کے نام کی برکت سے اِنسان
کے دل کا آئینہ جہالت کی کدورت سے پاک ہو جاتا ہے
تو کل عالم کے اسرار اِس پر منکشف ہو جاتے ہیں۔ اور
سب کچھ اُسکو نظر آنے لگتا ہے ؛

ਮੰਨੈ ਮੁਹਿ ਚੋਟਾ ਨਾ ਖਾਇ
منے منہ چوٹاں نہ کھائے

اِس کا منن کرنے سے مُنہ پر چوٹیں نہیں کھاتا۔

شرح۔ یعنے جب انسان کے دل میں نرنکار کی محبت
بار بار کے تصور سے قایم ہو جاتی ہے۔ تو وہ شہوت اور غضب

وغیرہ کے حملوں سے نجات پاتا ہے۔ اور اعمال صالحہ
اور افعال حسنہ کے باعث سے عذاب اور سزائے محفوظ
رہتا ہے ؛

ਮੰਨੈ ਜਮ ਕੈ ਸਾਥਿ ਨ ਜਾਇ ॥

منے جم کے ساتھ نہ جائے۔
اس کا منن کرنے سے انسان ملک الموت کے پنجہ سے
رہائی پاتا ہے۔

شرح۔ یعنے دور تناسخ سے نجات پاکر راحت ابدی
حاصل کرتا ہے۔ یعنے جب انسان اعمال صالحہ کے پے
درپے کرنے سے شرف حاصل کرتا ہے۔ تو وہ پھر
تناسخ میں نہیں پڑتا۔ بلکہ اعمال حسنہ کے بدلے اس کو
دائمی سرور اور ابدی راحت مل جاتی ہے ؛

ਐਸਾ ਨਾਮੁ ਨਿਰੰਜਨੁ ਹੋਇ ।
ਜੇ ਕੋ ਮੰਨਿ ਜਾਣੈ ਮਨਿ ਕੋਇ ॥ ੧੩ ।

اس ذات قدوس کا ایسا نام ہے۔ اگر کوئی اس کو
دل سے مانے اسکی شرح بارھویں پوڑی میں دیکھو ؛

پوڑی چہار دہم

منے مارگ ٹھاگ نہ پائے۔ ਮੰਨੈ ਮਾਰਗਿ ਠਾਕ ਨ ਪਾਇ।

اِس کا منن کرنے سے صراط المستقیم میں روک نہیں ہوتی۔

شرح۔ یعنی جو انسان نرنکار کا تصور کرتا ہے۔ وہ بلا
کسی مزاحمت کے نجات کے راستہ کو طے کرتا ہے۔ اِس
راستہ کے رہزن کون ہیں۔ شہوت۔ غضب۔ نخوت۔ محبت
دُنیا وغیرہ وغیرہ۔ جو انسان نرنکار کا منن کرتا ہے۔ وہ
اِن سب پر غالب ہو جاتا ہے۔ کوئی اُن میں سے اِس کے
راستہ میں مزاحم نہیں ہوتا

ਮੰਨੈ ਪਤਿ ਸਿਉ ਪਰਗਟੁ ਜਾਇ

منے پت سیون پرگٹ جائے

جو اِس کا منن کرتا ہے۔ عزت کے ساتھ علانیہ جاتا ہے

شرح۔ یہ شبد پہلے شبد کی تاکید میں ہے۔ یعنی جو انسان
نرنکار کا تصور کرتا ہے۔ وہ نجات کے راستہ میں عزت

جاتا ہے پرگٹ جانے سے مُراد بے خوف جانے سے ہے

منے مگ نہ چلے پنتھ ਮੰਨੈ ਮਗੁ ਨ ਚਲੈ ਪੰਥੁ

جو اس کا منن کرتا ہے۔ وہ بد راستہ میں نہیں جاتا۔

شرح۔ مگ کے معنے خراب کے ہیں۔ یعنے جو نرنکار کو یاد رکھتا ہے۔ وہ اعمال قبیحہ سے مجتنب رہتا ہے۔ کیونکہ اس کا دل شدھ ہوتا ہے۔ بعضوں نے نون نفی کو مگ سے ملا کر نگن کے معنے لئے ہیں۔ جس کے معنے خوش وخرم کے ہیں۔ یعنی خوش وخرم جاتا ہے بعضوں نے نہ چلے کو مگ اور پنتھ دونوں سے متعلق سمجھا ہے۔ اور چلنے کو لغزش کھانے کے معنوں میں لیا ہے۔ اور مگ سے گیان کا راستہ اور پنتھ سے نجات کا راستہ مراد لی ہے۔ اور اس طرح معنے کئے ہیں۔ کہ جو نرنکار کا منن کرتے ہیں۔ وہ گیان اور نجات کے راستہ سے بے راہ نہیں ہوتے۔ خلاصہ یہ کہ گمراہ نہیں ہوتے مصنف گور وبھاد دیپکا نے یہی آخری معنے کئے ہیں۔ مگر تکلّف سے خالی نہیں۔

ਮੰਨੈ ਧਰਮ ਸੇਤੀ ਸਨਬੰਧੁ

منے دھرم سیتی سبندھ

ان کا منن کرنے سے دھرم سے محبت پیدا ہوتی ہے۔

شرح ۔ دھرم سے مُراد اعمال نیک سے ہے۔ یعنی جس انسان کے دل میں ایشور کا تصور ہوتا ہے۔ وہ اعمال حسنہ کا مصدر بنتا ہے۔

ਐਸਾ ਨਾਮ ਨਿਰੰਜਨ ਹੋਇ ਜੇ ਕੋ ਮੰਨ ਜਾਣੈ ਮਨ ਕੋਇ

ایسا نام نرنجن ہوئے۔ جیکو من جانے من کوئے

اُس ذات قدوس کا ایسا نام ہے۔ اگر کوئی اسکو دل سے مانے اس کی شرح بارھویں پوڑی میں درج ہے۔

پوڑی پانزدہم

ਮੰਨੈ ਪਾਵਹਿ ਮੋਖ ਦੁਆਰ

منے پاوہ موکھ دوار

اس کا منن کرنے سے در نجات میں داخل ہو جاتا ہے۔

شرح ۔ یعنی تصور حق سے دل صاف اور پاک ہو کر ذات محسوسات کی آرزو سے باز رہتا ہے۔ اور سُرودر مدہی

پاتا ہے۔ اعمال صالحہ کے کرنے کے باعث آخر نجات حاصل کرتا ہے۔

ਮੰਨੈ ਕੁਲੁ ਉਧਾਰ
منے پروارے سادھار

جو اس کا منن کرتا ہے۔ وہ اپنے پروار یعنی خاندان کا بھی ادھار کرتا ہے۔

شرح۔ یعنی ایسا متبرک انسان جس خاندان میں پیدا ہوتا ہے۔ اسکی فیضان کی بدولت ان کی نجات بھی ہوجاتی ہے۔ کیونکہ وہ اسکی پیروی کرتے ہیں۔ اور مصدر اعمال صالحہ بنکر مکتی حاصل کرتے ہیں۔

ਮੰਨੈ ਤਰੈ ਤਾਰੇ ਗੁਰੁ ਸਿਖ
منے ترے تارے گورسِکھ

اس کا منن کرنے سے گورو خود نجات حاصل کرتا ہے۔ اور اپنے سکھ یعنی مرید کو بھی مستحق نجات کا بناتا ہے۔

شرح۔ ترے متعلق گورو کے ہے اور تارے متعلق سکھ کے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ نجات اسی گورو کے وسیلہ سے حاصل ہوتی ہے کہ جو خود نجات یافتہ ہے [illegible]

خبر نہیں۔ وہ دوسرے کو کس طرح سے باخبر کر سکتا ہے۔

خفتہ را خفتہ کے کند بیدار

ਮੰਨੇ ਨਾਨਕ ਭਵਹਿ ਨ ਭਿਖ منّے نانک بہوہ نہ بھکھ

اِس کا مَن کرنے سے اے نانک اِنسان محتاج ہو کر در بدر نہیں پھرتا۔

شرح۔ یعنی جو انسان تصور حق کرتے ہیں۔ ان کی سب حاجات رفع ہو جاتی ہیں۔ وہ کسی کے محتاج نہیں رہتے۔ بلکہ اور لوگ اُن کے محتاج ہوتے ہیں۔ پس گورو نانک جی ہدایت فرماتے ہیں۔ کہ انسان کو صرف ایک پرمیشور کا ذکر و فکر کرنا چاہیئے۔

ਐਸਾ ਨਾਮ ਨਿਰੰਜਨ ਹੋਇ ਜੇ ਕੋ ਮੰਨ ਜਾਣੇ ਮਨ ਕੋਇ

ایسا نام نرنجن ہوئے ؛ جے کو من جانے منکوئے

اس ذات قدوس کا ایسا نام ہے۔ اگر کوئی اسکو دِل سے مانے اسکی شرح بارھویں پوڑی میں لکھی گئی ہے۔

پڑھنے والے کو جاننا چاہیئے۔ کہ ایک اکال پورکھ پر یقین رکھنے

اور اس کے اوپر بھروسا کرنے کے کسقدر فوائد گورو نانک جی
مہاراج نے بیان فرمائے ہیں۔ اب بھی اگر سکھ لوگ ایک
نرنجن نرو کار نرنکار کو چھوڑ کر کسی دوسرے کی پرستش کریں
تو سوائے اسکے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ اس جادۂ مستقیم
سے منحرف اور گمراہ ہیں۔ کہ جو گورو مہاراج نے انکو دکھلایا
ہے۔ جو لوگ دیوی دیوتوں کو قاضی الحاجات جانکر پوجتے
ہیں۔ قبور پرستی کرتے ہیں۔ کوئی سلطان سرور کو پوجتا ہے
اور کوئی ٹھاکروں کی پرستش کرتا ہے۔ وہ اگر صدق دل سے
ان چار پوڑیوں کا پاٹھ کریں۔ تو اُمید ہے کہ نرنکار اُن
کے دل سے جہالت اور گمراہی کا پردہ دور کرے۔ اور ان
کو ہدایت بخشے ؛

پوڑی شانزدہم

ਪੰਚ ਪਰਵਾਣ ਪੰਚ ਪਰਧਾਨੁ
پنچ پروان پنچ پردھان

عابد ہی مقبول بارگاہ ایزدی ہیں۔ اور عابد ہی ممتاز ہیں

شرح - پنچ نام پنجابی میں سردار اور افسر کا ہے - یعنی جو عابد اور بھگت لوگ ہیں - وہی درگاہ ایزدی میں مقبول اور ممتاز ہوتے ہیں - بباعث اپنی عبادت اور ریاضت کے - بعض اِس شبد کے یوں معنی اور تشریح کرتے ہیں - کہ اوّل پانچ تت یعنی عناصر سے جسم بنتا ہے - کہ جس کی تفصیل یہ ہے - پرتھوی یعنی خاک - وایو یعنی ہوا - جل یعنی آب - اگنی یعنی آتش - آکاش یعنی فلک یا سمت اور پانچ کرم اندری یعنی حواس خمسہ ظاہری جسم انسانی میں مشہور ہیں - کہ جن کے ذریعہ سے جسم کا نظام قائم ہے - وہ یہ ہیں - قوت باصرہ - قوت سامعہ - قوت شامہ - قوت ذائقہ - قوت لامسہ - ظاہر ہے - کہ وزرا کے بغیر ملک کا انتظام نہیں ہوسکتا - اِسی لحاظ سے اِن کو پردھان یعنی وزیر کہا گیا ہے ؛

ਪੰਚੇ ਪਾਵਹਿ ਦਰਗਹਿ ਮਾਨੁ ॥ پنچے پاوہہ درگہہ مان

عابد ہی بارگاہ ایزدی میں شرف حاصل کرتے ہیں۔

یعنے جو لوگ عبادت اور ریاضت کرتے ہیں۔ اور اپنے
مالکِ حقیقی دل سے فراموش نہیں کرتے۔ وہ لوگ عاقبت
میں عزّت حاصل کرتے ہیں۔ اور اپنے اعمال حسنہ کے
عوض بلند مرتبہ پاتے ہیں۔ بعض اِس شبد کی اِس طرح
تشریح کرتے ہیں۔ کہ پانچوں حواسِ باطنی کے ذریعہ سے
انسان پرمیشور کی درگاہ میں شرف حاصل کرتا ہے۔ جو
حسب ذیل ہیں۔ حِسِّ مشترک ۔ خیالؔ ۔ وہمؔ ۔ حافظہؔ ۔ متصرفہؔ ۔
کیونکہ اگر یہ نہ ہوتی۔ تو انسان اپنے ایشور کی قدرت کو سمجھ
نہ سکتا۔ اور نہ اُس کی بزرگی کو معلوم کرسکتا۔

ਪੰਚੇ ਸੋਹਹਿ ਦਰਿ ਰਾਜਾਨੁ
پنچے سوہئیہ دررا جان

عابد ہی اِس شہنشاہ کے دروازے پر زیب پاتے ہیں۔
شرح ۔ جو لوگ عبادت اور ریاضت کرتے ہیں۔ وہ
نرنکار کے دروازہ پر شرف حاصل کرتے ہیں۔ یعنے سب
سے پہلے ان کو درِ نجات میں باریابی نصیب ہوتی ہے۔
بعض اِس شبد کی اِسطرح تشریح کرتے ہیں۔ کہ پانچ

پران کے ذریعہ سے انسان بارگاہ شہنشاہ حقیقی میں شرف
حاصل کرتا ہے۔ پانچ پران یہ ہیں۔ پران ۔ اپان ۔ دیان ۔
اودان ۔ سمان ۔ یعنی جب ان پر انسان قابو حاصل کرتا
ہے۔ تو سب حقیقت غیب کی اس پر منکشف ہو جاتی ہے

ਪੰਚਾਂ ਕਾ ਗੁਰੁ ਏਕੁ ਧਿਆਨੁ ॥ پنچان کا گور ایک دھیان

پانچوں کا گورو اُس واحد مطلق کا تصور ہے۔ یعنی عابد لوگ
صرف ایک اُوتی پرمیشر کے تصور سے ہدایت حاصل
کرتے ہیں۔ گویا شرف و نجات صرف وہی حاصل
کرتے ہیں۔ کہ جو موحد ہیں۔ بعض یوں بیان کرتے ہیں۔
کہ گو پانچ تت اور پانچ کرم اندری اور پانچ گیان اندری
اور پانچ پران کے ذریعہ سے انسان معرفت حق کو حاصل
کرتا ہے۔ مگر ان پانچوں کا کہ جن کا اوپر ذکر ہوا ہادی و
مرشد ایک دھیان ہے۔ کہ جس کو آتما سے تعبیر کرتے ہیں۔
یعنی وہ تمام قوائے انسانی کا بادشاہ ہے۔ جسقدر قوتیں
اور طاقتیں انسان میں موجود ہیں۔ سب اُسکے فرمانبردار ہیں

ਜੇ ਕੋ ਕਹੈ ਕਰੈ ਵੀਚਾਰੁ ਕਰਤੇ ਕੈ ਕਰਣੈ ਨਾਹੀ ਸੁਮਾਰੁ

جے کو کہے کرے ویچار کرتے کے کرنے نہیں شمار

اگر کوئی بیان کرے وہ خیال کرے۔ کہ کردگار کے عالموں کا شمار نہیں ہے۔

شرح۔ گورو جی فرماتے ہیں۔ کہ خداوند عالم کی قدرت کسی سے بیان نہیں ہو سکتی۔ اسکی ذات لاانتہا ہے۔ اور اُسکی قدرت بھی لاانتہا ہے۔ یہ حال اُسی کو معلوم ہوتا ہے کہ جو قدرت خداوندی کے بیان کرنے کا ارادہ کرے۔ یہ شبد اگلے شبد کی تمہید میں کہا گیا ہے۔ کہ جس میں زمین کے بیل کے سر پر ہونے کی بابت گورو جی نے کیفیت بیان کی ہے یعنی طالب حق نے سوال کیا۔ کہ تمام لوگ بیان کرتے ہیں کہ زمین ایک بیل کے سہارے قایم ہے۔ یہ درست ہے یا نہیں۔ گورو جی نے جواب دیا۔ کہ خداوند عالم کی قدرت کا حال کسی کو معلوم نہیں ہے۔ اسکو کوئی بیان نہیں کر سکتا۔

ਧੌਲੁ ਧਰਮੁ ਦਇਆ ਕਾ ਪੂਤੁ

دھول دھرم دیا کا پوت

یہ بیل دھرم ہے اور رحم کا بیٹا ہے ۔

شرح۔ گورو جی فرماتے ہیں۔ کہ یہ کرہ زمین گاؤ زادہ ثور کے سہارے سے قایم نہیں ہے۔ بلکہ دھرم کے بیل کے سہارے قایم ہے۔ کہ جو رحم زادہ ہے۔ چونکہ دھرم یعنے ایمان کی پیدائش دیا یعنی رحم سے ہوتی ہے۔ اس لیے دھرم کو دیا کا بیٹا قرار دیا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ صداقت اور ایمان کے ذریعہ سے جہاں قایم ہے۔ یا یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ دُنیا قدرت خداوندی کے سہارے سے قایم ہے۔ نہ کہ بیل کے سہارے ہے ؛

ਸੰਤੋਖੁ ਥਾਪਿ ਰਖਿਆ ਜਿਨਿ ਸੂਤਿ

سنتوکھ تھاپ رکھیا جن سوت

جو قناعت کی رسی سے بندھا ہوا ہے ؛

شرح۔ یعنی دھرم کا بیل قناعت کی رسی سے بندھا ہوا ہے۔ اگر قناعت اور صبر نہ ہو۔ تو دھرم کا قایم رہنا محال ہے۔ دھرم کا وجود دیا اور سنتوکھ کے اوپر منحصر ہے جہاں دیا اور سنتوکھ نہ ہوں۔ دھرم نہیں ہو سکتا ؛

ਜੇ ਕੋ ਬੂਝੈ ਹੋਵੈ ਸਚਿਆਰੁ ਧਵਲੈ ਉਪਰਿ ਕੇਤਾ ਭਾਰੁ

جے کو بوجھے ہووے سچیار۔ دہولے اوپر کیتا بھار

جو کوئی غور کرے اسکو صداقت معلوم ہو کہ بیل کے اوپر کسقدر بوجھ ہے۔

شرح۔ گورو جی فرماتے ہیں۔ کہ اگر کوئی اور تعمق کی نظر سے سوچے تو اسکو معلوم ہو کہ اسقدر بوجھ دُنیا کا ایک بیل کیونکر اُٹھا سکتا ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ یہ خیال لوگوں کا باطل ہے۔ کہ یہ زمین بیل کے سر پر قایم ہے۔ کب ممکن ہے کہ سوائے قدرت کے بیل کے کوئی دوسرا بیل متحمل اس قدر بار کا ہو سکے۔

ਧਰਤੀ ਹੋਰੁ ਪਰੈ ਹੋਰੁ ਹੋਰੁ ॥ ਤਿਸ ਤੇ ਭਾਰੁ ਤਲੈ ਕਵਣੁ ਜੋਰੁ

دھرتی ہور پرے ہور ہور ۔ تس تے بھارتلے کون زور

زمین سے پرے اور زمین ہے۔ اسکے بوجھ کے نیچے کس کا سہارا ہے

شرح۔ گورو جی فرماتے ہیں۔ کہ اگر یہ سمجھا جائے کہ یہ زمین بیل کے سہارے قایم ہے۔ تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ

کس کے سہارے ہے۔ اگر کہو اس کے نیچے اور زمین ہے تو
پھر وہی سوال پیدا ہوگا۔ کہ وہ زمین کس کے سہارے قایم ہے
اسطرح سے دُور تسلسل لازم آئیگا۔ جو باطل ہے۔ اسلئے ثابت
ہوا کہ یہ زمین ثور کے سر پر قایم نہیں۔ بلکہ نرنکار کی قدرت سے
قایم ہے۔ یا یہ کہ کرے بیشمار ہیں۔ وہ کس کے سہارے
قایم ہیں۔

ਜੀ ਜਾਤ ਰੰਗਾਂ ਕੇ ਨਾਉ — جی جات رنگاں کے ناؤ
ਸਭਨਾ ਲਿਖਿਆ ਵੁੜੀ ਕਲਾਮ — سبھناں لکھیا وُڑی کلام

جیو اور ذاتیں اور افراد نوع بہ نوع کے ہیں۔ تمام نے بہت
سا ایک جگہ سے وُڑی کے معنی قلم کے چلنے کے بھی معلوم ہوئے ہیں

ਸ੍ਰੀ ਰਾਗ ਪਉੜੀ ਮਹਲਾ ੧
ਜੈਸੀ ਕਲਮ ਵੁੜੀ ਹੈ ਮਸਤਕਿ ਤੈਸੀ ਜੀਅੜੇ ਪਾਸ

پس اگر اس لفظ کو یہاں قلم کے چلنے کے معنوں میں لیا جلئے تو معنی شبد
کے یوں ہونگے۔ کہ سب نے تحریر کیا ہے جس طرح کلام لکھی گئی۔ یعنی
جیسا کتب متداولہ میں درج ہے۔ ویسا انہوں نے لکھا ہے۔

کچھ تحریر کیا ہے۔

شرح۔ وڈی بڑی کو کہتے ہیں۔ یعنی دُنیا میں طرح طرح کے انسان ہیں۔ اِن سب نے چاہا کہ نرنکار کی قدرت کو لکھیں۔ مگر اُن سے کچھ نہ لِکھا گیا۔ یا وڈی کے معنی اگر مشکل کے لئے جائیں۔ تو اسطرح معنی ہونگے۔ کہ سب انسانوں نے نرنکار کی قدرت کو ایک مشکل راز بیان کیا ہے۔ کہ جو لکھنے میں نہیں آسکتا۔ خلاصہ یہ ہے۔ کہ گورو جی فرماتے ہیں۔ کہ اِس قِسم کے حالات قدرت کے سوائے کِسی کو معلوم نہیں ہیں۔

ਏਹੁ ਲੇਖਾ ਲਿਖਿ ਜਾਣੈ ਕੋਇ ॥ ਲੇਖਾ ਲਿਖਿਆ ਕੇਤਾ ਹੋਇ

ایہہ لیکھا لِکھ جانے کوئے ॥ لیکھا لِکھیا کیتا ہوئے

اِس حساب کو کون تحریر کرسکتا ہے۔ اور وہ کہاں تک لکھا جائے۔ شرح۔ یعنی نرنکار کی قدرت کو کوئی نہیں لکھ سکتا۔ وہ لا انتہا ہے۔ کوئی اِس کو کہانتک لکھے۔ لکھتے لکھتے سب عاجز آ گئے۔ مگر اِس کا انتہا کِسی کو معلوم نہ ہوٗا۔

کیتا تان سوالہو روپ ॥ کیتی دات جانے کون کوت

کسقدر اسکی طاقت ہے۔ اور کیسا سُندر اِس کا سُروپ ہے۔
کِس قدر اُس کی بخشش ہے۔ اِن اُمور کو کون جان سکتا ہے۔
کوت کے بہت طور پر معنی لیتے ہیں۔ بعض اِس کو کِس سے
کے معنوں میں لیتے ہیں۔ یعنی کِس کے ذریعہ سے جان سکتا
ہے۔ بعض قوت کے معنوں میں لیتے ہیں۔ یعنی نرنکار کی
بخشش اور طاقت کو کون جان سکتا ہے۔ بنگالہ میں کوت
پرکھنے کو بولتے ہیں۔ یعنی ایسی پہچان کس کی ہے۔ کہ جو
پریشور کی حالت اور جود کو پرکھے۔ مارواڑی بولی میں اندازہ
کو کہتے ہیں۔ یعنی اِسکی بخشش کا کون اندازہ کرسکتا ہے۔
سنسکرت میں کوت بھاو اور شبد کو کہتے ہیں۔ قوت کے معنی
صحیح معلوم ہوتے ہیں ॥

ਕੀਤਾ ਪਸਾਉ ਏਕੋ ਕਵਾਉ ਤਿਸ ਤੇ ਹੋਏ ਲਖ ਦਰੀਆਉ

کیتا پساؤ ایکو کواؤ ॥ تِس تے ہوئے لکھ دریاؤ

ایک ہی طاقت سے یہ سب موجودات ہوا ہے [illegible]
[illegible] اور

اِسی ایک طاقت سے پھر ہزاروں دریائے بہ کثرت پیدا ہوئے۔

شرح - کواؤ سے مُراد طاقت سے ہے۔ قوۃ عربی میں طاقت کو کہتے ہیں۔ اس جمع قوا ہے۔ یعنی جس قدر موجودات ہے سب اُسی صانع بے ہمال کے قدرت کے نمونے ہیں۔ اپنی ایک طاقت سے وہ مخلوقات گوناگوں اور مصنوعات بوقلموں پیدا کرتا ہے۔ بعض کواؤ کو کُن کے معنے میں لیتے ہیں۔ یعنی ایشور نے سب موجودات کُن سے پیدا کی ہے۔ اس کے بعد گورو جی مہاراج بطور مناجات کے پرمیشور کے حضور میں التماس کرتے ہیں۔

ਕੁਦਰਤਿ ਕਵਣ ਕਹਾ ਵੀਚਾਰੁ

قدرت کون کہاں وچار۔

کونسی قدرت کا وچار کروں؟

شرح - گورو جی فرماتے ہیں۔ اے کردگار عالم آپکی قدرتیں بیشمار ہیں۔ میں کس کس قدرت کا فکر و غور کروں۔ یا یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ مجھ میں کیا طاقت ہے۔ کہ میں آپ کی مہاں کا بیان کروں۔ مگر اوّل معنی الطلب ہیں۔

ਵਾਰਿਆ ਨ ਜਾਵਾਂ ਏਕ ਵਾਰ داریا نہ جاواں ایک بار

میں ایک بار بھی تجھ پر قربان ہونے کے لائق نہیں ہوں۔

شرح۔ گورو جی فرماتے ہیں۔ اے نرنکار تو اس لائق ہے کہ میں تجھ پر سے ہزاروں دفعہ قربان ہو جاؤں۔ مگر میں ایسا ناچیز ہوں۔ کہ ایک بار بھی قربان نہیں ہو سکتا۔ یا یہ معنے ہو سکتے ہیں۔ کہ میں نہ صرف ایک بار بلکہ ہزار دفعہ تجھ پر سے قربان ہو جاؤں تو زیبا ہے ؛

ਜੋ ਤੁਧੁ ਭਾਵੈ ਸਾਈ ਭਲੀ ਕਾਰ جو تدھ بھاوے سائی بھلی کار

جو تیرے منظور خاطر ہو۔ وہ ہی کام اچھا ہے۔

شرح۔ گورو جی فرماتے ہیں۔ اے کرتار۔ میں ہر وقت راضی برضا ہوں۔ جو کام تجھ کو اچھا معلوم ہوتا ہے۔ وہی مجھ کو بھلا معلوم ہوتا ہے۔ تیری مرضی کے باہر میں ایک قدم چلنا اور ایک سانس لینا نہیں چاہتا۔

ਤੂ ਸਦਾ ਸਲਾਮਤਿ ਨਿਰੰਕਾਰ تو سدا سلامت نرنکار

اے نرنکار تو دائم قائم ہے ؛

شرح - گورو جی فرماتے ہیں - اے پاک نرنکار تو ہمیشہ قایم اور سلامت ہے - یعنی تینوں زمانوں میں تیری ذات ست ہے عدم سے تجھکو کچھ خوف نہیں ہے - تو ہمیشہ ایک حالت میں رہتا ہے - اور سچدانند سروپ ہے ؛

پوڑی نمبر ۱۷

اسنکھ جپ اسنکھ بھاؤ - اسنکھ جپ اسنکھ بھاؤ

بیشمار - جپ یعنی ذکر اور بیشمار عقاید ہیں ؛

شرح - گورو جی فرماتے ہیں - اے پروردگار انسان تجھ کو بیشمار طریقوں سے یاد کرتے ہیں - اور تیری نسبت اُنکے بیشمار عقاید ہیں - بھاؤ کے معنے محبت کے بھی ہیں - جسطرح سے کسی کو اچھا معلوم ہوتا ہے - وردو ذکر کرتا ہے - اور جو جس عقیدے کو راست اور درست سمجھتا ہے - اُس پر کاربند ہوتا ہے - خلاصہ یہ ہے - کہ طرح طرح کی مذاہب ہیں -

اسنکھ پوجا اسنکھ تپ تاؤ

بیشمار عبادتیں اور بیشمار زہد اور ریاضتیں ہیں۔

شرح۔ یعنے اے نرنکار انسان طرح طرح سے تیری عبادت کرتے ہیں۔ سب کا ایک طریق نہیں ہے۔ نوع بہ نوع کے زہد اور ریاضتیں بندے کرتے ہیں۔ کوئی دھوپ میں بیٹھ کر ریاضت کرتا ہے۔ کوئی زبان کو بند کر لیتا ہے۔ اور کسی سے گویا نہیں ہوتا۔ کوئی کھڑا ہی رہتا ہے۔ کبھی بیٹھتا نہیں۔ کوئی جنگلوں میں رہتا ہے۔ اور ساگ پات پر گذارہ کرتا ہے۔ کوئی ہمیشہ برہنہ رہتا ہے۔ اور سردی اور گرمی کے مصائب کو سہتا ہے۔ کوئی درختوں سے اُلٹا ہو کر لٹکتا ہے۔ کوئی فاقہ کشی کرتا ہے۔ کوئی اِن سب کو فضول سمجھتا ہے۔ اور صرف نیک اعمال کو مقدم خیال کرتا ہے۔

ਅਸੰਖ ਗ੍ਰੰਥ ਮੁਖਿ ਵੇਦ ਪਾਠ। اسنکھ گرنتھ مکھ وید پاٹھ

بیشمار کتب ہیں۔ اور بیشمار مونہہ سے وید کا پاٹھ کرتے ہیں۔

شرح۔ اے نرنکار! دُنیا میں بیشمار ہی ایسی کتب ہیں۔ کہ جن میں آپ کی معرفت درج ہے۔ اور بے شمار ہی انسان

اپنے مُنہ سے ویدوں کا پاٹھ کرتے ہیں۔ یا یوں معنے بھی
ہو سکتے ہیں۔ کہ بیشمار مُنہ سے گرنتھوں اور ویدوں کا پاٹھ کرتے
ہیں۔ اسصورت میں لفظ پاٹھ کو گرنتھ اور وید دونوں سے متعلق
سمجھا جائیگا۔ بعض مترجموں نے جو گرنتھ مُکھ کو وید کی صفت لکھا
ہے۔ درست نہیں معلوم ہوتا۔ گو وید سب گرنتھوں میں مُکھ اور سرشیٹ
ہیں۔ مگر اس سے عبارت کی ترکیب پُر تکلّف ہوجاتی ہے۔

ਅਸੰਖ ਜੋਗ ਮਨਿ ਰਹਹਿ ਉਦਾਸ ॥ اسنکھ جوگ من رہیں اُداس

بیشمار کے دل میں جوگ ہے۔ جو اُداس یعنی دل برداشتہ رہتے ہیں۔
شرح۔ اے نرنکار بیشمار انسان ایسے ہیں۔ کہ جو لوگ کے حامل
ہیں۔ اور تارک الدنیا بنے رہتے ہیں۔ لذّات محسوسات اور دنیوی
جاہ و جلال میں دل نہیں لگاتے۔ ہمیشہ اپنے نفس کو قابو میں رکھتے
ہیں۔ اور کسی اندری کو سرکش نہیں ہونے دیتے۔ یا یوں معنی
ہو سکتے ہیں۔ کہ بیشمار یوگ کے ذریعہ سے دل میں اُداس رہتے
ہیں۔ مطلب واضح ہے ॥੧੭॥

ਅਸੰਖ ਭਗਤ ਗੁਣ ਗਿਆਨ ਵੀਚਾਰ ॥ اسنکھ بھگت گن گیان بچار

بیشمار عابد صفات اور معرفت کا وچار کرتے ہیں ٭

شرح - یعنی اے نرنکار بیشمار عابد تیری صفات اور معرفت پر غور و فکر کرتے ہیں یعنی تمام قسم کی ریاضتوں اور ظاہری عبادتوں سے کنارہ کش ہو کر صرف تیری حمد و ثنا اور حمد میں مصروف رہتے ہیں -

اسنکھ ستی اسنکھ داتار

ਅਸੰਖ ਸਤੀ ਅਸੰਖ ਦਾਤਾਰ

بیشمار متقی اور بیشمار سخی ہیں ٭

شرح - اے پروردگار عالم بے شمار انسان متقی و پرہیزگار ہیں - کہ جو ہمیشہ اعمال حسنہ اور افعال صالحہ کو مد نظر رکھتے ہیں - اور بے شمار سخی ہیں - کہ جو غربا اور مساکین کو زر و مال دیتے ہیں - خلاصہ یہ ہے کہ بعض انہیں امور کو باعث رستگاری تصور کرتے ہیں

اسنکھ سور مُہنہ بھکھ سار

ਅਸੰਖ ਸੂਰ ਮੁਹ ਭਖ ਸਾਰ ।

بیشمار شجاع ہیں - کہ جو منہ پر لوہے کی ضرب سہتے ہیں -

شرح - سار آہن کو کہتے ہیں - یعنے اے نرنکار بیشمار انسان ضمن جنگ ... ضرب ... برداشت کرتے ہیں

اور اس کو باعث نجات خیال کرتے ہیں بھکھ سار کھانیکو کہتے
ہیں۔ یعنے مہنہ پر ضرب شمشیر کھاتے ہیں۔ بھکھ کے معنے بہا کھنے
سار کے بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ جس کے معنے کہنے کے ہیں۔ یعنی
بعض ایسے دلیر ہیں۔ جو بلا خوف کسی کے سار یعنی حق الامر
کو مُنہ سے کہہ دیتے ہیں۔ یعنی سچ بولنے کو ہی ذریعہ نجات
کا سمجھتے ہیں۔

اسنکھ مون لِولائے تار ਅਸੰਖ ਮੋਨਿ ਲਿਵ ਲਾਇ ਤਾਰ
بیشمار لب بند ہو کر تصور میں مستغرق رہتے ہیں۔

شرح۔ یعنی اے نرنکار بیشمار انسان خاموشی اختیار کرکے
تیری تصور اور یاد میں مستغرق رہتے ہیں۔ اور اسی کو باعث
نجات سمجھتے ہیں۔ اہل ہنود میں بہت ایسے فقیر ہوتے ہیں کہ
جو کبھی مُنہ سے نہیں بولتے۔ تاکہ گناہ کرنے اور جھوٹ بولنے
سے بچے رہیں۔ ਕੁਦਰਤਿ ਕਵਣ ਕਹਾ ਵੀਚਾਰੁ

ਵਾਰਿਆ ਨ ਜਾਵਾ ਏਕ ਵਾਰ ਜੋ ਤੁਧੁ ਭਾਵੈ ਸਾਈ
ਭਲੀ ਕਾਰ। ਤੂ ਸਦਾ ਸਲਾਮਤਿ ਨਿਰੰਕਾਰ ॥੧੭॥

قدرت کون کہاں ویچار ٭ واریا نہ جاواں اِک وار
جو تدھ بھاوے سائی بھلی کار ٭ تو سدا سلامت نرنکار

اے نرنکار میں آپ کی کس کس قدرت کا غور و فکر کروں.
میں ایک دفعہ بھی آپ کے اوپر سے قربان ہونے کے لائق
نہیں ہوں۔ جو تیری رضا ہے۔ وہی درست ہے تو دایم قایم ہے
اے نرنکار۔ اِس کا مطلب سولہویں پوڑی میں درج ہو چکا ہے.
خلاصہ کل پوڑی کا یہ ہے۔ کہ گو بیشمار طریقے عبادت اور پرستش
اور زہد اور تقوے کے ہیں۔ مگر درست صرف وہی طریق ہے.
کہ جو نرنکار کی مرضی کے پورا کرنیوالا ہے یعنی رضا و تسلیم کا مرتبہ
سب سے اعلےٰ اور برتر ہے ٭

پوڑی ہشتدہم

نیک اعمال کا ذکر کرکے اب گوروجی بد اعمال اشخاص کا ذکر
فرماتے ہیں ٭

اسنکھ مورکھ اندھ گھور

असंख मूरख अंध घोर

بیشمار جاہل اور اندھے ناپاک ہیں ؛

شرح - جاہل سے مراد اُن لوگوں سے ہے. کہ جو معرفت الہٰی سے بے خبر ہیں - اور اندھے مراد گمراہ سے ہے. کہ جسکی گیان کی آنکھ نابینا ہے - مطلب یہ ہے - کہ گورو جی فرماتے ہیں - اے نرنکار بہت سے بندے جاہل اور مطلق نابینا ہیں - کہ جن کی آنکھ تیری صنعت کو نہیں دیکھ سکتی - اور نہ اِن کے دل تیری معرفت سے آشنا ہیں ؛

اسنکھ چور حرام خور   ਅਸੰਖ ਚੋਰ ਹਰਾਮਖੋਰ

بیشمار چور اور حرام خور ہیں ؛

شرح - یعنی اے نرنکار بیشمار بندے چوری کرتے ہیں - اور ہمیشہ حرام کا مال کھاتے ہیں - اپنے قوت بازو سے قوت حاصل نہیں کرتے - حرام کے لفظی معنے منع کرنیکے ہیں اصلاح میں اُن چیزوں کا نام ہے - کہ جنکا استعمال دھرم کے رُو سے ناروا اور ناجائز ہے - اِسی لئے اِن کے استعمال کو منع کیا گیا ہے - جو لوگ قوت بازو سے روزی حاصل کرنیکو توانا نہیں

ہیں۔ ان کے لئے مانگ کر کھانا روا ہے۔ مثلاً اندھا۔ لنگڑا۔ لولا۔
بیمار۔ مگر جو قوّتِ بازو سے روزی حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر وہ
مانگیں تو حرام ہے۔ ہندوستان میں ایک بھاری تعداد ایسے
اشخاص کی ہے۔ کہ جو قوّتِ بازو میں پہلوانوں کے برابر
ہوتے ہیں۔ مگر پھر بھی مانگ کر کھانے کو گویا ایک پیشہ تصوّر
کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو حرام خور کہا جاتا ہے۔

ਅਸੰਖ ਅਮਰ ਕਰਿ ਜਾਹਿ ਜੋਰ ॥ اسنکھ امر کر جاہہ زور

بیشمار زور سے یعنے زبردستی سے حکم کر جاتے ہیں ؛

شرح۔ امر بفتح اوّل و سکون ثانی عربی میں حکم کا نام ہے
یعنی اے نرنکار بیشمار بندے اِس دُنیا میں جابرانہ حکم کرکے آخر
چلے جاتے ہیں۔ پھر نشان تک اُن کا باقی نہیں رہتا۔

بیت

خبر داری از خسروانِ عجم ؛ کہ کردند بر زیر دستاں ستم

اسنکھ گل وڈھ ہتیا کماہہ ਅਸੰਖ ਗਲਵਢ ਹਤਿਆ ਕਮਾਹਿ

بیشمار گلو تراشی کرکے پاپ کماتے ہیں ؛

شرح - یعنے اے نرنکار بیشمار لوگ جانوروں اور انسانوں کو قتل کر کے گناہ کرتے ہیں یعض ناپاک ایسے ہیں۔ کہ انسانوں کو قتل کرتے ہیں۔ خواہ دشمنی سے خواہ اس غرض سے کہ انکے مال و متاع پر قبضہ کریں۔ اورنگ زیب نے اپنے بھائیوں کو بادشاہی حاصل کرنیکے لئے قتل کیا۔ اور وہ کام کیا کہ جس کا صادر ہونا حیوانات سے بھی ناممکن ہے۔ بہت لوگ کھانے کے لئے حیوانات کو ذبح کرتے ہیں۔ یہ نہیں سمجھتے کہ وہ بھی مثل ہمارے ذی روح ہیں۔ اور ان کو بھی مانند ہمارے تکلیف ہوتی ہے۔ گلا کاٹنے سے مراد سخت ظلم کرنے سے بھی ہو سکتی ہے۔ مگر اصل مراد یہاں گورو جی کی گلا کاٹنے سے جیو ہنسا سے ہی ہے۔ جو مہا پاپ ہے ؛

ਅਹਿੰਸਾ ਪਰਮੋ ਧਰਮਹ ॥

مشہور قول ہے۔ یعنی جانداروں کو قتل نہ کرنا اعلےٰ دھرم ہے۔ اگر اس کو الٹا جائے۔ تو یوں ہوگا۔ کہ جانداروں کو قتل کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ فی الحقیقت جو انسان زبان کے ذائقہ

کی خاطر غریب حیوانات کے گلو پر کارد پھیر تے ہیں۔ بڑے گنہگار ہیں ؞

اسنکھ پاپی پاپ کر جاہِہ

بیشمار گنہگار گناہ کرکے چلے جاتے ہیں ؞

شرح ۔ اے پروردگار بہت سے ایسے انسان ہیں۔ کہ وہ پہلے جنم میں بھی پاپی تھے ۔ اور اب پھر پاپ کرکے دُنیا سے چلے جاتے ہیں۔ یعنی انہوں نے آئندہ کے لئے کچھُ عبرت حاصل نہیں کی۔

اسنکھ کوڑیار کوڑے پھراہِہ

بیشمار کاذب ہیں کہ جو جھوٹ بولنے میں سرگرداں ہیں ؞

شرح ۔ اے نرنکار بیشمار لوگ ہمیشہ جھوٹ بولنے ہی میں لگے رہتے ہیں۔ جھوٹ بول کر لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ اور ذرہ دل میں خائف نہیں ہوتے ؞

اسنکھ ملیچھ مل بھکھ کھاہِہ

بیشمار ناپاک ناپاک کھانا کھاتے ہیں ؞

شرح۔ اے نرنکار بہت لوگ جو ناپاک ہیں۔ناخوردنی اشیاء کھاتے ہیں۔ مل کے معنے میلے یعنی ناپاک کے ہیں۔ اور بھکھ خوراک کو کہتے ہیں ۔ مُراد اِس سے گوشت اور شراب وغیرہ سے ہے۔ کہ جنکا رواج بکثرت لوگوں میں ہو رہا ہے ۔ گوشت کے کھانے سے اِنسان بے رحم اور سنگدل ہو جاتا ہے اور نیز قتل حیوانات کا مرتکب ہوتا ہے ۔ کہ جو گناہ عظیم ہے۔ شراب کے نقصان ہر کہہ ومہ پر روشن ہیں۔ اسکو سب نے ام الخبایث کا خطاب دیا ہے ۔ اسکو پی کر انسان بے تمیز ہوتا ہے۔ اور طرح طرح کے ناواجب حرکات کا مصدر بنتا ہے پس سب کو اِن ناپاک کھانوں سے پرہیز لازم ہے۔ تاکہ اُن کے استعمال سے دِل ناپاک نہ ہو ؛

ਅਸੰਖ ਨਿੰਦਕ ਸਿਰਿ ਕਰਹਿ ਭਾਰੁ ॥ اسنکھ نندک سر کریں بھار ॥

بیشمار مذمت کرنیوالے اپنے سر پر بوجھ جمع کر رہے ہیں ؛

شرح۔ اے نرنکار! بیشمار غیبت کرنیوالے دوسروں کی مذمت کرتے ہیں۔ اور اپنے سر پہ گناہوں کا بار جمع کرتے

ہیں۔ لوگوں کی مذمت اور بدگوئی کرنا بھی گناہ ہے۔ پس جو بدگوئی کرتا ہے۔ اُسکا عذاب اُسکے سر پر ہوتا ہے۔ انسان کو لازم ہے۔ کہ غیبت اور بدگوئی وغیرہ افعال شنیع سے مجتنب رہے۔

نانک نیچ کہے ویچار ਨਾਨਕ ਨੀਚ ਕਹੈ ਵੀਚਾਰ

نانک بد اعمال لوگوں کے احوال کو بیان کرتا ہے ؛

شرح۔ اے نرنکار ایسا حال بد اعمال اشخاص کا ہے۔ جو میں نے آپکے حضور میں بیان کیا ہے۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ لفظ نیچ کو گورو مہاراج نے کسر نفسی سے اپنی نسبت استعمال کیا ہے۔ اور اِس طرح معنے کرتے ہیں۔ کہ ناچیز نانک اِس احوال کو غور کرکے کہتا ہے۔ یعنی گورو جی فرماتے ہیں۔ کہ جو میں نے بیان کیا ہے۔ غور اور تحقیق کے بعد کیا ہے۔ مگر چونکہ اِس تمام پوڑی میں بد اعمال لوگوں (نیچوں) کا ذکر کیا ہے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ نیچ دوسرے لوگوں سے متعلق ہے ؛

ਵਾਰਿਆ ਨ ਜਾਵਾ ਏਕ ਵਾਰ ਜੋ ਤੁਧ ਭਾਵੈ ਸਾਈ ਭਲੀ
ਕਾਰ ਤੂ ਸਦਾ ਸਲਾਮਤਿ ਨਿਰੰਕਾਰ ॥੧੮॥

وارہ یا نہ جاواں ایک بار ؛ جو تدھ بھاوے سائی بھلی کار

توسدا سلامت نرنکار

اے نرنکار میں ایک دفعہ بھی آپ کے اُوپر سے قربان ہونے کے لائق نہیں ہُوں ۔ جو تجھ کو منظور ہے وہی درست ہے ۔ تو دایم سلامت ہے ۔ اِس کا مطلب سولہویں پوڑی میں درج ہو چکا ہے ؛

پوڑی نوزدہم

[illegible] یہ پوڑی بھی مناجات میں ہے

اسنکھ ناؤ اسنکھ تھاؤ

بیشمار نام اور بیشمار مکان ہیں ؛

شرح ۔یعنی اے نرنکار آپ کے بیشمار ہی نام ہیں اور بیشمار ہی مکان ہیں ۔ گورو جی فرماتے ہیں ۔ کہ اُس کردگار عالم کا

نہ کوئی خاص اسم ہے۔ اور نہ خاص مکان۔ بلکہ اسمائے
الٰہی بیشمار ہیں۔ اور بیشمار ہی مکانات جس نام سے کوئی اسکو
پکارتا ہے۔ وہ سُنتا ہے۔ اللہ خدا۔ ایشور۔ گاڈ مختلف اسمائے
اسکے نزدیک یکساں ہیں۔ جس طرح گھاٹ کی تمام کشتیاں
پار اُتارنے کو توانا ہوتی ہیں۔ اِسی طرح ایشور کے تمام نام نجات
بخشنے والے ہیں۔ کوئی خاص اسکا مکان نہیں ہے۔ وہ ہرجگہ
حاضر و ناظر ہے۔ جہاں کوئی اُسکو یاد کرتا ہے۔ وہیں اُس کو
موجود پاتا ہے۔ اگر بیت اللہ اُس کا گھر ہے۔ تو ہر مندر
بھی اُسی کا مکان ہے۔

اگم اگم اسنکھ لوئے [illegible]

نایاب سے نایاب بیشمار عالم ہیں ؛

شرح - یعنی اے پروردگار ایسے بے شمار عالم اور جہان
ہیں۔ کہ جہاں انسان جا نہیں سکتا۔ اگم ہندی میں اُس چیز
کو کہتے ہیں۔ کہ جو گمن سے باہر ہو۔ گمن کے معنے جانے اور
چلنے کے ہیں۔ یعنی ایسے مقامات کہ جہاں کسی کی بھی

رسائی نہیں ہو سکتی۔ لکھوکھا اجسام فلکی اور اجرام سماوی ہیں۔
کہ جہاں جانا تو درکنار اُن کے ناموں سے بھی واقفیت نہیں
ہے۔ خلاصہ یہ ہے۔ کہ کردگار عالم کی پیدائیش لاانتہا ہے
اسنکھ کہیں سر بہار ہوئے ਅਸੰਖ ਕਹਹਿ ਸਿਰਿ ਭਾਰੁ ਹੋਇ
بیشمار کہنے سے بھی سر پہ دوش ہوتا ہے ؛

شرح۔ یعنی اے نرنکار آپ کی مخلوقات اور مصنوعات کو
بیشمار کہنے سے بھی دوش میں داخل ہے۔ بلکہ اِن کی کوئی انتہا
ہی نہیں ہے۔ لاانتہا بھی اصل میں ایک انتہا ہے۔ اس
بارہ میں خاموشی بجا ہے۔ ایک عام محاورہ ہے کہ میں اپنے
سر پہ بھار نہیں لینا چاہتا۔ جس سے مراد دوش سے ہوتی
ہے ؛

اسی محاورہ میں یہاں بھار۔ کا لفظ استعمال کیا گیا ہے بعض
شارحین نے اس شبد کے معنے اسطرح کئے ہیں۔ کہ بیشمار
لوگ سر کے بل ہو کر ایشور کو یاد کرتے ہیں۔ مگر یہ عبارت اور
مضمون سے چسپاں اور مربوط نہیں ہیں ؛

ਅਖਰੀ ਨਾਮੁ ਅਖਰੀ ਸਾਲਾਹ اکھریں نام اکھریں سالاہ
حروف ہی کے ذریعہ سے آپ کے نام لکھے جاتے ہیں۔ اور حروف ہی کے ذریعہ سے آپ کی حمد تحریر کی جاتی ہے۔

شرح۔ ہندی زبان میں تعریف کرنے کو سراہنا کہتے ہیں۔ سالاہ کا لفظ شائد اسی سے نکلا ہے۔ کیونکہ اکثر رے کو لام سے بدل دیا جاتا ہے۔ یا شائد یہ عربی کا لفظ صلاح ہے۔ مگر اس کے معنے تعریف کے نہیں ہیں۔ بلکہ نیکی کے ہیں۔ بہرحال یہاں اس کے معنے حمد و ثنا کے ہیں ؛

اکھریں گیان گیت گُن گا
حروف ہی کے ذریعہ سے معرفت کے نغمے اور صفات گائے جاتے ہیں ؛
ਅਖਰੀ ਗਿਆਨੁ ਗੀਤ ਗੁਣ ਗਾਹ

شرح۔ یعنے حروف ہی کے ذریعہ سے نغمہ ہائے معرفت ایزدی و سرودہائے صفات خداوندی گاتے ہیں۔ ہر زبان میں پروردگار عالم کی حمد و ثنا مرقوم ہے۔ کہ جس کو عاشقان الٰہی نہایت درد اور رقت سے گاتے ہیں ؛

ਅਖਰੀ ਲਿਖਣੁ ਬੋਲਣੁ ਬਾਣਿ — اکھریں لکھن بولن بان

حروف ہی میں لکھتے ہیں۔ اور بولتے ہیں کلام کو ؛

شرح - یعنی حروف ہی کے ذریعہ سے اے نرنکار لوگ تمہاری بانی یعنی کلام کو لکھتے ہیں۔ اور بولتے ہیں کہ جن کو سالکان راہ طریقت و معرفت ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں اور اس سے ہدایت حاصل کرکے نجات پاتے ہیں۔

ਅਖਰਾ ਸਿਰਿ ਸੰਜੋਗੁ ਵਖਾਣਿ — اکھران سر سنجوگ وکھان

حروف ہی سے نوشتہ پیشانی کا بیان ہوتا ہے ؛

شرح - یعنی یہ امر بھی حروف ہی میں مرقوم ہے کہ انسان نوشتہ پیشانی یعنی جنم گذشتہ کے اعمال کے مطابق منازل ومدارج پاتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے۔ کہ یہ امور کوئی قیاسی نہیں ہیں۔ بلکہ یقینی ہیں۔ کہ جنکا ثبوت دھرم کی کتب میں ملتا ہے

ਜਿਨਿ ਏਹਿ ਲਿਖੇ ਤਿਸੁ ਸਿਰਿ ਨਾਹਿ — جن ایہ لکھے تس سر ناہ

جو ان حروف کا کاتب ہے۔ اسکی پیشانی اُن سے پاک ہے

شرح - یعنے پرمیشور انسانوں کے اعمال کا کاتب ہے مگر اسکی

ذات اِس سے پاک ہے یعنی وہ خود محتاج بالغیر نہیں ہے
کُل موجودات اُسکی محتاج ہے۔ اور وہ قایم بالذات ہے اِس
شبد کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ جس نے یہ حروف لکھے
ہیں۔ وہ بری الذمہ ہے۔ نیک و بد کے جواب وہ خود انسان
ہیں۔ جیسا کوئی کرتا ہے۔ اُسکے مطابق وہ اُسکی تقدیر لکھتا ہے
یعنی اسکو اس کے اعمال کا اجر پہنچاتا ہے۔ بعض ناواقف
یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ جس حالت میں کہ تقدیر کا کاتب
خود نرنکار ہے۔ تو گویا وہ خود فاعل ہر نیک و بد کا ہے۔ اور
انسان مجبور۔ یہ اعتراض ناواقفی سے پیدا ہوتا ہے تقدیر لکھنے
سے گورو صاحب کی یہ مراد نہیں ہے۔ کہ نرنکار نے کل انسانوں
کا حال کسی لوح یا تختی کے اوپر لکھ رکھا ہے جیسا کہ بعض کا اعتقاد
ہے۔ ایسا ماننے سے اُس پاک اور شُدھ نرنکار کی ذات میں کئی
دوش عائد ہوتے ہیں۔ لکھتا وہ اسصورت میں اگر اسکو بھول جانے
کا اندیشہ ہوتا۔ اور جبکہ وہ نرا کار ہے۔ تو لکھنے وغیرہ سے پاک
ہے۔ کیونکہ یہ کام صاحب اعضاء کا ہے۔ وہ المشہور گیہ یعنی

دانائے کُل ہے۔ ماضی۔حال اور مستقبل تینوں زمانوں کا
حال اِس پر روشن ہے۔ اِسلئے سب انسانوں کے آئندہ حالات
کا اُسکو کامل علم ہے۔ کہ فلاں سے یہ کام سرزد ہوگا۔ اور فلاں
سے یہ۔ فلاں نیک کام کریگا۔ اور فلاں بد۔ محض اِسی خاطر سے
کہا گیا ہے۔ کہ وہ کاتب تقدیر ہے۔ اب غور کرنا چاہئے۔ کہ اگر
پرمیشور اپنے سردگنا سے سب انسانوں کے حالات کو جانتا ہے کہ جو
ہنوز وقوع میں نہیں آئے۔ تو اِس سے یہ نتیجہ نکالنا غلط ہے۔ کہ
اِس نے ویسا کرنے کے لئے انسانوں کو مجبور بھی کیا ہے۔ اِس
حال میں انسان کیونکر مجبور خیال کئے جا سکتے ہیں۔ اور کیونکر
وہ اپنے اعمال کی جوابدہی سے بری سمجھے جا سکتے ہیں۔ ایک
شخص عیّاشی اور فضول خرچی میں مصروف ہے۔ دانا شخص
اُس کے چلن سے دیکھ کر پہلے ہی یہ نتیجہ نکال لیگا۔ کہ وہ ضرور
ایکدن تنگدستی اور افلاس میں مُبتلا ہوگا۔ مگر کیا اُسکا ایسا جاننا
عیاش کو عیّاشی پر مجبور کرتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ پرمیشور نے
عقل کا چراغ ہر انسان کو اِسی واسطے دیا ہے۔ کہ وہ اسکی

روشنی میں گمراہ ہونے سے بچے ۔اور حق اور باطل میں تمیز کرے ۔انسان ہر طرح سے مختار بالفعل ہے ۔جو نیک و بد راست و ناراست وہ کرتا ہے ۔اپنے ارادہ سے نہ کہ حکم تقدیر سے پس وہ اپنے تمام افعال اور اعمال کا ذمہ وار اور جوابدہ ہے جو فرمائے تو تو پاوہ ਜੋ ਫੁਰਮਾਏ ਤੁਹੋ ਪਾਹ ।

جس جس طرح سے وہ حکم دیتا ہے ۔اُسی طرح سے وہ پاتے ہیں ۔**شرح** ۔یعنی جیسا اجر انسان کو نرزکار اعمال کا دیتا ہے ویسا ہی وہ حاصل کرتے ہیں ۔خلاصہ یہ ہے ۔کہ انسان جو کام کرتا ہے ۔اُسکی جوابدہی اس کے سر پر ہے ۔اور اسکو اپنے اعمال کا اجر ضرور بھوگنا پڑتا ہے ؎

شعر

گندم از گندم بروید جو ز جو ؎ از مکافات عمل غافل مشو

جیتا کیتا تیتا نانو ਜੇਤਾ ਕੀਤਾ ਤੇਤਾ ਨਾਉ

جسقدر اُس نے پیدا کیا ہے ۔سب اُس کے نام کا مظہر ہے **شرح** ۔یعنی جسقدر مصنوعات ہیں ۔سب اس صانع حقیقی کی

شان کو ظاہر کرتی ہیں۔ ہر ایک برگ اور ہر ایک کاہ سے اُسکی
اسکی عظمت اور قدرت کا نشان ملتا ہے۔ شمس و قمر باران و
ابر۔ برگ و شجر۔ غرض ذرہ ذرہ سے اُسکی ہستی کا ثبوت ملتا ہے

ਵਿਣ ਨਾਵੈ ਨਾਹੀ ਕੋ ਥਾਉ
وِن نانوے ناہیں کو تھانو

اُسکے نام کے بغیر کوئی جگہ نہیں ہے ؛

شرح - یعنی وہ ہر جگہ ناظر و حاضر ہے۔ سرب ویاپک ہے
کوئی مکان اس سے خالی نہیں ہے۔ جدھر دیکھتا ہوں۔ اُدھر
توہی تو ہے۔ آفتاب اسی کی روشنی سے منوّر ہے۔ ماہتاب
میں اُسی کے تجلّے کی رونق ہے۔ پھولوں میں اُسیکی نکہت
ہے۔ اور سرسبز پتّوں میں اُسیکی نضارت

ਕੁਦਰਤ ਕਵਨ ਕਹਾਂ ਵਿਚਾਰ ਵਾਰਿਆ ਨ ਜਾਵਾਂ
ਏਕ ਵਾਰ ਜੋ ਤੁਧ ਭਾਵੇ ਸਾਈ ਭਲੀ ਕਾਰ ਤੂ ਸਦਾ
ਸਲਾਮਤ ਨਿਰੰਕਾਰ ॥

قدرت کون کہاں ویچار ؛ واریا نہ جاواں ایک وار
جو تُدھ بھاوے سائی بھلی کار ؛ تو سدا سلامت نرنکار

اے نرنکار میں تیری کس کس قدرت کا بیان کروں۔ میں ایک
دفعہ بھی تیرے اوپر سے تصدق ہونے کے لائق نہیں ہوں۔
جو تجھ کو منظور ہے۔ وہی کام درست ہے۔ تو دایم قایم اور سلامت
ہے۔ اسکا مطلب سولھویں پوڑی میں درج ہو چکا ہے۔

پوڑی بستم

اب گورو جی مہاراج صفائی باطنی کا بیان فرماتے ہیں:

ਭਰੀਐ ਹਥੁ ਪੈਰੁ ਤਨੁ ਦੇਹ ॥ ਪਾਣੀ ਧੋਤੈ ਉਤਰਸੁ ਖੇਹ ॥

پھریئے ہتھ پیر تن دیہہ ؛ پانی دھوتے اُترس کھیہہ
اگر ہاتھ اور پاؤں اور جسم خاک سے آلودہ ہو جائے۔ تو وہ
آلودگی پانی کے دھونے سے دُور ہو سکتی ہے ؛

شرح - گورو جی فرماتے ہیں۔ کہ جسم انسانی نہانے سے پاک
ہو سکتا ہے۔ یعنی ظاہری آلودگی انسان کی نہانے دھونے سے
دور ہو سکتی ہے۔ ہر انسان اپنی صحت قایم رکھنے کیواسطے
اپنے اعضاء اور جسم کو پاک و صاف رکھتا ہے۔ تن اور دیہہ ہر

دو الفاظ مرادف ہیں۔

ਮੂਤ ਪਲੀਤੀ ਕਪੜੁ ਹੋਇ ਦੇ ਸਾਬੂਣ ਲਈਐ ਓਹੁ ਧੋਇ

موت پلیتی کپڑ ہوئے ॥ دے صابون لئے اوہ دھوئے

اگر کپڑا بول سے ناپاک ہو جائے۔ تو اُس کو صابون سے پاک کرتے ہیں ॥

شرح - یہ دوسری مثال گورو جی ظاہری پاکیزگی کی دیتے ہیں۔ کہ جب جامہ بول و براز وغیرہ سے ناپاک ہو جاتا ہے۔ تو اسکو صابون وغیرہ سے دھو کر پاک کر لیا جاتا ہے۔ یعنی جس طرح انسان جسم کے صاف رکھنے کو ضروری سمجھتے ہیں۔ اسی طرح لباس کے پاکیزہ رکھنے کو لازمی خیال کرتے ہیں۔ اور کبھی ان اُمور سے غافل نہیں ہوتے۔ ہر روز نہاتے ہیں۔ اور صاف کپڑے بدلتے ہیں۔ تاکہ وہ دوسروں میں ذلیل نہوں اور اِن کی حیثیت میں فرق نہ آئے۔

ਭਰੀਐ ਮਤ ਪਾਪਾਂ ਕੇ ਸੰਗ ਓਹ ਧੋਪੈ ਨਾਵੇਂ ਕੇ ਰੰਗ

بھریئے مت پاپاں کے سنگ ॥ اوہ دھوپے ناویں کے رنگ

اگر عقل گناہوں سے ناپاک ہو جائے۔ تو وہ پرمیشور کے نام سے پاک ہو سکتی ہے؛

شرح۔ گوروجی فرماتے ہیں۔ کہ اگر عقل انسانی بُرے کاموں کے کرنے سے ناپاک ہو جائے۔ تو مثل جسم کے صابون وغیرہ سے پاک نہیں ہو سکتی۔ بلکہ وہ خداوند پاک کے پاک نام سے ہی پاک ہو سکتی ہے۔ یعنی بغیر پرماتما کی مہربانی کے انسان کا ناپاک آتما شُدھ نہیں ہو سکتا۔ مت سے مُراد آتما سے ہے۔ پس جسطرح انسان ظاہری صفائی کو ضروری سمجھتا ہے۔ اُسیطرح اُسکو لازم ہے۔ کہ باطنی صفائی کو بھی ضروری سمجھے۔ بلکہ ظاہری صفائی سے باطنی صفائی زیادہ ضروری ہے کیونکہ اُس سے جسم پاک ہوتا ہے۔ اور اُس سے روح ظاہری صفائی نجات کے لئے مطلوب نہیں ہے۔ بلکہ اِسکا سارا انحصار باطنی صفائی پر ہے۔ اسلئے کل انسانوں کو واجب ہے۔ کہ اپنے آتما کے پاک وصاف کرنے میں کوشش کریں۔ اور ظاہری صفائی سے باطنی صفائی کو زیادہ ضروری سمجھیں۔

گورو جی کے اِس مبارک قول سے صاف ثابت ہے کہ تیرتھوں
وغیرہ پر نہانے سے سوائے جسم کی صفائی کے اور کچھ حاصل نہیں
ہوتا۔ آتما کی صفائی وہاں نہانے سے ہرگز حاصل نہیں ہوتی
اِس کے پاکیزہ بنانے کے لئے سوائے پرمیشور کے پاک
نام کے اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ جب تک اِنسان کا دل
پاک اور صاف نہ ہو۔ تمام تیرتھ اور جاترا کرنا عبث ہے
ٹھیک گورو جی کے اس قول کا مصداق منو جی کا ایک شلوک
ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ अद्भि गात्राणि शुध्यन्ति मनः सत्येन
शुध्यति ॥ विद्या तपोभ्यां भूतात्मा बुद्धिर्ज्ञानेन शुध्यति

ترجمہ۔ پانی سے بدن ست سے من برہم بدیا اور تپسیا
سے بہوتاتما یعنے لنگ شریر سہت جیو آتما اور گیان سے
عقل پاک ہوتی ہے۔

ਪੁੰਨੀ ਪਾਪੀ ਆਖਣ ਨਾਹਿ — پنی پاپی آکھن ناہہ
نیک و بد اِنسان صرف کہنے ہی سے نہیں ہو جاتا۔

شرح ۔یعنی کوئی شخص محض کہنے سے کہ فلاں بُرا ہے۔ اور فلاں اچھا۔ نیک یا بد نہیں ہو سکتا۔ بعض یوں بھی معنے کرتے ہیں۔ کہ نیک و بد انسانوں کا صرف نیک یا بد کہے جانے پر ہی چھٹکارا نہیں ہو جاتا۔ بلکہ

ਕਰ ਕਰ ਕਰਣਾ ਲਿਖ ਲੈ ਜਾਹ
کو کر کرنا لکھ لے جاہ

شرح۔ یعنے انسان نیک و بد صرف کہنے سے نہیں ہوتا بلکہ اپنے اعمال اور افعال سے۔ کہ جنکا حساب پرمیشور رکھتا ہے۔ نہ بذریعہ تحریر کے بلکہ سروگیہ ہونے سے اس سے پہلے شبد کے دُوسری قسم کے معنے کرنیکی صورت میں اس شبد کے اِسطرح معنے ہونگے۔ کہ انسانوں کو اپنے اعمال کا جواب دینا پڑیگا۔ یعنی اُنکے نیک یا بد کہے جانے پر ہی انکی رستگاری نہیں ہو جاتی۔ بلکہ اُنکو اپنے اعمال کی سزا و جزا اُٹھانی پڑتی ہے۔ کر کر کے معنے ہاتھ ہاتھ کے بھی ہو سکتے ہیں۔

ਆਪੇ ਬੀਜ ਆਪੇ ਹੀ ਖਾਹੁ
آپے بیج آپے ہی کھاہ

خود ہی بو اور خود ہی اُسکا پھل کھاہ ؛

شرح - گورو جی انسان کی جانب مخاطب ہو کر فرماتے ہیں
کہ جیسا تو تخم بوئیگا - ویسا ہی خود اُسکا پھل کھائیگا۔ تیرے
اعمال کا جواب وہ کوئی دوسرا نہ ہوگا۔ جیسی کرنی ویسی بھرنی۔
شعر - گندم از گندم بروید جو ز جو ؛ از مکافاتِ عمل غافل مشو
الدنیا مزرعۃ الآخرت - انسان اپنے خویش و اقارب کیخاطر
طرح طرح کے فریب کرتا ہے - اور جھوٹ بولتا ہے - یہ
سب بوجھ اُسی کی گردن پر ہے - کوئی دوسرا جس کی
خاطر وہ پریشان ہوتا پھرتا ہے - اس کے گناہوں کی سزا
نہ اُٹھائیگا - انسان کو لازم ہے - کہ عمرِ عزیز کو غنیمت سمجھے
اور ہمیشہ نیک اعمال کرے - تاکہ نیک اجر حاصل کرے -
بداعمالی کا اجر نیک ملنا محال ہے - گندم کے کھیت سے
جَو اور جَو کے کھیت سے گندم کی توقع رکھنا نادانی ہے ؛

شعر

ہر آنکہ تخم بدی کشت وچشم نیکی داشت ؛ دماغ بیہودہ پُخت وخیال باطل است
نیک اعمالی کا اجر راحت اور بد اعمالی کی پاداش مصیبت اور

ہلاکت ہے۔

ناںک حکمی آدھ جاہ — ਨਾਨਕ ਹੁਕਮੀ ਆਵਹੁ ਜਾਹੁ

نانک صاحب فرماتے ہیں۔ بموجب حکم کے آ اور جا۔

شرح۔ یعنی نرنکار کے حکم کے بموجب انسان پیدا ہوتا اور مرتا ہے۔ اعمال کی پاداش میں انسان دائرہ تناسخ میں چہ خزن ہوتا ہے۔ بار بار پیدا ہوتا اور مرتا ہے۔ پس انسان کو لازم ہے کہ نیک اعمال اختیار کرے۔ تاکہ اس دور سے نجات حاصل ہو۔

پوڑی بست وپکم

گوروجی باطنی صفائی اور قلبی پاکیزگی کی عظمت کو پھر اس پوڑی میں فرماتے ہیں۔ طالبِ حق نے سوال کیا۔ کہ اے ہادیئے برحق! آپ نے فرمایا ہے کہ باطنی صفائی سوائے دردِ حق کے حاصل نہیں ہوتی۔ مگر عوام الناس کہتے ہیں کہ تیرتھ جاترا کرنے سے انسان شُدھ ہو جاتا ہے۔ اسکے جواب میں گوروجی فرماتے ہیں۔

ਤੀਰਥ ਤਪ ਦੈਆ ਦਤ ਦਾਨ ਜੇ ਕੋ ਪਾਵੈ ਤਿਲ ਕਾ ਮਾਨ

تیرتھ تپ دیا دت دان ؛ جے کو پاوے تِل کا مان

تیرتھ۔ تپ۔ دیا۔ اور دان سے اگر کوئی عزّت حاصل کرسکتا ہے۔ تو صرف ایک تِل کے برابر ؛

شرح۔ گورو جی فرماتے ہیں۔ کہ تیرتھوں پر نہانے۔ ریاضت کرنے اور سخاوت کرنے سے آدمی صرف دنیوی عزّت حاصل کرسکتا ہے۔ اِس سے زیادہ نہیں۔ حقیقی شرف اور عزّت حاصل نہیں ہوتی ؛

ਸੁਣਿਆਂ ਮੰਨਿਆਂ ਮਨ ਕੀਤਾ ਭਾਉ ਅੰਤ੍ਰਗਤ ਤੀਰਥ ਮਲ ਨਾਉ

سُنیا منیا من کیتا بھاؤ ؛ انترگت تیرتھ مل نہاؤ

سُننا اور اُسکو ماننا اور اُسپر یقین کرنا حقیقی تیرتھ ہے۔ اسمیں ململ کر نہا۔ **شرح**۔ یعنی حقیقی تیرتھ انسان کے لئے نرنکار کی مہماں کا سُننا ہے۔ نہ صرف سُننا۔ بلکہ پرمیشور کو ماننا اور اُسکی ہستی پر کامل یقین کرنا یہی وسیلہ نجات کا ہے۔ اِنسان کو لازم ہے کہ اِس اصلی اور حقیقی تیرتھ میں خوب اچھی طرح نہاوے۔ یعنی

خداوند کے نام کو سُنے۔ اُسکو مانے اور پھر اُس پر یقین کرے
خلاصہ یہ ہے۔ کہ شرون۔ منن اور ندھیاسن کرنے سے انسان
شرف حاصل کر سکتا ہے۔ جسنے علم الیقین و حق الیقین کی
مدارج حاصل نہیں کی۔ اسکا تیرتھ جانا اور وہاں جود و بخشش
کرنا لا حاصل ہے۔ اب گورو جی درگاہ خداوندی میں عاجزی
کرتے ہیں ؛

ਸਭ ਗੁਣ ਤੇਰੇ ਮੈ ਨਾਹੀ ਕੋਇ
ਵਿਣੁ ਗੁਣ ਕੀਤੇ ਭਗਤਿ ਨ ਹੋਇ

سب گن تیرے میں ناہیں کوئے ؛ ون گن کیتے بھگت نہوئے
سب صفات تجھ میں ہیں۔ میں کچھ چیز نہیں ہوں۔ بغیر ہونے
صفات کے بندگی نہیں ہو سکتی ؛

شرح۔ گورو جی فرماتے ہیں۔ اے نرنکار سب صفات خداوندی
صرف تیری ہی ذات کو شایاں ہیں ؛

شعر مرا اور ارسد کبریا و منی ؛ کہ ملکش ، ؛ ہمیت دوانش غنی
ہیں ایک ناچیز بندہ ہوں۔ کوئی لیاقت یا وصف نیک مجھ میں
نہیں ہے۔ کہ جس کے سبب سے میں اپنے تئیں تیری عبادت

اور پرستش صدق دل سے کرتے ہیں۔ وہ تیرے عابد کہلائے
جانے کے لائق ہوتے ہیں۔ یہاں ਭਗਤਿ بھگتی اور بھگت
یعنی عبادت اور عابد دونوں کیواسطے سمجھا جاسکتا ہے۔ پہلی
صورت میں اِسطرح سے معنے ہونگے۔ کہ بغیر قابلیت اور
نیک اوصاف حاصل کرنے کے خداوند کی عبادت نہیں ہو
سکتی۔ اور دوسری صورت میں اِسطرح سے کہ بغیر قابلیت اور
نیک وصف حاصل کرنے کے انسان عابد نہیں ہوسکتا ਮੈ اِس
شبد میں ضمیرِ واحد متکلم کی ہے۔ نہ کہ حرف ربط جیسا کہ بعض شارحان
نے لکھا ہے۔ اگر میں ਮੈ کو سب گُن تیرے کے ساتھ ملایا جاوے
تو ਨਾਹੀ ਕੋਇ ناہیں کو" مہمل جملہ باقی رہ جاتا ہے پس معلوم
ہُوا ਮੈ ਨਾਹੀ ਕੋ ਇ میں ناہیں کوئے ایک جملہ ہے۔ جس کے
صاف یہ معنے ہیں۔ کہ میں کچھ چیز نہیں ہوں۔ ایسا گورو مہاراج
نے نرنکار کے حضور میں از راہ عجز و انکسار کہا ہے۔

ਸੁਅਸਤਿ ਆਥਿ ਬਾਣੀ ਬਰਮਾਉ
ਸਤਿ ਸੁਹਾਣੁ ਸਦਾ ਮਨਿ ਚਾਉ

سوستِ آتھ بانی برماؤ ست سہان سدا من چاؤ

برھم کی بانی کے معنے نجات کے دینے والے ہیں ؂

شرح ۔ سوست کے معنے کلیان یعنے نجات دہندہ کے ہیں ۔ آکھ کے معنے ارتھ یعنے معنے ۔ برھم کی بانی سے مُراد وید سے ہے یعنے اگر کوئی شخص وید کے معنے اور مطلب کو سمجھے ۔ اُس کو نجات حاصل ہو ۔ وید کلام معقول کو کہتے ہیں ۔ تمام کلام معقول کلام ربّانی ہے ۔ گو کسی جگہ کی ہو ۔ بغیر پیروی معقولات کے انسان شرف حاصل نہیں کرسکتا ؂

وہ بانی حق ہے اور پاکیزہ ہے ۔ میرے دل میں ہمیشہ اسکا ذوق وشوق رہتا ہے ؂

شرح ۔ گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ برھم کی بانی ست یعنی حق ہے ۔ اور نہایت پاک ہے ۔ اس بانی کے پڑھنے اور سُننے کا مجھ کو ہمیشہ شوق رہتا ہے ۔ یعنی میں سوائے معقول کلام کے اور کسی کلام کو پسند نہیں کرتا ۔ اب گورو جی مہاراج عالم کی پیدائش کا حال بیان فرماتے ہیں ۔ طالب حق سوال کرتا ہے ۔

ਕੌਨ ਸੁ ਵੇਲਾ ਵਖਤੁ ਕੌਨ ਕੌਨ ਵਾਰ ਕੌਨ ਸੇ ਰੁਤੀ ਮਾਹ ਕੌਨ
ਜਤ ਹੋਆ ਆਕਾਰ ।

کون سو ویلا وقت کون کون بقت کون وار ہ کون سورتی ماہ کون جبت ہوآ آکار
وہ کونسا وقت تھا۔ کونسا زمانہ تھا۔ کونسی تاریخ تھی۔ کیا دن تھا۔
کونسا موسم تھا۔ کونسا مہینہ تھا۔ کہ جب یہ عالم پیدا ہوا۔

شرح ۔ ویلا اور وقت یہاں ایک ہی معنے میں استعمال نہیں
کئے گئے ۔ بلکہ ان کے جدا جدا معنے ہیں۔ ویلے سے مراد وقت
سے ہے۔ مثلاً صبح و شام۔ اور وقت سے مراد زمانہ سے ہے یعنی
کس قدر زمانہ منقضی ہوا تھا۔ طالب پوچھتا ہے کہ یہ عالم کس وقت
اور کس زمانہ میں موجود ہوا تھا۔ تاریخ اور یوم کیا تھا موسم
اور مہینہ کیا تھا۔ اسکا جواب گورو جی مہاراج اسطرح سے دیتے ہیں

ਵੇਲ ਨ ਪਾਇਆ ਪੰਡਤੀਂ ਜੇ ਹੋਵੈ ਲੇਖ ਪੁਰਾਨ ।

ਵਖਤ ਨ ਪਾਇਓ ਕਾਦੀਆਂ ਜੇ ਲਿਖਨ ਲੇਖ ਕੁਰਾਨ

ویل نہ پایا پنڈتیں جے ہووے لیکھ پوران ۔ وقت نہ پایو قاضیاں جے لکھن لیکھ قران
اسوقت کو پنڈتوں نے بھی معلوم نہیں کیا۔ گو انہوں نے پوران

کو لکھا اور پڑھا۔ اور نہ وہ زمانہ قاضیوں کو معلوم ہے۔ کہ جو
احکام قرآنی اور مسائل فرقانی کی تفسیر لکھتے ہیں ؛

شرح۔ چونکہ گورو مہاراج کے زمانہ میں ہندوستان میں
دو ہی بڑے مذہب جاری تھے۔ یعنی مذہب اہل ہنود و اسلام اس
لئے انہوں نے ان دونو کے فضلا کا ذکر فرمایا ہے۔ یعنی گو مذہب
ہنود کے فاضل پنڈت پرانوں کے ماہر ہوتے ہیں۔ مگر پیدائش عالم
کا حال ان کو بالکل معلوم نہیں ہے۔ اسیطرح قاضی بھی اس
زمانہ سے ناواقف ہیں۔ قاضی حکم کنندہ کو کہتے ہیں۔ یعنے گو
وہ مسائل مذہب اسلام پر احکام لگاتے ہیں۔ مگر پیدائش عالم
کے بارے میں سراسر بے خبر ہیں۔ انکو کچھ معلوم نہیں ہے کہ
عالم کی پیدائش کب اور کسطرح ہوئی ؛

ਥਿਤਿ ਵਾਰੁ ਨਾ ਜੋਗੀ ਜਾਣੈ ਰੁਤਿ ਮਾਹੁ ਨਾ ਕੋਈ
تھت وار ناں جوگی جانے رُت ماہ ناں کوئی ؛

تاریخ اور دن جوگی کو بھی معلوم نہیں ہے۔ اور نہ کوئی موسم
اور ماہ سے واقف ہے ؛

شرح - طالبِ حق نے پھر سوال کیا کہ اے مہاراج جوگی غیب کا احوال جاننے والے ہوتے ہیں - انکو تو اس کا حال معلوم ہوگا اس پر گورو جی نے فرمایا کہ اس روز سے جوگی بھی ناواقف ہیں پیدائش عالم کا حال انکو بھی معلوم نہیں - تب طالب نے پوچھا کہ پھر پیدائش کا حال کس کو معلوم ہے - اس کا جواب گورو جی نے اسطرح سے دیا ؛

ਜਾਂ ਕਰਤਾ ਸ੍ਰਿਸਟੀ ਕੋ ਸਾਜੇ ਆਪੇ ਜਾਣੈ ਸੋਈ।

جاں کرتا سرشٹی کو ساجے آپے جانے سوئی ؛

جو خالق اس مخلوقات کو پیدا کرتا ہے - وہی اس کی حقیقت کو جانتا ہے -

شرح - یعنے سوائے کردگار عالم کے اور کوئی بھی پیدائش عالم کی حقیقت سے واقف نہیں ہے - اسکا سب بھید اُسی کو معلوم ہے -

ستف یوگی سے مراد ان سے ہے - کہ جو علم یوگ کے عامل ہوتے ہیں - جوگیوں کے فرقہ سے مراد [illegible]

ਕਿ ਕਰ ਆਖਾਂ ਕਿਵ ਸਾਲਾਹੀ ਕਿਉ ਵਰਨੀ ਕਿਵ ਜਾਣਾਂ

ਨਾਨਕ ਆਖਣ ਸਭ ਕੋ ਆਖੇ ਇਕ ਤੋਂ ਇਕ ਸਿਆਣਾ ।

کو کر آکھاں کو سالاہی کیو ورنی کو جاناں ۔ نانک آکھن سب کو آگھے

اِک تو اِک سیانا ؛

میں کیونکر بیان کروں ۔ کسطرح محدّت کروں ۔ کسطرح تیری حقیقت

کو تحریر کروں ۔ کسطرح جانوں ۔ اے نانک کہنے کو سب کوئی کہتے

ہیں ۔ ایک سے ایک زیادہ دانا ہے ؛

شرح ۔ اپنے کرد گار کی بزرگی کو بیان کرکے گورو جی مہاراج

از راہ عجز فرماتے ہیں ۔ کہ اے نرنکار میں کسطرح سے تیرے کارخانہ

قدرت کا حال بیان کروں ۔ کسطرح تیری تحمّدت کروں ۔ کس

طرح تیری حقیقت کو لکھوں ۔ اور کس طرح اس کو جانوں ۔

کہنے کو تو سب کوئی کہتے ہیں ۔ اور ایک سے ایک زیادہ دانا اور

فرزانہ موجود ہے ۔ مگر الحق کوئی بھی کچھ کہہ نہیں سکتا سب اپنی

اپنی جگہ عقل مطابق کہتے ہیں ۔ اور خیالی گھوڑے دوڑاتے ہیں

مگر آخر عاجز رہ جاتے ہیں ۔

ਵਡਾ ਸਾਹਿਬੁ ਵਡੀ ਨਾਈ ਕੀਤਾ ਜਾ ਕਾ ਹੋਵੈ ਨਾਨਕ ਜੇ
ਕੋ ਆਪੌ ਜਾਣੈ ਅਗੈ ਗਇਆ ਨ ਸੋਹੈ

وڈا صاحب وڈی نائیں کیتا جاں کا ہووے ؛ نانک جے کو
آپو جانے اگے گیا نہ سوہے ۔۲۱۔

وہ صاحب بزرگ ہے ۔ اُسکا نام بھی بزرگ ہے ۔ جسکے کرنے سے
سب کچھ ہوتا ہے ۔ اے نانک جو کہتا ہے ۔ کہ میں نے خود بخود
اُسکو جان لیا ہے ۔ وہ آگے عزت حاصل نہیں کرتا ؛

شرح ۔ گورو نانک جی فرماتے ہیں ۔ کہ وہ صاحب بزرگ ہے
اور اُسکا نام بھی بزرگ ہے ۔ سب کچھ اُس کے حکم سے ہوتا ہے
جو انسان خودی اور انانیت میں گرفتار ہوتا ہے ۔ وہ بارگاہِ حقیقی
میں ذلیل اور خوار ہوتا ہے ۔ آگے گیا نہ سوہے " کے یہ معنے بھی
ہو سکتے ہیں ۔ کہ وہ آگے نہیں جا سکتا ۔ یعنی وہ درگاہ حقیقی میں
باریاب نہیں ہوتا ۔ پس ہر انسان کو لازم ہے ۔ کہ عجز و انکساری کو
اختیار کرے ۔ اور خودی اور نخوت کو ترک کرے تا کہ درگاہ رحمان کے
سامنے اسکو شرف و عزت حاصل ہو ۔ ؎ بزرگاں نہ کردند در خود نگاہ

پوڑی بست و دوم

طالب معرفت نے سوال کیا کہ اے گورو جی مہاراج لوگ کہتے ہیں کہ سات آکاش اور سات پتال ہیں۔ اور اسیطرح عالموں کی بھی تعداد بتلاتے ہیں۔ ان کی اصل حقیقت کیا ہے۔ اس کے جواب میں گورو نانک صاحب فرماتے ہیں

ਪਾਤਾਲਾ ਪਾਤਾਲ ਲਖ ਆਗਾਸਾਂ ਆਗਾਸ ॥

ਓੜਕ ਓੜਕ ਭਾਲਿ ਥਕੇ ਵੇਦ ਕਹਨਿ ਇਕ ਵਾਤ

پاتالوں کے نیچے لاکھوں پاتال پاتال لکھ آگاساں آگاس
پاتال اور آسمانوں کے اوپر اوڑک اوڑک بھال تھکے وید کہن
اِک وات۔ لاکھوں آسمان ہیں۔ انتہا کو معلوم کرتے کرتے آخر
عاجز آگئے۔ یہی وید بھی کہتے ہیں۔

شرح۔ گورو جی فرماتے ہیں۔ کہ پاتالوں اور آگاسوں کا کوئی شمار نہیں ہے۔ لاکھوں ہی پاتالوں کے نیچے پاتال اور لاکھوں ہی آسمانوں کے اوپر آسمان ہیں۔

محققوں اور عالموں نے ہرچند کوشش کی کہ ان کے حالات دریافت کریں۔ مگر آخر عاجز آگئے۔ پہلے اوڑک کے معنی آخرالامر کے

ہیں۔ اور دوسرے اوڑک کے معنے انتہا کے ہیں۔ اس شبد
میں گورو جی مہاراج نے مسئلہ خلا کا بیان فرمایا ہے کہ جس کی
دریافت میں عقل انسانی حیران و سرگردان ہے۔ یہاں یہ نہیں
سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ آکاش اور پاتال کوئی مجسم اشیاء ہیں۔ کہ ایک
کے بعد دوسری واقع ہے۔ بلکہ آکاش نام انتہائے نظر انسان کا
ہے۔ اس انتہا کے بعد اگر دیکھا جائے تو اُسکے آگے بھی خلا ہے۔
غرض ایک انتہائے نظر کے بعد دوسری انتہائی نظر یعنے آسمان
پیدا ہو جاتا ہے۔ علےٰ ہذالقیاس فی الاصل آکاش اور پاتال
کے معنی واحد ہیں۔ آکاش اُس خلا کا نام ہے۔ جو اس کرۂ
زمین کے چاروں طرف محیط ہے۔ ہم اپنے اوپر کی خلا کو آکاش
اور نیچے کی خلا کو پاتال کہتے ہیں۔ تحت و فوق بھی دو مختلف
چیزیں نہیں ہیں۔ کبھی تحت و فوق ہو جاتا ہے۔ ہم اپنے سمت
الراس کو فوق اور سمت القدم کو تحت سمجھتے ہیں۔ مسئلہ خلا کی
حقیقت سمجھنے سے انسان کے سر میں چکر آتا ہے۔ عقل انسانی
اس امر کی مقتضی ہے۔ کہ خلا کی کوئی اور کہیں انتہا ہونی چاہیئے۔

مگر انتہا اگر مان لیں تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس کے آگے کیا شے ہے۔ اس شبد سے گوروجی نے ان لوگوں کے قول کی تردید فرمائی ہے۔ کہ جو کہتے ہیں۔ کہ سات آسمان اوپر ہیں اور سات نیچے" وید کہن اک وات" اسکے معنے بعض یوں بھی کرتے ہیں کہ وید صرف ایک ہی برھمانڈ کا حال بیان کرتے ہیں۔ اُن میں کُل برھمانڈوں کا بیان کس طرح سے ہو سکتا ہے۔ یہ معنے خالی از تاویل و تکلف نہیں۔ اور عبارت اور مضمون کیساتھ مربوط بھی نہیں ہیں۔ اسلئے معنے اوّل اچھے ہیں ؛

ਸੈਂਹਸ ਅਠਾਰਹਾਂ ਕੈਂਹਨ ਕਤੇਬਾਂ ਅਸਲੋਂ ਇਕਧਾਤ
ਲੇਖਾ ਹੋਵੇ ਤਾਂ ਲਿਖੀਏ ਲੇਖੇ ਹੋਵੇ ਵਿਣਾਸ ॥

سہس اٹھارہ کہن کتیبان اصلو اک دھات ؛
لیکھا ہوئے تہ لکھئے لیکھے ہوئے وناس ؛

کتب میں ہژدہ ہزار عالم مرقوم ہیں۔ فی الاصل ان کی حقیقت ایک ہی ہے۔ اگر حساب ہو تو لکھا جائے اور حساب سے اسکا خاتمہ ہو جائے ؛

شرح - گوروجی فرماتے ہیں - کہ گو کُتب میں ہژدہ ہزار عالم لکھے ہیں - مگر اِن کی علت ایک ہی ہے - یعنی سب مادّی ہیں - سب کی پیدائش مادہ یعنے پرمانو سے ہوئی ہے - مگر انسانی حساب اِس کی تشریح سے عاجز ہے - انسان اُن کی حقیقت کو بیان نہیں کر سکتا - کیونکہ اگر وہ اِن کی حقیقت کے بیان کرنے کو توانا ہوتا - تو وہ حقیقت آج سب کو معلوم ہوتی - لیکھے ہوئے وناس اِس شبد کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں - کہ خود حساب لکھتے لکھتے ختم ہو جاتا ہے - وناس کے معنے ناش ہونے کے ہیں - ہژدہ ہزار سے بعض شارحین نے گیتا کے اٹھارہ ہزار شلوکوں سے مراد لی ہے - مگر یہ معنے سیاق عبارت سے مربوط نہیں ہیں - جو معنے یہاں کئے گئے ہیں - وہی صحیح ہیں - ہر ربع مسکون یعنے شرقی و غربی و جنوبی و شمالی ہیں ۴۵۰۰ عالم ہیں اِس حساب سے کل ۱۸۰۰۰ عالم ہوئے - بعض ۷۰ ہزار عالم بیان کرتے ہیں - یعنی عقلیہ[1] - نوریہ[2] - روحیہ[3] - نفسیہ[4] - طبعیہ[5] - جسمیہ[6] - عنصریہ[7] - مثالیہ[8] - جمادیہ[9] - برزخیہ[10] - حشریہ[11] - جنانیہ[12] جہنمیہ[13] - اعراقیہ[14] -

ربوبیہ[۱۵] ۔ صوریہ[۱۶] ۔ جمالیہ[۱۷] ۔ کمالیہ[۱۸] ۔ اور بعض اسطرح شمار کرتے
ہیں ۔ عالم عقول[۱] ۔ عالم ارواح[۲] ۔ عالم افلاک کہ نو ہیں ۔ عالم عناصر
کے چار ہیں ۔ عالم موالید کے تین ہیں ۔ مجموع اٹھارہ ہوتے ہیں

ਨਾਨਕ ਵਡਾ ਆਖੀਐ ਆਪੇ ਜਾਣੈ ਆਪੁ

نانک وڈا آکھئے آپے جانے آپ ۔

اے نانک وہ خداوند عزّوجل ہے ۔ وہ آپ ہی جانتا ہے ۔

شرح ۔ گورو نانک جی فرماتے ہیں ۔ کہ وہ خداوند جس نے
یہ کُل عالم پیدا کئے ہیں ۔ بزرگ و برتر ہے ۔ اُسکی بزرگی اور عظمت
کو بیان کرنا چاہئے ۔ ان عالموں کی حقیقت اور ماہیّت کو
وہ خود ہی جانتا ہے ۔ سوائے اسکے اور کوئی اُس سے واقف
نہیں ہے ۔ شعر

برو عالم یک ذرّہ پوشیدہ نیست ٭ کہ پیدا و پنہاں بنزدش یکیست

پوڑی بست و سوم

ਸਾਲਾਹੀ ਸਾਲਾਹ ਏਤੀ ਸੁਰਤਿ ਨ ਪਾਈਆ

سالاہی سالاہ ایتی سُرت نہ پایا

اسکی تعریف پر تعریف کرتے چلے آئے ہیں۔ مگر اس کی انتہاء معلوم نہیں ہوتی ؛

شرح۔ سالاہنا ہندی میں تعریف کرنے کو کہتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اِس لفظ کی اصلی مثال ہے۔ کہ جسکے معنی سنسکرت میں کرتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ سالکان راہ معرفت ابدالآباد سے نرنکار کی محمدت کرتے چلے آئے ہیں۔ مگر ان کو اس کی قدرت کی انتہا معلوم نہیں ہوئی یا یہ کہ اس کی محمدت سے تاہنوز قاصر ہیں۔

ਨਦੀਆਂ ਅਤੇ ਵਾਹ ਪੋਹ ਸਮੁੰਦ ਨ ਜਾਣੀਐ

ندیاں اتے واہ پوہ سمند نہ جانیہ۔

سمند سے مراد سمندر سے ہے۔ یعنی ندیاں اور نالے سمندر میں داخل ہوتے ہیں۔ مگر وہ اسکی عظمت کو نہیں جانتے ؛

شرح۔ گورو جی فرماتے ہیں۔ کہ نرنکار کی حمد کا ایسا ناپیدا کنار سمندر ہے۔ کہ انسانی طاقت کی ندیاں اور نالے اس کی

عظمت کے معلوم کرنے سے عاجز ہیں۔ باوجودیکہ وہ ایک زمانہ
ناتمناہی سے اسمیں گر رہے ہیں۔ مگر نہ اسمیں کمی ہوتی ہے نہ
بیشی

ਸਮੁੰਦ ਸਾਹ ਸੁਲਤਾਨ ਗ੍ਰਿਹਾ ਸੇਤੀ ਮਾਲੁ ਧਨੁ
سمندشاہ سلطان گرہا سیتی مال دھن ਕੀੜੀ ਤੁਲਿ ਨ ਹੋਵਨੀ
کیڑی تُل نہ ہوونی جے تس منہو نہ ویسرہ ਜੇ ਤਿਸੁ ਮਨਹੁ ਨ ਵੀਸਰਹਿ

اگر کوئی سمندر کے برابر شاہ یا سلطان ہو اور اسکی گرہ ہیں
مال اور دولت ہو۔ وہ اس چیونٹی کے برابر نہیں ہے کہ جس
نے اسکو اپنے دل سے فراموش نہیں کیا ہ

شرح - یعنی گو انسان مال اور دولت ہیں سمندر کے برابر
ہے۔ مگر اپنے خالق سے غافل ہونے کے سبب سے مور راز سے
کمتر ہے۔ بعض گرہا سیتی مال دھن کے معنے اسطرح بھی کرتے
ہیں۔ کہ پہاڑوں کے برابر مال اور دولت ہو دوسرے معنے
اس شبد کے یہ بھی ہیں۔ کہ گو انسان شہنشاہ ہو۔ اور بے شمار
خزاین اور دولت رکھتا ہو۔ مگر وہ ایک چیونٹی کے برابر حقیقت

نہیں رکھتا۔ ایسے آدمی کے نزدیک کہ جس نے اپنے دل سے
اِس زر زکار کو نہیں بھلایا۔ تیسرے معنے یہ ہیں۔ کہ شہنشاہ
عالم کے پاس گو پہاڑوں کے پہاڑ زر و گوہر کے ہوں۔ مگر وہ ایک
مور زدار کے برابر بھی عزت نہیں پاتا۔ اگر وہ اپنے دل سے زر
و مال کی محبت کو نہیں بھلاتا۔ اور خاکساری اور تواضع اختیار
نہیں کرتا۔ اشعار

نہ ہر آدمی زادہ از دد بہ است ÷ کہ دوز آدمی زادہ بدیہ است
چو انساں نداند بجز خوردہ و خواب ÷ کدامش فضیلت بود بر دواب

پوڑی بست چہارم

ਅੰਤੁ ਨ ਸਿਫਤੀ ਕਹਣਿ ਨ ਅੰਤੁ
انت نہ صفتیں کہن نہ انت

نہ اسکا انت اسکی تعریف کرنے سے معلوم ہوسکتا ہے اور نہ کہنے
سے۔ **شرح**۔ یعنے پرمیشور کی انتہا دید و شنید سے باہر ہے نہ
اسکی مخلوقات اور مصنوعات کے دیکھنے اور نہ اسکے اسرار قدرت
کے سننے سے اسکا انت معلوم ہوسکتا ہے ÷

ਅੰਤੁ ਨ ਕਰਣੈ ਦੇਣਿ ਨ ਅੰਤੁ — انت نہ کرنے دین نہ انت

نہ اسکی صنعت کا کچھ شمار ہے۔ اور نہ اُسکی بخشش کا۔

شرح۔ یعنے نرنکار نے اسقدر چیزیں پیدا کی ہیں۔ کہ وہ شمار میں نہیں آسکتیں۔ اور چونکہ اُسکی مخلوق بیشمار ہے۔ اسلیئے اسکا جود واحسان بھی بیشمار ہیں ؛

ਅੰਤੁ ਨ ਵੇਖਣਿ ਸੁਣਨਿ ਨ ਅੰਤੁ — انت نہ دیکھن سنن نہ انت

نہ اسکا انت دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہے۔ اور نہ سُننے سے ؛

شرح۔ یعنی پرمیشور کی انتہا دید وشنید سے باہر ہے۔ نہ اس کی مخلوقات اور مصنوعات کے دیکھنے سے اُسکا انت معلوم ہوسکتا ہے اور نہ اسکی قدرت کے اسرار سُننے سے ؛

ਅੰਤੁ ਨ ਜਾਪੈ ਕਿਆ ਮਨਿ ਮੰਤੁ — انت نہ جاپے کیا من منت

اسکے دل کو کیا منظور ہے۔ اسکا انت معلوم نہیں ہوسکتا۔

شرح۔ منت مخفف منتر کا ہے۔ کہ جسکے معنے زبان سنسکرت میں بھید کے ہیں۔ یعنے پرمیشور کے دل کے بھید کا انت بھی کوئی معلوم نہیں کرسکتا۔ اپنے مشیت [illegible] مرضی اور

ارادہ کو وہ آپ ہی جانتا ہے۔ کوئی اِس سے واقف نہیں
ہے ۞

ਅੰਤੁ ਨ ਜਾਪੈ ਕੀਤਾ ਆਕਾਰੁ انت نہ جاپے کیتا آکار

جسقدر اُس نے اشیاء پیدا کی ہیں۔ اُنکا انت معلوم نہیں ہوتا؛

شرح۔ یعنے پرمیشور کی مخلوقات اور موجودات بیشمار ہے

ਅੰਤੁ ਨ ਜਾਪੈ ਪਾਰਾਵਾਰੁ انت نہ جاپے پارا وار

اُسکی ابتداء اور انتہا بے انت ہے۔

شرح۔ پار سنسکرت میں دریا کے دوسرے کنارے کو کہتے ہیں۔ اور کسی چیز کی انتہا کو بھی کہتے ہیں۔ اور پار اور وار دونوں کناروں کو کہتے ہیں۔ اِن دونوں سے ملکر یہ ایک لفظ پار وار بنا ہے۔ مطلب اِس سے یہ ہے۔ کہ پرمیشور کی آد اور انت دونوں کی انتہا نہیں ہے۔ یعنی نہ اِس کا آد ہے اور نہ انت۔ بلکہ اِس کی ذات ازلی و ابدی ہے اور حدوث سے پاک ہے

ਅੰਤ ਕਾਰਣਿ ਕੇਤੇ ਬਿਲਲਾਹਿ ॥ ਤਾ ਕੇ ਅੰਤ ਨ ਪਾਏ ਜਾਹਿ ॥
انت کارن کیتے بلالہہ ۞ تان کے انت نہ پائے جاہہ

انت معلوم کرنے کے لئے بہت سر پٹک رہے ہیں۔ مگر اس کا انت نہیں پایا جاتا ؛

شرح ۔ یعنے بیشمار دانا اور حکما نے سعی کی کہ اسکی قدرت کاملہ اور صنعت بالغہ کی انتہا معلوم کریں۔ مگر اُن کو ایک شمہ اور ایک ذرّہ معلوم نہ ہُوا ؛ **اشعار**

کہ خاصاں دریں رہ فرس راندہ اند ؛ بلا احصے از تگ فرو ماندہ اند
دریں ورطہ کشتی فرو شد ہزار ؛ کہ پیدا نہ شد تختۂ برکنار

لِمُؤلّف

بحر قدرت کا ہے ناپیدا کنار ؛ اسمیں غوطہ زن ہوئے ہیں بیشمار
جسقدر نیچے گئے اوپر گئے ؛ پھنس کے حیرت کے بھنور میں مرگئے

ਏਹੁ ਅੰਤੁ ਨ ਜਾਣੈ ਕੋਇ ॥ ਬਹੁਤਾ ਕਹੀਐ ਬਹੁਤਾ ਹੋਇ ॥
ایہہ انت نہ جانے کوئے ؛ بہتا کہئے بہتا ہوئے

اِس انتہا کو کوئی نہیں جانتا ۔ جسقدر بیان اِس کا کیا جاتا ہے ۔ اسی قدر زیادہ اور ہو جاتا ہے ؛

شرح - یعنی پرمیشور کی انتہا کو کوئی نہیں جانتا جسقدر اُسکو
مفصّل بیان کیا جاتا ہے۔ اُسی قدر وہ مشکل ہو جاتی ہے
اسکا یہ مطلب ہے۔ کہ اسکی ذات لا انتہا ہے۔ اسکے یہ معنے
نہیں ہیں۔ کہ اسکا انت تو ہے مگر وہ انسان کو معلوم نہیں ہو سکتا
بلکہ یہاں اِسکی انت کی نفی محض سے مُراد ہے ؛

ਵਡਾ ਸਾਹਿਬੁ ਊਚਾ ਥਾਉ । ਊਚੇ ਉਪਰਿ ਊਚਾ ਨਾਉ ।
وڈا صاحب اونچا تھانو ؛ اونچے اوپر اونچا ناؤ
وہ خداوند بزرگ ہے۔ بزرگ ہی اس کا مقام ہے۔ بزرگ
سے بزرگ اس کا نام ہے ؛

شرح - یعنے پرمیشور بزرگ و برتر اور جل شانہ ہے اور سب
ناموں سے اُس کا نام بزرگ تر ہے۔ تھانو سے مُراد یہاں کسی
خاص جگہ سے نہیں ہے۔ مگر اِس کے معنے یہاں رُتبہ کے ہیں

ਏਵਡੁ ਊਚਾ ਹੋਵੈ ਕੋਇ । ਤਿਸੁ ਊਚੇ ਕਉ ਜਾਣੈ ਸੋਇ ।
اے وڈ اونچا ہووے کوئے ؛ تس اونچے کو جانے سوئے
اگر کوئی اسقدر بزرگ ہو۔ تو اِس بزرگ کو جان سکے ؛

شرح - یعنے کوئی دوسرا اُسکے برابر نہ بزرگ ہے - اور نہ اُس کی بزرگی کو جان سکتا ہے - وہ سب کا خالق ہے - اور سب اُس کے مخلوق ہیں - اُسکی ذات اپنی بزرگی اور تقدس میں لاثانی ہے - طالب معرفت نے سوال کیا - کہ کیا اسکی بزرگی اور عظمت کو کوئی بھی نہیں جانتا - اسکا جواب گورو نانک جی مہاراج اِسطرح سے دیتے ہیں *

جے وڈ جانے آپ آپ

ਜੇ ਵਡੁ ਜਾਣੈ ਆਪਣੁ ਆਪਿ

جسقدر وہ بزرگ ہے - وہ آپ ہی اپنے تئیں جانتا ہے - یعنی اپنی عظمت اور شان جلیل کو وہ خداوند بے مثال آپ ہی جانتا ہے - سوائے اسکے اُس کی عظمت اور بزرگی کو کوئی دوسرا نہیں جانتا - کیونکہ کوئی اُسکے برابر بزرگ نہیں ہے

نانک نظریں کرمیں داتِ

اے نانک وہ نظر سے کرم کی بخشش کرتا ہے *

شرح - یعنے وہ پرمیشور اپنی نظر کرم سے انسانوں کو نہال کرتا ہے - پس ہم سب کو لازم ہے - کہ اُس کی عظمت و شان کو دل میں جگہ دیں - کیونکہ بغیر اِسکے دل پاک وصاف نہیں ہوتا جب وہ جوتی سروپ اپنے نظر کرم عاجز اور گنہگار بندوں پر فرماتا ہے - تو وہ اِس دار المحن سے رستگاری حاصل کرتے ہیں طالبِ معرفت نے پوچھا کہ اُس پرمیشور کی بخشش کسقدر ہے اِس کا جواب گورو جی مہاراج اگلی پوڑی میں دیتے ہیں -

پوڑی بست و پنجم

ਬਹੁਤਾ ਕਰਮੁ ਲਿਖਿਆ ਨਾ ਜਾਇ ॥

ਵਡਾ ਦਾਤਾ ਤਿਲੁ ਨ ਤਮਾਇ ॥

بہتا کرم لکھیا نہ جائے ؛ وڈا داتا تل نہ تمائے

اُسکی بخشش کثیر لکھی نہیں جا سکتی - وہ بڑا سخی ہے - اُسکو ایک تل کے برابر طمع نہیں ہے ؛

شرح - گورو صاحب فرماتے ہیں - کہ اُس ایزد متعال کا

جودوکرم اسقدر کثیر ہے۔ کہ احاطۂ تحریر۔ تقریر سے باہر ہے

اشعار

بگنجد کرمہائے حق در قیاس ؛ چہ خدمت گذارد زبانِ سپاس

چناں پہن خوانِ کرم گسترد ؛ کہ سیمرغ در قاف قسمت خورد

اُسکو ایک ذرہ طمع نہیں ہے۔ یعنی محتاج بالغیر نہیں ہے

طمع احتیاج سے ہوتی ہے۔ جب وہ احتیاج سے پاک

ہے تو طمع کس طرح ہو سکتی ہے ؛

مرا در در رسد کبریا و منی ؛ کہ ملکش قدیمست و دانش غنی

بری ذاتش از تہمتِ ضد و جنس ؛ غنی ملکش از طاعتِ جن وانس

پہلے مصرعہ کے معنے اِسطرح بھی کرتے ہیں۔ کہ پرمیشور کے کام

بہت ہیں۔ لکھنے میں نہیں آسکتے۔ یعنی اُس نے اِس قدر

مخلوق پیدا کی ہے۔ کہ اسکا کوئی حساب و شمار نہیں ہے

بندوں پر بخشش کرتا ہے۔ اور اُن کی اطاعت و بندگی

سے بے پرواہ ہے ؛

کیتے سنگھ جودھ اپار

[illegible]

بیشمار انسان جو بڑے شجاع اور جری ہیں۔ اُس سے مانگتے ہیں

شرح۔ گو وہ انسان صاحب شکوہ اور حشمت ہیں۔ اور صدہا محتاجوں کی احتیاج کو رفع کرتے ہیں۔ مگر خود اِس کرم گستر حقیقی کے محتاج ہیں۔ اور ہمیشہ اِس سے سوال کرتے ہیں۔ اور امدادیں مانگتے ہیں۔ **شعر**

سرِ بادشاہانِ گردن فراز ٭ بدرگاہِ او بر زمین نیاز

کیتا گنت نہیں ویچار

بہت سے اسقدر فکر و حساب کرتے ہیں۔ کہ اُسکا شمار نہیں ہو سکتا

شرح۔ یعنی لاتعداد انسان بحرِ فکر و حساب میں مستغرق رہتے ہیں۔ وہ بھی اُسی کی بخشش کے اُمیدوار ہیں۔

کیتے کھپ تٹیں ویکار

بہت انسان لذاتِ محسوسات میں غلطاں و پیچاں رہتے ہیں

شرح۔ بیشمار انسان ایسے ہیں۔ کہ تمام عمر لہو و لعب میں مصروف رہتے ہیں۔ اور کبھی خالق کی یاد نہیں کرتے۔ آخر وہ بھی اسی بے نیاز کے آگے دست احتیاج دراز کرتے ہیں

ਕੇਤੇ ਲੈ ਲੈ ਮੁਕਰੁ ਪਾਹਿ । کیتے لے لے مُکر پاہیہ

بہت سے لے کر مُنکر ہوجاتے ہیں۔

شرح۔ بہت انسان ایسے ہیں۔ کہ باوجودیکہ پرمیشور کا جود و کرم اُن پر ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ مگر وہ کُفرانِ نعمت کرتے ہیں۔ اور شکر و سپاس ادا نہیں کرتے۔ جو لوگ دہریہ اور ناستک ہیں۔ وہ اِس امر کے قائل نہیں کہ کوئی خالق اس کائنات کا ہے۔ اور سب کو رزق پہنچاتا ہے۔ کھاتے ہیں۔ اور ناسپاس بنتے ہیں۔ انکو بھی وہ اپنی بخشائیش سے محروم نہیں کرتا۔

ادیمِ زمیں سفرۂ عام اوست ۞ چہ دشمن بریں خوانِ یغما چہ دوست

مصرعہ۔ بعصیاں درِ رزق برکس نہ بست۔

ਕੇਤੇ ਮੂਰਖ ਖਾਹੀ ਖਾਹਿ । کیتے مورکھ کھائیں کھاہیہ

بہت سے جاہل کھاتے ہی رہتے ہیں ۞

شرح۔ یعنی سوائے خورد و خواب کے اور انکا کوئی کام ہی نہیں ہے۔ نہ کبھی بندگی کرتے ہیں۔ اور نہ عبادت۔ ہمیشہ اشباع معدہ کے پُر کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ اور شب و

روز خوابِ غفلت میں بسر کرتے ہیں۔ مگر وہ رزاق ان کو بھی اپنے خوانِ نعمت سے محروم نہیں رکھتا۔ بیت

چو انساں نداند بجز خورد و خواب ؛ کدامش فضیلت بود بر دواب

شعر

اندروں از طعام خالی دار ؛ تا دروں نور معرفت بینی

ਕੇਤਿਆ ਦੂਖ ਭੂਖ ਸਦ ਮਾਰ   کیتیاں دوکھ بھوکھ سد مار

بہت سے رنج اور بھوکھ کے عذاب اُٹھاتے ہیں ؛

شرح۔ بہت سے انسان ایسے بھی ہیں۔ کہ جو ہمیشہ نان شبینہ کو بھی محتاج رہتے ہیں۔ اور طرح طرح کے رنج و تکالیف اُٹھاتے ہیں۔ سوال۔ کیا پرمیشور غیر منصف ہے۔ کہ ایک کو فارغ البال اور ایک کو تنگ حال رکھتا ہے۔ اِسکا جواب گورو صاحب اسطرح دیتے ہیں۔

ਏਹਿ ਭਿ ਦਾਤਿ ਤੇਰੀ ਦਾਤਾਰ   ایہ بھی دات تیری داتار

اے دینے والے پرمیشور یہ بھی تیرا ہی عطیہ ہے ؛

شرح یعنے تُو انسانوں کو حسب اعمال مکافات پہنچاتا ہے

جو نیک ہیں۔ اُنکو آرام اور جو بد افعال ہیں۔ اُن کو رنج میں
ڈالتا ہے۔ اگلے مصرعہ میں گورو صاحب خود اِس امر کو بالتصریح
بیان فرماتے ہیں ؛

بند خلاصی بھانے ہوئے
ਬੰਦਿ ਖਲਾਸੀ ਭਾਣੈ ਹੋਇ
بند و خلاص حکم الٰہی سے ہوتا ہے۔

شرح۔ یعنی یہ مکافات پرمیشور ہی کے حکم سے ملتے ہیں۔
کسی غیر کو اُسکی مشیئت میں دخل نہیں ہے۔ جو لوگ
مصدر افعال ذمیمہ و اعمال قبیحہ بنتے ہیں۔ وہ بندہ تناسخ
میں گرفتار ہوتے ہیں۔ اور جو نیک اعمالی کو اپنا شعار
بناتے ہیں۔ اور خصائل ستودہ اختیار کرتے ہیں۔ وہ نجات
حاصل کرتے ہیں۔ یا یوں کہو کہ جو پرمیشور کے احکام کی
فرمانبرداری کرتے ہیں۔ وہ نجات حاصل کرتے ہیں۔ اور جو
نافرمانبرداری کرتے ہیں۔ وہ دایرۂ تناسخ میں چرخ زن
ہوتے ہیں۔

ہور آکھ نہ سکے کوئے
ਹੋਰੁ ਆਖਿ ਨ ਸਕੈ ਕੋਇ

اور کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا ؛

شرح ۔ یعنی اسکے احکام میں اور کوئی دخل نہیں دیسکتا۔ کوئی ایسا نہیں ہے ۔ کہ اُسکو اپنے ارادے سے باز رکھ سکے۔ کیونکہ وہ لاشریک اور بے نیاز ہے ۔ یا یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ سوائے اِسکے کہ یہ کہیں کہ بند و خلاص اِس کے حکم سے ہوتا ہے ۔ اور کچھ نہیں بیان کر سکتے ۔ یعنی یہ بیان نہیں کر سکتے ۔ کہ وہ یہ سب انتظام کِس طرح کرتا ہے ۔ اُس کی مفصّل حقیقت صِرف پرمیشور ہی کو معلوم ہے ۔

ਜੇ ਕੋ ਖਾਇਕੁ ਆਖਣਿ ਪਾਇ ਓਹੁ ਜਾਣੈ ਜੇਤੀਆ
ਮੁਹਿ ਖਾਇ
جے کو کھائے کو آکھن پائے ؛ اوہ جانے جیتیا مُنہ کھائے

جو کوئی کھاتا ہے ۔ کیا بیان کر سکتا ہے ۔ وہ صرف اِسقدر جانتا ہے ۔ کہ جس قدر اپنے مُنہ سے کھاتا ہے ؛

شرح ۔ مطلب اسکا یہ ہے ۔ کہ انسان پر جو پرمیشور کا لُطف و کرم نازل ہوتا ہے ۔ اُسکی حقیقت کو وہ کچھ بیان نہیں کر سکتا ۔ جسقدر بخشائیش اِس پر ہوتی ہیں ۔ وہ صرف اُنہی

کو جانتا ہے۔ خداوند عالمیان کی بخشش کل عالم پر ہے۔ ناقص العقل انسان اِس بے پایاں بخشش کو کیا بیان کرسکتا ہے۔ دوسرے معنی اِسکے یوں بھی کرتے ہیں۔ کہ جو انسان کھاکر اُس کی بُرائی کرتا ہے۔ توجسقدر چوٹیں وہ مُنہ پر کھاتا ہے۔ اُنکو خود ہی جانتا ہے۔ مگر یہ معنی درست معلوم نہیں ہوتے۔ کیونکہ شبد کے الفاظ سے مترشح نہیں ہوتے۔ اور نہ پہلے معنوں کی خوبی کو پہنچتے ہیں ؛

[Gurmukhi handwritten line] ੨

آپے جانے آپے دہ ؛ آخر سب کہئی کہ وہ خود ہی دیتا ہے۔ اور خود ہی جانتا ہے۔ مگر یہ بھی کوئی ہی کہتے ہیں ؛

شرح - اپنی جود و بخشش کو جو لاانتہا ہے وہ خود ہی جانتا ہے۔ اِنسان اِسکے اِدراک سے عاجز ہے۔ ایسا کہنے والے بھی معدودے چند ہیں۔ کیونکہ اوپر بیان ہوچکا ہے۔ کہ بہت اِنسان پریشور کی بخششوں سے مُنکر ہوجاتے

ہیں۔ خلاصہ یہ ہے۔ کہ پرمیشور کی نعمتوں اور بخششوں کا
شکر و سپاس کرنے والے بہت کم انسان ہیں۔ یہ امر ظاہر ہے
بیشمار انسان دُنیا کی لذّتوں میں پھنسکر کبھی پرمیشور کا شکر
بجا نہیں لاتے۔ بلکہ یہاں تک کفرانِ نعمت کرتے ہیں۔
کہ اوروں سے مُرادیں مانگتے ہیں۔ اور اس قدر بھی
یقین اُن کے دل سے اُٹھ گیا ہے۔ کہ وہ پرمیشور برارندۂ
مُراد اور قاضی حاجات ہے۔ کوئی مردوں سے انجاح
آمال کی اُمید رکھتا ہے۔ اور کوئی پتھروں سے مُرادیں
مانگتا ہے۔ اِسی سبب سے گوروصاحب نے فرمایا ہے
کہ اس کی نعمتوں کا شکر کرنے والے بہت کم ہیں ؛

ਆਪੇ ਜਾਣੈ ਆਪੇ ਦੇਇ । ਆਖਹਿ ਸਿਭਿ ਕੇਈ ਕੇਇ

جسنوں بخشے صفت صلاح ؛ نانک پادشاہیں پادشاہ
وہ پرمیشور جس کو اپنے حمد و ثنا کی توفیق دیتا ہے۔ وہ
پادشاہوں کا پادشاہ ہے ؛

شرح - صلاح کے معنی نیکی کے بھی لے سکتے ہیں - مگر ظاہرہ ہندی لفظ معلوم ہوتا ہے - کہ جس کے معنے تعریف کے ہیں - یعنی جو مقربان بارگاہ الٰہی ہیں - اُن کا مرتبہ دُنیا کے بادشاہوں سے بہت اعلےٰ ہے - پس انسان کو لازم ہے کہ ہر وقت نرنکار سے یہ دُعا مانگے - کہ وہ اسکو حمد و ثنا میں مصروف رہنے کی توفیق عطا کرے - تاکہ دُنیا سے آزاد ہوکر مستحق سرور سرمدی کا ہو - بغیر اسکے فضل و کرم کے انسان کچھ نہیں کرسکتا - اِس کے فضل و کرم کا مستحق بھی انسان تب ہی بنتا ہے - کہ جب اُسکا فضل و کرم شامل حال انسان ہوتا ہے ؛

پوڑی بست و ششم

اُمل گُن اُمل دا پار
ਅਮੁਲ ਗੁਣ ਅਮੁਲ ਵਾਪਾਰ

بے بہا اوصاف اور بے بہا اُسکا بیوپار -

شرح - نرنکار کے اوصاف بے بہا ہیں - اور اس کا بیوپار

بھی بے بہا ہے۔ بیوپار سے مراد اُس کی قدرت کاملہ سے ہے
کہ جس کے ذریعہ سے وہ کل کائنات کا نظم ونسق کرتا ہے
یا یوں کہو کہ جو مقربانِ بارگاہ الٰہی اُس کے ساتھ
بیوپار کرتے ہیں۔ وہ بیوپار بھی بے بہا ہے۔ کہ جسکی قیمت
بیان نہیں ہوسکتی۔ فانی دُنیا کے بیوپار بھی فانی ہیں۔ اور
برحق ذات کا بیوپار بھی برحق ہے ؛

اُل واپیار تیٔے اُل بھنڈارا
اُسکے بیوپاری بیش بہا ہیں۔ اور اُسکا خزانہ بھی بیش بہا ہے۔

شرح۔ جو لوگ نرنکار سے بیوپار کرتے ہیں۔ یعنی عشق
الٰہی میں مستغرق ہیں۔ اُنکی قیمت بیان نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ
وہ ایسی تجارت کرتے ہیں۔ کہ جس میں خسارہ کبھی نہیں ہوتا
دُنیا کی جسقدر تجارتیں ہیں۔ سب چھوٹی ہیں۔ اور انسان
کو خسارے پہنچانے والی ہیں۔ نرنکار کی محبت کی تجارت
سے سعادت دارین حاصل ہوتی ہے۔ خداوند کالازوال
خزانہ بھی بیش بہا ہے۔ کہ جس کی قیمت کا اندازہ

ہونا سراسر محال ہے۔ دُنیا کے جسقدر خزانے ہیں اُن سب
کو زوال ہے۔ اور خالی ہو جاتے ہیں۔ مگر خداوند کا خزانہ کبھی
خالی نہیں ہو سکتا۔ ہمیشہ پُر رہتا ہے۔ جو انسان اُس نرنکار
سے بیوپار کرتے ہیں۔ اُنکو وہ اپنے خزانہ سے مالا مال کر دیتا ہے

اُمل آویں اُمل لیجامنہ
ਅਮੁਲ ਆਵਹਿ ਅਮੁਲ ਲੈ ਜਾਹਿ
جو اُس کی طرف آتے ہیں۔ وہ بھی بے بہا ہیں۔ اور جو لیجاتے
ہیں۔ وہ بھی بے بہا ہیں ٭

شرح۔ یعنی جو لوگ اِس خزانہ کی طرف آتے ہیں۔ اور
اُسمیں سے نعمت حاصل کرکے لیجاتے ہیں۔ وہ مالا مال ہو جاتے
ہیں۔ کہ جنکی قیمت کا اندازہ کرنا ناممکن ہے۔ یہ امر ظاہر ہے
کیونکہ جنکی حاجات کو خداوند پوری کرتا ہے۔ پھر وہ اور کسی
کے محتاج نہیں رہتے۔ لطف ایزدی ایسا عام اور وسیع ہے
کہ ہر کہ ومہ پر پہنچتا ہے۔ اور کوئی اُس سے محروم نہیں ہوتا

اُمّل بہائے اُملا سماہ
ਅਮੁਲੁ ਭਾਇ ਅਮੁਲਾ ਸਮਾਹਿ ॥
بیش بہا اُسکی محبت ہے۔ اور جو اُس میں محو ہو جاتے ہیں۔

وہ بھی بیش بہا ہیں ؛

شرح - بہائے کے معنی محبت کے ہیں - یعنی ایشور کی محبت کی قیمت کُل چیزوں کی محبت سے زیادہ قیمت رکھتی ہے بلکہ ایسی ہے کہ اُسکی قیمت کا شمار نہیں ہو سکتا - جو لوگ اِس محبت کو حاصل کرتے ہیں - اور اِس میں محو ہو جاتے ہیں وہ بھی بے بہا ہو جاتے ہیں - کیونکہ بیش بہا چیز کے حاصل کرنیوالا بھی بیش بہا ہوتا ہے - بعض نے سماہ کے معنے سمے یعنی وقت کے کئے ہیں - یعنی جس وقت ایشور کی جاتی ہے - وہ وقت بھی بیش بہا ہے - **اشعار**

خوشا وقت شوریدگان غمش ؛ اگر ریش بینند وگر مرہمش
گدایانے از بادشاہی نفور ؛ بامیدش اندر گدائی صبور
سلاطین عزت گدایان حے ؛ منازل شناساں گم کردہ پے

अमुल धरम अमुल दीबाणु

آمل دھرم آمل دیوان

اُسکی عدالت بھی بے بہا ہے - اور اُس کا دیوان بھی بے بہا ؛

شرح - دھرم سے مراد عدل سے ہے - یعنی وہ ایسا

عادل ہے کہ ہر کسی کو اسکا حق پہنچاتا ہے۔ ذرّے سے لیکر آفتاب تک اور مور سے لیکر پیلِ دماں تک اُس کے آگے سب یکساں اور برابر ہیں۔ اِس شبد سے یہ مطلب نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ اُس خداوند کا کوئی خاص تخت ہے کہ جہاں بیٹھ کر وہ عدالت کرتا ہے۔ نہیں وہ اِن قیدوں سے پاک ہے۔ وہ لامکان ہے۔ اِسکا غیر محدود علم و قدرت ہی اِسکا تخت اور دیوان ہے۔ کہ جس سے وہ اپنے عدل وانصاف ہی کو قایم رکھتا ہے۔ اُس کا عِلم بسیط اور محیط کُل ہے۔ **اشعار**

بر احوال نابودہ علمش بصیر ٭ باسرار ناگفتہ لطفش خبیر

بقدرت نگہدار بالا و نشیب ٭ خداوند دیوان روزِ حسیب

اُتل تُل اُتل پروان[1] [illegible]

---

[1] پروان باٹ کو بھی کہتے ہیں۔ اسصورت میں یہ معنے ہونگے کہ بے بہا اسکا ترازو اور بے بہا اُسکے باٹ ہیں۔ سنسکرت میں پروان باٹ کو کہتے ہیں

بے بہا اسکا ترازو اور بے بہا اُسکے مقبول ہیں ؛

شرح ۔ جس عدل سے وہ سب کو تولتا ہے ۔ اُسکی قیمت کا کچھ اندازہ نہیں ہو سکتا ۔ انسان کے سپرد اگر ایک شہر کا عدل و انصاف بھی کیا جائے ۔ تو وہ اسمیں صدہا تکالیف اور دقتیں پاتا ہے ۔ اور بہت سی غلطیاں لاعلمی کے سبب سے اُس سے سرزد ہوتی ہیں ۔ جو نرنکار کل کائنات کا عدل و انصاف کرتا ہے اُسکی قیمت کون بیان کرسکتا ہے ۔ اور جو انسان اِس عدل میں تُل کر پورے نکلتے ہیں ۔ اُنکی قیمت بھی بیان نہیں ہوسکتی مبارک ہیں ۔ وے لوگ کہ جو عدل خداوندی میں پرمان ہوتے ہیں ۔ اُن کی بزرگی کا کون اندازہ کرسکتا ہے ۔

ਅਮੁਲੁ ਬਖਸੀਸ ਅਮੁਲੁ ਨੀਸਾਣੁ ॥ ਅਮੁਲੁ ਕਰਮੁ ਅਮੁਲੁ ਫੁਰਮਾਣੁ ·

اُمل بخشش اُمل نیشاں ؛ اُمل کرم اُمل فرمان

اُسکی بخشش بے بہا ہے ۔ اُسکا نیشان بیش بہا ہے ۔ اُس کا لطف بیش بہا ہے ؛

شرح ۔ یعنی یہ سب اوصاف خداوندی بیش بہا ہیں ۔ نشان

کے معنے بھی حکم ہی کے ہیں۔ یا اُسکے معنے عَلَم کے بھی ہو سکتے ہیں۔ یعنے خداوند کے انصاف کا علم جو ہر جگہ بلند ہے۔ ایسا بیش بہا ہے۔ کہ اُسکی قیمت کسی کو معلوم نہیں ہے۔ انسان کا حکم محدود ہوتا ہے۔ اُسکا حُکم لا محدود ہے۔ ہر شئے اُس کے حکم کے اندر ہے۔ اُسکا لطف و کرم بھی عام ہے۔ کوئی اس سے محروم نہیں ہے۔

اشعار

پرستار امرش ہمہ چیز و کس ؛ بنی آدم و مرغ و مور و مگس

مہیا کُن روزئے مار و مور ؛ وگر چند بیدست و پائند و زور

لطیف کرم گُستر کارساز ؛ کہ دارائے خلقت و دانائے راز

ਅਮੁਲੋ ਅਮੁਲੁ ਆਖਿਆ ਨ ਜਾਇ

ਆਖਿ ਆਖਿ ਰਹੇ ਲਿਵ ਲਾਇ।

اُملو آملِ آکھیا نہ جائے ؛ آکھ آکھ رہے لِو لائے

وہ بے بہا سے بے بہا ہے۔ بیان میں نہیں آسکتا بیان کر کر آخر مستغرق ہوگئے ؛

شرح یعنے وہ ہمیشہ ... ہے

شرح۔ یعنے وہ پرمیشور بے بہا سے زیادہ بے بہا ہے۔ اگر کوئی چاہے کہ میں اسکی قیمت کو بیان کروں۔ ناممکن ہے۔ بہت انسان اُسکے اوصاف اور قدرت کے بیان کرنے میں مستغرق ہو گئے۔ یعنی اسقدر انہوں نے بیان کیا۔ کہ گویا ان کو اپنے وجود کی بھی خبر نہ رہی۔ مگر آخر عاجز آگئے۔ اور کچھ بھید معلوم نہ ہوا۔ انسان ضعیف البنیان کہ جسکا علم ناقص اور محدود ہے۔ اِس غیر محدود پرمیشور کی ذات کو کسطرح سمجھ سکتا ہے

ابیات

جہاں متفق بر الہیتش ۔ فرو ماندہ در کُنہ ماہیتش

بشر ماورائے جلالش نیافت ۔ بصر منتہائے جمالش نیافت

نہ بر اوج ذاتش پرد مُرغ وہم ۔ نہ در ذیل وصفش رسد دست فہم

دریں ورطہ کشتی فرو شد ہزار ۔ کہ پیدا نشد تختہ بر کنار

چہ شبہا نشستم دریں سیر گم ۔ کہ حیرت گرفت آستینم کہ قم

نہ ادراک در کنہ ذاتش رسد ۔ نہ فکرت بغور صفاتش رسد

سچ ہے۔ نہتھائے دریافت انسان خاموشی ہے ؛

ਆਖਹਿ ਵੇਦ ਪਾਠ ਪੁਰਾਣ

ਆਖਹਿ ਪੜੇ ਕਰਹਿ ਵਖਿਆਣ

آکھیں وید پاٹھ پوران ؛ آکھیں پڑھیں کریں وکھیان

وید اور پورانوں کا پاٹھ کرتے ہیں۔ اور اسکو بیان کرتے ہیں

پڑھتے ہیں۔ اور پھر غور و فکر سے بیان کرتے ہیں ؛

شرح ۔ یعنی صدہا انسان تمام عمر وید اور پورانوں کے مطالعہ

میں مصروف رہتے ہیں۔ اور ہمیشہ کتابیں پڑھتے رہتے ہیں

اور اپنے علم کے موافق نرنکار کی قدرت کو بیان کرتے ہیں

ਆਖਹਿ ਬਰਮੇ ਆਖਹਿ ਇੰਦ ਆਖਹਿ ਗੋਪੀ ਤੈ ਗੋਵਿੰਦ

آکھیں برمے آکھیں اند۔ آکھیں گوپی تے گوند

برہما اور اندر اسکا بیان کرتے ہیں۔ گوپیاں اور گوبند اُسکا

بیان کرتے ہیں ؛

شرح ۔ بڑے بڑے اوتار جو مشہور ہیں۔ وہ بھی سب اُسکی

قدرت کا [illegible] نہیں کر سکتا۔

سب کے سب عاجز ہیں ؛

ਆਖਹਿ ਈਸਰ ਆਖਹਿ ਸਿਧ آکھیں ایشور آکھیں سدھ

ایشور یعنی شِو اور سِدھ اِسکا بیان کرتے ہیں ؛

شرح ۔ شِو جیسے دیوتے اور وہ لوگ جنہوں نے اپنے دل کو دُنیا کی لذتوں اور حرص و ہَوا سے پاک کیا ہے ۔ اُس پرماتما کی قدرتوں کو بیان کرتے ہیں ۔

ਆਖਹਿ ਕੇਤੇ ਕੀਤੇ ਬੁਧ ॥ آکھیں کیتے کیتے بُدھ ۔

بہت سے بزور عقل اِسکو بیان کرتے ہیں ؛

شرح ۔ یعنی عقل و حکمت کے ذریعہ سے دلائل عقلی پیدا کرتے ہیں ۔ اور قدرت کو بیان کرتے ہیں ؛

ਆਖਹਿ ਦਾਨਵ ਆਖਹਿ ਦੇਵ آکھیں دانو آکھیں دیو

دانو بھی اِس کا بیان کرتے ہیں اور دیوتے بھی ؛

شرح ۔ یعنی نیک و بدسب انسان کا بیان کرتے ہیں ۔ ہر شخص اپنی عقل دوڑاتا ہے ۔ جو سمجھ میں آتا ہے ۔ کہتا ہے آخر حیران ہوکر رہ جاتا ہے ؛

ਆਖਹਿ ਸੁਰਿ ਨਰ ਮੁਨਿ ਜਨ ਸੇਵ آکھیں سُر نر مُن جن سیو

سُر نر اور منی۔ اور انسان اُس کی اطاعت کرتے ہیں۔

اور اس کا بیان کرتے ہیں ؛

شرح۔ سُر نر سے مُراد کنّر سے ہے۔ کہ جنہوں نے برمھ گیان

کے ذریعہ سے جیون مُکت حاصل کی ہے۔ سیو کے معنی بجائے

خود خدمت کرنیوالے کے بھی ہو سکتے ہیں۔ یعنی اعلےٰ سے

لیکر ادنےٰ انسانوں تک اُسکی قدرت کو بیان کرتے ہیں۔ جو

لوگ کامل علم و حکمت حاصل کرکے لوگوں کو سکھلاتے تھے۔

اور تارک الذّات ہو کر خدا کی یاد میں عمر بسر کرتے تھے۔ وہ مُنی

کہلاتے تھے ؛

ਕੇਤੇ ਆਖਹਿ ਆਖਣਿ ਪਾਹਿ ।

ਕੇਤੇ ਕਹਿ ਕਹਿ ਉਠਿ ਉਠਿ ਜਾਹਿ ।

کیتے آکھیں آکھن پاہنہ ؛ کیتے کہہ کہہ اُٹھ اُٹھ جاہنہ

بہت سے بیان کرتے ہیں۔ بہت سے بیان کر چکے ہیں۔ بہت

سے آئندہ بیان کرکے کوچ کر جائینگے۔

شرح۔ انسان ہمیشہ سے پرمیشور کی قدرت کا بیان کرتا چلا

آیا ہے۔ اور ہمیشہ تک کرتا رہیگا۔ مگر کسی کو کچھ حال معلوم نہیں
ہؤا۔ ظاہر ہے۔ کہ انسانی دریافتوں کا سلسلہ ہمیشہ سے جاری
ہے۔ مگر کوئی بتلائے کہ اب تک کیا فیصلہ ہؤا۔ کونسا امر اِسطرح
سے ثابت ہؤا۔ کہ جس میں اب کئی کو قیل وقال اور حُجّت باقی نہیں
رہی۔ ہنوز روز اوّل والا معاملہ معلوم ہوتا ہے ہر انسان کا مسلک
الگ ہے۔ جسقدر علم بڑھتا ہے۔ اُسیقدر اختلاف اور تفرقہ زیادہ
ہوتا ہے۔ دیکھو حکیموں کے کسقدر فرقے ہیں۔ ایک دوسرے کو
غلط تبلاتا ہے۔ اور دوسروں کے مسایل کی تردید اور اپنے عقاید
کی تائید کرتا ہے۔ کوئی دوسرے کی تقلید نہیں کرتا۔ یہ مآل علم
وحکمت کا ہے۔ اور یہ حال انسانی دریافتوں کا آکھن ہلنہ کے
یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں۔ کہ تمثیلیں دیگر بیان کرتے ہیں۔

ਏਤੇ ਕੀਤੇ ਹੋਰ ਕਰੇਹਿ ਤਾ ਆਖਿ ਨ ਸਕਹਿ ਕੇਈ
ਕੇਇ

ایتے کیتے ہور کرے ٭ تاں آکھ نہ سکے کئی کے ٭

جسقدر مخلوق اب موجود ہے۔ اگر اسقدر اور بھی پیدا ہو تب بھی
کوئی اسکو بیان نہیں کرسکتا ٭

شرح۔ خلاصہ یہ ہے۔ کہ انسان کے لئے سراسر محال ہے کہ وہ
ماہیت ذات الٰہی کو بیان کر سکے۔ خواہ کتنے ہی حکیم اور فاضل
اور دانا جمع ہوں۔ سب حیرانی اور سرگردانی میں مبتلا رہینگے۔
اگر کُل دُنیا کی مخلوق حکیم بن جائے۔ تب بھی کوئی حال معلوم
نہ ہوگا ؛

محال گفت بائد نفس بر نفس ؛ کہ شکرش نہ کارِ زبانست و بس
خدایا دلم خوں شد و دیدہ ریش ؛ کہ بینم انعامت از گفت بیش
نگویم دو و دام و مور و سمک ؛ کہ فوج ملائک بر اوج فلک
ہنوزت سپاس اندکے گفتہ اند ؛ ز بیور ہزاراں یکے گفتہ اند

ਜੇ ਵਡ ਭਾਵੈ ਤੇ ਵਡੁ ਹੋਇ ਨਾਨਕ ਜਾਣੈ ਆਪਿ ਸਚੁ ਸੋਇ

جے وڈ بھاوے تے وڈ ہوئے ؛ نانک جانے سا چا سوئے

جسقدر بزرگ کوئی اسکو جانتا ہے۔ اسی قدر بزرگ وہ ہوجاتا
ہے۔ گورو نانک جی فرماتے ہیں۔ کہ دراصل اپنی بزرگی کو
پرمیشور آپ ہی جانتا ہے ؛

شرح۔ یعنی اُسکو چاہیئے جتنا بزرگ اور عظیم فرض کردہ

اِس سے بھی زیادہ بزرگ اور برتر ہو جاتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے۔ کہ اُسکی بزرگی اور عظمت قیاس میں نہیں آسکتی۔ اسکو وہ خود آپ ہی جانتا ہے۔ اِنسان کا ذہن اُسکے ادراک سے قاصر ہے۔ اِس شبد کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ جو انسان اس بزرگ خدا کو مقبول ہوتا ہے۔ وہی بزرگی حاصل کرتا ہے۔ انسان کو لازم ہے۔ کہ سوائے اسکے اور کسیکو ست یعنی حق نہ سمجھے۔ سب انسان اپنی سمجھ میں بزرگ ہیں۔ کوئی اپنی عقل کو کم خیال نہیں کرتا۔ مگر جو ایسا گمان رکھتے ہیں۔ دراصل وہ سچی بزرگی سے محروم رہتے ہیں۔

ਜੇ ਕੋ ਆਖੈ ਬੋਲੁ ਵਿਗਾੜੁ ਤਾ ਲਿਖੀਐ ਸਿਰਿ ਗਾਵਾਰਾ ॥੨੬

جے کو آکھے بول وگاڑ ؛ تا لکھئے سر گاواراں گاوار

جو ناشائستہ کلمہ زبان پر لاتا ہے۔ اُسکو جاہلوں کا جاہل لکھنا چاہیئے۔ **شرح**۔ یعنی انسان کو اِسی قدر دعوے کرنا لازم ہے کہ جو اسکی طاقت کے شایاں ہو۔ جو طاقت سے زیادہ دعوے کرتا ہے

وہ آخر جاہل ثابت ہوتا ہے۔ اور ذلیل و خوار ہوتا ہے۔ جو
لوگ دعوے کرتے ہیں۔ کہ ہم نے نرنکار کے اسرار اور اُسکی
قدرت کو دریافت کرلیا ہے۔ وہ مذکورہ بالا تعریف کے مستحق
ہیں۔ جو جانتا ہے۔ کہ میں جانتا ہوں۔ وہ کچھ نہیں جانتا اور جو
سمجھتا ہے۔ کہ میں سمجھتا ہوں۔ وہ کچھ نہیں سمجھتا ؛ **شعر**
بزرگیت بائد تواضع گزیں ؛ کہ ایں بام را نیست سلم جزیں

پوڑی بست و ہفتم

ਸੋ ਦਰੁ ਕੇਹਾ ਸੋ ਘਰੁ ਕੇਹਾ ਜਿਤੁ ਬਹਿ ਸਰਬ
سو در کیہا سو گھر کیہا جت بہ سرب سمہالے۔
ਸਮਾਲੇ ।

وہ دروازہ کیسا ہے۔ اور وہ مکان کیسا ہے۔ کہ جہاں بیٹھکر
وہ سب کی خبرگیری کرتا ہے ؛

شرح۔ گوروجی فرماتے ہیں۔ کہ وہ مکان اور اُسکا دروازہ
کیسا عالیشان ہے۔ کہ جہاں بیٹھ کر نرنکار سب عالم و عالمیان
کی خبرگیری کرتا ہے۔ یعنی بڑا عالیشان ہے۔ کہ جسکی عظمت و رفعت

کسی کے وہم و قیاس میں نہیں آ سکتی۔ آگے اِس بارگاہ
الٰہی کی خود ہی تشریح فرماتے ہیں۔ کہ وہ کیسی ہے اِس شبد
کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ نرنکار کا کوئی خاص مکان یا گھر
ہے۔ کہ جہاں بیٹھ کر وہ انتظام کرتا ہے۔ اِن اُمور سے اُسکی
ذات پاک ہے۔ جب وہ ہر جگہ ہے۔ اور کوئی جگہ اُس سے
خالی نہیں ہے۔ تو پھر وہ کیسی خاص جگہ میں کیسے فرض
کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ گوروجی فرماتے ہیں۔ کہ اسکا مکان ہر جگہ
ہے۔ کُل برہمانڈ اسکا گھر ہے۔ کہ جہاں طرح طرح کے راگ اور
سرود ہوتے ہیں ؁

ਵਾਜੇ ਨਾਦ ਅਨੇਕ ਅਸੰਖਾ ਕੇਤੇ ਵਾਵਣਹਾਰੇ ।

واجے ناو اینک اسنکھا کیتے داؤں ہارے

وہاں بیشمار اور لاتعداد باجے بجتے ہیں۔ اور بیشمار اُنکے بجانیوالے
ہیں **شرح**۔ یعنے اس مکان میں عجب کیفیت اور رونق ہے
کہ بیشمار ساز وہاں بجائے جاتے ہیں۔ لاتعداد سازندے موجود
ہیں۔ دیکھو صبح کو مرغانِ چمن کیا میٹھے میٹھے راگ گاتے ہیں

اور نسیم سحری کیسے شیریں سُر الاپتی ہے۔ باغوں میں رنگ درخشاں سے طرح طرح کے راگ نکلتے ہیں۔ دریاؤں اور سمندروں میں پانی کی موجیں مضراب ہوا سے قسم قسم کے سرود گاتی ہیں۔ بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک سُننے والوں کے کانوں کو خبردار کرتی ہے۔ رات کو ہزاروں حشرات الارض اپنے چھوٹے چھوٹے مُنہ کھولکر طرح طرح کے راگ گاتے ہیں۔ غرض اسیطرح ہر شے یادِ الٰہی میں مصروف ہے۔

مثنوی

بذکرش ہر چہ بینی در خروش ست ؛ ولے داند دریں معنی کہ گوش ست

ز بُلبُل بر گلش تسبیح خوانست ؛ کہ ہر خارے بہ تسبیحش زبان ست

ਕੇਤੇ ਰਾਗ ਪਰੀ ਸਿਉ ਕਹੀਅਨਿ ਕੇਤੇ ਗਾਵਣ ਹਾਰੇ

کیتے راگ پری سیون کہیں کیتے گاون ہارے ؛

بیشمار مثل پریوں کے سرود سرا ہیں۔ بیشمار گانیوالے ہیں ؛

شرح۔ اوپر بیان ہو چُکا ہے۔ کہ وہاں بیشمار ساز بجانیوالے ہیں۔ اب گورو جی فرماتے ہیں۔ کہ بیشمار ہی وہاں گانیوالے ہیں کہ جو مانند پریوں کے راگ گاتی ہیں۔ یعنی بہت عمدہ اور شیریں

راگ. بعض نے پری کے معنے راگنیوں کے بھی لئے ہیں۔یعنی
راگنیوں کے ساتھ راگ گاتی ہیں ؎

ਗਾਵਨਿ ਤੁਧਨੋ

ਪਉਣੁ ਪਾਣੀ ਬੈਸੰਤਰੁ ਗਾਵੈ ਗਾਵੈ ਰਾਜਾ ਧਰਮੁ ਦੁਆਰੇ ।

گاوین تدھنو پون پانی بیسنتر گاوے راجا دھرم دوارے۔

ہوا۔ پانی۔ آگ تیرے ہی گیت گاتے ہیں۔ اور دھرم راجا بھی
تیرے ہی دروازے پر گا رہا ہے ؎

شرح۔ یعنی بارگاہِ خداوندی میں ہوا۔ پانی اور آگ اور دیگر
سب عناصر سرود الٰہی گا رہے ہیں۔ تو ایسا عظیم الشان ہے
کہ شہنشاہ بھی تیرے دروازے پر آکر گاتا ہے یعنی وہ بھی
تیرے ہی حمد و ثنا میں مصروف ہے۔ یا یوں کہو کہ تیرا جو عدل کا
دروازہ ہے۔ وہاں بادشاہ گاتے ہیں۔ یا تیرے دربار عدل کی
شان کو وہ بیان کرتے ہیں۔

ਗਾਵਹਿ ਚਿਤੁ ਗੁਪਤੁ ਲਿਖਿ ਜਾਣਹਿ
ਲਿਖਿ ਲਿਖਿ ਧਰਮੁ ਵੀਚਾਰੇ ।

گاویں چترگپت لکھ جانیں لکھ لکھ دھرم وچارے ؎

کرام الکاتبین جو انسانوں کے اعمال کو لکھ کر دھرم اور ادھرم
کا وچار کرتے ہیں۔ وہ بھی گاتے ہیں ؛

شرح۔ عوام الناس میں مشہور ہے۔ کہ دو فرشتے ہر وقت
انسان کے اعمال کا احوال لکھتے رہتے ہیں۔ کہ جس کو وہ دھرم
راجہ کے حوالے کرتے ہیں۔ یہ ایک راجہ ہے۔ کہ جو سب کے اعمال کا
انصاف کرتا ہے۔ گورو جی فرماتے ہیں۔ کہ نرنکار ان سب سے بزرگ
اور برتر ہے۔ اُسی کی پرستش کرنی لازم ہے۔ کہ جسکے سب مطیع
اور فرمانبردار ہیں۔ عوام الناس کے عقائد کے مطابق گورو جی
نے اُن کا ذکر یہاں کیا ہے۔ نہ کہ اس غرض سے کہ وہ اِن کے
وجود کے قائل تھے۔ ہمیں لازم ہے کہ صرف ایک نرنکار کیطرف
رجوع لاویں۔ کہ جسکے سب مدح خواں ہیں ؛

ਗਾਵਹਿ ਈਸਰੁ ਬਰਮਾ ਦੇਵੀ ਸੋਹਨਿ ਸਦਾ ਸਵਾਰੇ

گاویں ایشر برہما دیوی سوہن سدا سوارے ؛

شو اور برہما اور دیوی تیرے ہی حمد و ثنا میں رطب اللسان ہیں
معہ پر وار کے تیرے

آراستہ و پیراستہ ہیں ؏

شرح ۔ گورو جی فرماتے ہیں ۔ کہ اے خدائے ذوالجلال و ایزد متعال تیرا دربار ایسا عالیشان ہے کہ اُسکے دروازے پر شو اور برہما وغیرہ دیوتے سربسجود ہیں ۔ اور حمد و ثنا کے گیت گاتے ہیں ۔ افسوس ہے ۔ اُنکے حال پر کہ جو ایسے نرنکار سے مُنہ موڑ کسی دیوی یا دیوتے کی پرستش کرتے ہیں ۔ اور اُن سے مراد مانگتے ہیں ۔

ਗਾਵਹਿ ਇੰਦ ਇਦਾਸਣਿ ਬੈਠੇ ਦੇਵਤਿਆ ਦਰਿ ਨਾਲੇ

گاویں اند انداسن بیٹھے دیوتیاں ورنالے ؏

اندر اپنے مسندوں پر بیٹھے ہوئے تیرے ہی ثنا کے گیت گاتے ہیں ۔ معہ دیگر دیوتوں کے کہ جو دروازے پر حاضر ہیں ؏

شرح ۔ گورو جی فرماتے ہیں ۔ کہ اے پرمیشور ایک اندر کیا بیشمار اندر تیری درگاہ پر تیری حمد و ثنا خوانی کرتے ہیں ۔ اور دیگر بیشمار دیوتے تیرے دروازے پر حاضر رہتے ہیں ۔ یا در نالے کے یہ معنی ہیں ۔ کہ آور اُدر بھاؤ سے تیری تعریف کر رہے ہیں

شعر مؤلف

ہے دایم ہوا آتش و آب و خاک ؛ پرستار امرِ خداوندِ پاک
مہ و آفتاب و زمین و فلک ؛ بنی آدم و جن و حور و ملک
غرض اُسکی مخلوق ہے جسقدر ؛ ہے سب حکم پر اُسکے باندھی کمر

ਗਾਵਨਿ ਸਿਧ ਸਮਾਧੀ ਅੰਦਰਿ ਗਾਵਨਿ ਸਾਧ ਵਿਚਾਰੇ ।
گاون سِدھ سمادہیں اندر گاون سادھ ویچارے ؛

سِدھ سمادھیوں میں تیری ثنا کرتے ہیں۔ اور سادھو ویچار کے ذریعہ سے تیری حمد کرتے ہیں ؛

شرح ۔ سِدّھ اہل مراقبہ کو کہتے ہیں۔ یعنے وہ مراقبہ میں تیرا ہی تصوّر کرتے ہیں۔ اسی طرح دیگر فقرا تیرے ہی فکر میں مستغرق رہتے ہیں۔ حاصل کلام یہ ہے۔ کہ ہر شخص تیرا ہی ثنا خواں ہے۔ خواہ گویا ہے خواہ خاموش ؛

ਗਾਵਨਿ ਜਤੀ ਸਤੀ ਸੰਤੋਖੀ ਗਾਵਹਿ ਵੀਰ ਕਰਾਰੇ ।
گاون جتی ستی سنتوکھی گاویں ویر قرارے ؛

تارک لذات محسوسات و اہل صبر تیرے ہی ثنا خواں ہیں اور مردان شجاع کہ جنھوں نے نفس کو قابو کیا ہے۔ وہ بھی تیری

ہی تعریف کرتے ہیں ؛

شرح ۔ جو لوگ دُنیا کی کُل لذّتوں کو ترک کر دیتے ہیں ۔ مثلاً جماع ۔ عمدہ خوراک ونفیس پوشاک وغیرہ ۔ اِن کو جتی اور ستی کہتے ہیں ۔ غرض یہ ہے ۔ کہ تارک الدُنیا ۔ دنیادار دونوں قسم کے لوگ تیری ہی مدح سرائی کرتے ہیں ۔

گاوِن پنڈت پڑھن رکھیشر جُگ جُگ ویداں نالے ؛

پنڈت تیری ہی حمد کرتے ہیں ۔ اور رکھی اور منی ہر زمانے میں معہ ویدوں کے تیرے ہی حمد کے گیت پڑھتے ہیں جو لوگ وید کو پڑھکر فضیلت حاصل کرتے ہیں ۔ اور تمام علوم وحکمت میں دستگاہ کامل پیدا کرتے ہیں ۔ اُسکو رشی اور منی کہتے ہیں ۔ گورو جی فرماتے ہیں ۔ کہ ہر زمانے میں یہ لوگ وید کو پڑھکر تیری ہی حمد وثنا کے سرود گاتے ہیں ؛

گاوِن تُدھ نو موہنیاں من موہن سُرگ مچھ پیالے ؛

دل کو فریفتہ کرنے والی اپچھراں اور ثمرگ اور مرت اور پاتال سب تجھ کو ہی گاتے ہیں ؛

شرح - یعنے تینوں لوگ اور بہشت کی حوریں سب نزا کار کی حمد و ثنا کے راگ گاتے ہیں - یعنی یہ سب چیزیں اسکے آگے ناچیز ہیں - اسکے پاک اور مقدس نام کے آگے ان کی کچھ حقیقت نہیں ہے

ਗਾਵਨਿ ਰਤਨ ਉਪਾਏ ਤੇਰੇ ਅਠ ਸਠ ਤੀਰਥ ਨਾਲੇ । ਗਾਵਨਿ ਜੋਧ ਮਹਾ ਬਲ ਸੂਰਾ ਗਾਵਨਿ ਖਾਣੀ ਚਾਰੇ ।

گاون رتن اُپاے تیرے اٹھ سٹھ تیرتھ نائے ؛

گاویں جودھ مہابل سورا گاویں کھانی چارے ؛

چودہ رتن جنکو تو نے پیدا کیا ہے - اور نیز آٹھ سٹھ تیرتھ تجھ کو گاتے ہیں - بہادر جو بڑے شجاع اور دلاور ہیں - وہ بھی تیرے ہی ثنا کرتے ہیں - اور چار دل کہانی تیری ہی حمد کرتی ہوں ؛

شرح - مطلب یہ ہے کہ چودہ رتن اور ۶۸ تیرتھ سب اسی خداوند کے فرمانبردار ہیں - اور ہر وقت اسکی تعریف و توصیف کرتے ہیں - بڑے بڑے شجاع کہ جن سے آسمان بھی کانپتا ہے - وہ بھی اسی

کے آگے دستِ نیاز دراز کرتے ہیں چاروں کہانیاں اسی خالق
مطلق کی حمد میں مصروف ہیں۔ کہانی سے مراد مخلوق سے
ہے۔ اور وہ چار قسم کی ہے۔ اوّل انڈج جو انڈوں سے پیدا ہوتی
ہے۔ دوؔم۔ جیرج کہ جنکی پیدائیش جیر سے ہوتی ہے۔ مثلاً انسان
حیوانات مطلق۔ سوؔم۔ سویج کہ جنکی خلقت پسینے سے ہوتی ہے۔
چہارم۔ اُت بھج۔ کہ جنکی پیدائیش زمین سے ہوتی ہے مثلاً نباتات
وغیرہ۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ انسان۔ حیوان۔ حشرات وجحر
زمین و فلک۔ جن و ملک سب اُسی کے اطاعت و بندگی
کرتے ہیں۔ اور اسی کے حکم کے پرستار اور امر کے فرمانبردار ہیں

ਗਾਵਹਿ ਖੰਡ ਮੰਡਲ ਵਰਭੰਡਾ ਕਰਿ ਕਰਿ ਰਖੇ ਧਾਰੇ।

گاویں کھنڈ منڈل وربھنڈ اکر کر رکھے دھارے ؛

کھنڈ۔ منڈل۔ برہمانڈ۔ کہ جنکو تونے بنا کر ٹھیرا رکھا ہے۔ وہ سب
تجھ کو گاتے ہیں۔

شرح۔ یعنی تمام قطعات ارضی و طبقات سماوی کہ جنکو اس
ایزد ذوالجلال نے اپنی صنعت کاملہ اور حکمت بالغہ سے بنا کر

قایم کر رکھتا ہے۔ وہ سب اسی کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتے ہیں

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک درکار اند ٭ ہمہ سر بر خط فرمان خدائی دارند

سیتی تدھ نوں گاویں جو تدھ بھاون رتے تیرے بھگت رسالے

تجھ کو وہی گاتے ہیں۔ جو تجھے بھلتے ہیں۔ وہ کون ہیں۔ تیرے عابد صادق۔ کہ جو تیرے عشق کے لال رنگ میں رنگے ہوئے ہیں

شرح۔ گورو جی فرماتے ہیں۔ کہ گانے کو سب تجھے گاتے ہیں مگر فی الحقیقت انہیں کا گانا مبارک ہے۔ کہ جو تیرے مقبول و منظور نظر ہیں۔ اور جن پر تُو اپنا فضل کرتا ہے۔ جو دل سے اور صدق ارادت سے بندگی و اطاعت نہیں کرتے۔ وہ لاحاصل عمر کو برباد کرتے ہیں ٭

ہور کیتے گاون سے میں چیت نہ آون نانک کیا وچارے۔

اے نانک اور بہت اسکو گاتے ہیں۔ ان کا حال مجھ کو معلوم نہیں ہے۔ میں کہاں تک بیان کروں ٭

شرح ۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ علاوہ اسکے اور بیشمار مخلوق اِس
کی حمد و ثنا کرنے والی ہے ۔ کہ جن کا حال کسی کو معلوم نہیں ہے
کیونکہ لاتعداد کرہ سماوی ہیں ۔ کہ جنکی مخلوق کا احوال کوئی نہیں
جانتا ۔ وہ سب اُسی کی حمد و ثنا میں مصروف ہے ۔ کیونکہ کل موجودات
اسکی پیدا کی ہوئی ہے ۔

ਸੋਈ ਸੋਈ ਸਦਾ ਸਚੁ ਸਾਹਿਬੁ ਸਾਚਾ ਸਾਚੀ ਨਾਈ
سوئی سوئی سدا سچ صاحب ساچا ساچی نائیں ؛

صرف وہی دائم اور حق اور مالک ہے ۔ اُسکی ذات بھی حق ہے
اور اُسکا نام بھی حق ہے ۔

شرح ۔ گورو صاحب فرماتے ہیں ۔ کہ وہ وحدہٗ لاشریک لہٗ
ہی قائم بالذات اور ازلی و ابدی ہے ۔ خود بھی حق ہے اور
اسکا نام بھی حق ہے ؛

ਹੈ ਭੀ ਹੋਸੀ ਜਾਇ ਨ ਜਾਸੀ ਰਚਨਾ ਜਿਨਿ ਰਚਾਈ
ہے بھی ہوسی جائے نہ جاسی رچنا جن رچائی ۔

جس خالق نے یہ کائنات اور مخلوقات گوناگوں پیدا کی ہے وہ اب

بھی موجود ہے۔ اور آئندہ بھی موجود ہوگا۔ نہ وہ اب نیست ہوتا ہے

اور نہ آئندہ ہوگا۔

شرح۔ گورو جی فرماتے ہیں۔ کہ وہ خالق بے بدل زمانہ ماضی و

مستقبل تینوں میں موجود رہتا ہے۔ نیست و عدم سے پاک ہے

قایٔم بالذات اور واجب الوجود ہے۔

ਰੰਗੀ ਰੰਗੀ ਭਾਤੀ ਕਰਿ ਕਰਿ ਜ

رنگی رنگی بھاتی کر کر جنسی مایا جن اُپائی

جس کی ملکیت تھی۔ اُسی نے طرح طرح اور رنگ برنگ کی

مخلوقات پیدا کی ہے ؛

شرح۔ یہ بھی پہلے فقرے سے متعلق ہے یعنی وہ خود پروردگار

اس تمام موجودات کا مالک ہے۔ اور اُسی نے اسکو بنایا ہے۔

ਕਰਿ ਕਰਿ ਵੇਖੈ ਕੀਤਾ ਆਪਣਾ ਜਿਵ ਤਿਸ ਦੀ ਵਡਿਆਈ

کر کر ویکھے کیتا اپنا جو تِس دی وڈیائی۔

اپنی صنعت کو بنا کر خود دیکھتا ہے۔ جس سے اسکی بزرگی اور

عظمت ثابت ہوتی ہے ؛

شرح - آپ ہی صنعت کو بناتا ہے - اور آپ ہی اُس کی خبر گیری کرتا ہے - کبھی دوسرے کو اُسکے کارخانہ قدرت میں دخل نہیں اور اِس امر سے اُسکی عظمت وشان بخوبی ثابت ہوتی ہے -

ਜੋ ਤਿਸੁ ਭਾਵੈ ਸੋਈ ਕਰਸੀ ਹੁਕਮੁ ਨ ਕਰਣਾ ਜਾਈ

جو تِس بھاوے سوئی کرسی حکم نہ کرنا جائی -

جو اسکو منظور ہوتا ہے - کرتا ہے - اسپر اور کوئی حکم نہیں کرسکتا -

شرح - یعنی وہ پرمیشور جو چاہتاہے - کرتاہے - اُسکی مشیت میں کسی کو دخل نہیں ہے - وہ سب پر حکم کرتا ہے - اُس پر کوئی حکم نہیں کرسکتا - کیونکہ وہ احکم الحاکمین ہے - انسان کو لازم ہے کہ رضا اور تسلیم کا مرتبہ اختیار کرے - اور خداوند کے احکام کو بجا لاوے - اور جو اِس کو ازل سے ملے - اُس میں چون چرا نہ کرے

ਸੋ ਪਾਤਿਸਾਹੁ ਸਾਹਾ ਪਤਿ ਸਾਹਿਬੁ ਨਾਨਕ ਰਹਣੁ ਰਜਾਈ ॥੨੭॥

سو پادشاہ شاہاں پت صاحب نانک رہن رضائیؔ

وہ پادشاہ حقیقی پادشاہوں کا پتی یعنے مالک ہے اور سب کا صاحب ہے - اے نانک اسکی رضا میں رہنا لازم ہے ؞

شرح ۔ گورو صاحب فرماتے ہیں کہ وہ حقیقی بادشاہ سب
بادشاہوں کا مالک ہے ۔ بادشاہ کا حکم اپنے مُلک کے اندر ہوتا
ہے ۔ اسکا حکم تمام جہان پر ہے ۔ پس اسی کی اطاعت اور فرمانبرداری
کرنا لازم ہے ۔ اور رضا و تسلیم کو اختیار کرنا چاہیئے ۔ پات کے معنے
رکشا یعنے حفاظت کے بھی ہو سکتے ہیں ۔ یعنے وہ ایسا بادشاہ
ہے ۔ کہ تمام بادشاہوں کی پشت و پناہ ہے ۔ اور ان سب کی
حفاظت کرتا ہے ۔ اس تمام پوڑی میں گورو صاحب نے نرنکار
کی بزرگی اور عظمت کو ثابت کیا ہے ۔ اور ظاہر کیا ہے کہ کل
دیوتے اور دیوی اُسکے محکوم ہیں ۔ عجب نادان ہیں وہ لوگ
کہ جو مذکورہ بالا دیوتوں وغیرہ کے معتقد ہیں ۔ اور اُنکی پرستش
کرتے ہیں ۔ وہ تو تمام اسی ایک نرنکار کے فرمانبردار اور مطیع
ہیں ۔ پس ان کی متابعت سے کچھ حاصل نہیں ہوتا ۔ پڑھنے
والے کو لازم ہے کہ وہ اپنے دل سے ان دیوتوں وغیرہ کی
عظمت اور حقیقت کو دُور کرے ۔ اور صرف ایک نرنکار ست
چت آنند ادویت پارجھ کی بندگی کرے ۔ کیونکہ سوائے اس

کے اور کوئی نجات کے دینے والا نہیں ہے۔ اور نہ بندگی و اطاعت کا مستحق۔ رضادہ بفرمان حق بندہ وار۔ کہ چوں او نہ بینی خداوندگار

پوڑی بست و ہاشتم

ਮੁੰਦਾ ਸੰਤੋਖੁ ਸਰਮੁ ਪਤੁ ਝੋਲੀ ਧਿਆਨ ਕੀ ਕਰਹਿ ਬਿਭੂਤਿ

منداسنتو کھ شرم پت جھولی دھیان کی کرے بھبوت۔

قناعت کی مُندریں کانوں میں ڈالے۔ شرم اور عزّت کی جھولی بنا وے۔ ایک نرنکار کے تصوّر کی بدن پر خاک ملے۔

شرح۔ اس پوڑی میں گوروصاحب نے سدّھوں کو جو گورکھ کے چیلے تھے۔ ہدایت فرمائی ہے۔ جب گوروصاحب سدّھوں سے ملاقی ہوئے۔ تو انہوں نے کہا کہ آپ ہمارا مذہب اختیار کریں۔ کانوں میں مندریں ڈالیں۔ جھولی کھنتھا یعنے گُدڑی اور ڈنڈا وغیرہ اپنے پاس رکھو۔ بدن پر بھبھوت یعنی خاک ملو۔ گورکھ ناتھ کو نمسکار کرو۔ گوروجی نے انکو ہدایت فرمائی۔ کہ یہ نشانیاں سب ظاہری ہیں۔ اندرونی نشانیاں فقیری کی اور ہیں ظاہری

نشانیاں قایم کرنے سے انسان بندہ نہیں بن سکتا۔ بلکہ باطنی لباس حسب ذیل اختیار کرنا چاہیئے ہم نے اسی لباس کو پہنا ہے۔ آپ کے ظاہری لباس کی ہمیں ضرورت نہیں ہے کیونکہ آپ نے ریا کے دلق کو پہن رکھا ہے۔ **اشعار**

در عمل کوش و ہر چہ خواہی پوش ٭ تاج بر سر نہ و علم بر دوش
ترکِ دُنیا شہوت ست و ہوش ٭ پارسائی نہ ترک جامہ و بس

قطعہ

اے درونت برہنہ از تقوے ٭ گز بروں جامۂ ریا داری
پردۂ ہفت رنگ درمگذار ٭ تو کہ در خانہ بوریا داری

فقیر وہ ہے۔ کہ جو قناعت کی مندریں کانوں میں ڈالے۔ شرم اور عزت کی جھولی پہنے۔ یعنے جو افعال مستورہ ہیں۔ اُنسے شرم کرے۔ اور تصور الہٰی کی خاک بدن پر ملے۔ جو ان اوصاف سے متصف ہے۔ وہ درویش ہے۔ ورنہ ہوا پرست اور ہرزہ گو ہوا باز و بندہ آز ٭

قطعہ

ولقت بچہ کار آید و تسبیح و مرقع ٭ خود را ز عملہائے نکوہیدہ بری دار

حاجت بہ کلاہ برکی داشتنت نیست ؛ درویش صفت باش وکلاہِ تتری دار

طریقت جزیں نیست درویش را ؛ کہ افگندہ دارد تنِ خویش را

مؤلّف

جو ہیں درویش کامل خاک وہ دل کو بناتے ہیں

خدا ہرگز نہیں ملتا بدن پر خاک ملنے سے

(ਖਿੰਥਾ ਕਾਲੁ ਕੁਆਰੀ ਕਾਇਆ ਜੁਗਤਿ ਡੰਡਾ ਪਰਤੀਤਿ

کھنتھا کال کواری کایا جگت ڈنڈا پرتیت ؛

زمانہ کی دلق پہنے۔ جسم کو مثل باکرہ کے پاکیزہ رکھے جلمت ویقین کا ڈنڈا ہاتھ میں لے ؛

شرح۔ زمانہ کے دلق پہننے سے یہ مُراد ہے کہ اپنے تئیں گرم و سرد ملایم و نا ملایم زمانہ کا عادی بنا دے۔ اور جفاکشی کی عادت پیدا کرے۔ بھوک اور پیاس کو برداشت کرے۔ جسم کو ایسا پاک وصاف رکھے۔ جیسی باکرہ ہوتی ہے۔ یہاں پر ظاہری صفائی سے مُراد نہیں ہے۔ بلکہ باطنی پاکیزگی سے مُراد ہے جیسی باکرہ عورت لذّتوں سے نا آشنا ہوتی ہے۔ اِسی طرح

تمام لذائذ سے اپنے تئیں بچا وے ۔ تاکہ صفائی قلب حاصل ہو۔
علم و حکمت کے ڈنڈے کے ذریعے سے سرکش نفس کو قابو کرے۔
پرتیت کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ ایشور پر یقین اور بھروسا
رکھے

ਆਈ ਪੰਥੀ ਸਗਲ ਜਮਾਤੀ ਮਨ ਜੀਤੇ ਜਗ ਜੀਤੁ
آئی پنتھی سگل جماعتی من جیتے جگ جیت ۔

سب فرقوں میں صلح کل موجود ہیں۔ دل کو جیتنا گویا عالم کا
جیتنا ہے ۔

شرح ۔ آئی پنتھی جوگیوں کا ایک اعلےٰ فرقہ ہے ۔ جو صلح
کل ہوتے ہیں۔ اور تعصّب سے پاک ۔ گورو صاحب فرماتے
ہیں کہ انسان ہر مذہب میں رہکر صُلح کُل بن سکتا ہے۔ کچھ یہ
ضرور نہیں ہے ۔ کہ جوگی ہی بنکر ایسا ہو سکتا ہے ۔ نفس سرکش
کو قابو کرنا چاہئے ۔ اور دل کو خواہشوں اور لذّتوں سے روکنا
لازم ہے ۔ جس نے اپنے دل کو قابو میں کیا ہے ۔ اُس نے گویا
کُل جہان کو قابو کیا ہے ۔ کیونکہ جب انسان کا دل قابو ہوگا ۔ تو
اس سے کوئی ایسا فعل ناشائستہ سرزد نہ ہوگا جس سے دوسروں

کو ضرر پہنچے۔ اور جب کسی سے کسی کو ضرر نہ پہونچیگا۔ تو سب اُس کے مطیع اور دوست بنے رہینگے۔ دوسرے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ اصلی آئی پنتھی وہی ہو سکتا ہے۔ جو سگل جماعتی ہو۔ یعنی کُل مذاہب کو یکساں سمجھے۔ اور تعصب سے پاک ہو۔

آدیس تسے آدیس آد انیل انا دانا ہت جگ جگ ایکو دیس۔

ادیش ہے اُسکو اور پھر آدیش کہ جو علت العلل اور جہالت سے پاک اور ازلی اور انباشی یعنی حیّ لا یموت ہے۔ ہر زمانہ میں ایک ہی سا رہتا ہے۔

شرح۔ گورو جی فرماتے ہیں۔ کہ میں صرف اسی پاک پروردگار کو بندگی کے لائق سمجھتا ہوں۔ کہ جو سب علتوں کی علت ہے آد کے معنے علت کے ہیں۔ اور جو انیل ہے۔ انیل اودیا یعنے جہالت کو کہتے ہیں۔ یعنی شُدھ چیتن پار برہم پرمیشور نیل سے پاک ہے۔ اور جو انا د ہے۔ یعنی ہمیشہ سے ہے۔ کوئی اُس کی

علّت نہیں ہے۔ قایٔم بالذات اور واجب الوجود ہے۔ اور جو اناہت ہے۔ اناہت کے معنی انباشی کے ہیں۔ کہ جسکا کبھی ناش یعنی عدم نہیں ہوتا۔ اور جو ہر زمانے میں ایک ہی حالت میں رہتا ہے۔ تغیر و تبدل سے اس کی ذات پاک ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ گورو جی فرماتے ہیں۔ کہ اسے سدھو میں گورکھ کو اپدیش نہ کہونگا۔ بلکہ اُس نرنکار کو کہ جو شُدھ اور انباشی اور انادی ہے اور علّت العلل ہے۔ واضح ہو کہ ہر شے کے لئے تین کارن (علّت) کا ہونا ضروری ہے۔ اوّل نمت کارن۔ یعنی علّت فاعلی۔ دوسرے اپادان کارن یعنی علّت مادی۔ تیسرے سادھارن کارن یعنے علّتِ فاعلی۔ جس شے کو کوئی بناتا ہے۔ وہ اُس کی علّت فاعلی ہے۔ جس چیز سے وہ شے بنائی جاتی ہے۔ یعنی جس مصالحہ سے وہ اُسکی علّتِ مادی ہیں۔ اور جس اوزار سے وہ شے بنائی جاتی ہے۔ وہ اُسکی علّت آلی ہے مثلاً کمہار جو برتن بناتا ہے۔ تو کمہار کی علّت فاعلی اور مٹی علّت مادی اور چاک اور اکاش اور ہمت وغیرہ اُس کی علّت آلی ہیں۔ اس انادی

پرمیشور کو کسی نے نہیں بنایا۔ اسلئے وہ ان تینوں علتوں سے پاک ہے۔ ہاں وہ سب کی علّت ہے۔ کیونکہ اُس نے کل عالم کو بنایا ہے۔ سوائے اُسکے اور کوئی دوسرا بنانیوالا کسی شے کا نہیں ہے۔ اِسی طرح اِس جہاں کے بھی تین کارن ہیں۔ پرمیشور جس نے اسکو بنایا ہے۔ نمت کارن ہے پرمانوں یا پرکرتی جو انادی ہے۔ اُپادان کارن اور پرمیشور کی شکتی یعنی طاقت و قدرت سدھارن کارن بعض فرقے تینوں کارن جگت کے پرمیشور کو سمجھتے ہیں۔ یہ خلاف عقل و حکمت ہے۔ کیونکہ جڑھ یعنے مادی پدارتھ چیتن پدارتھ میں سے نہیں بن سکتے۔ اگر یہ مان لیا جاوے۔ کہ مادہ پرمیشور ہی سے بنا ہے تو اُسکو بھی جڑھ ماننا پڑیگا۔ جو محض لغو ہے۔ پرمیشور جگت کا نمت و سادھارن کارن ہے۔ نہ کہ اپادان کارن ایسا ماننے سے کوئی نقص اُسکی خالقیت میں نہیں آتا۔ اپادان کارن عالم کا مادہ ہے۔ عدم گنجائش کے سبب سے ہم اِس بحث کو یہاں مفصّل نہیں لکھ سکتے ؛

پوڑی بست و نہم

بھگت گیان دیا بھنڈارن گھٹ گھٹ واجے ناد

گیان ہمارا بھوجن - دیا یعنے رحم ہمارا بھنڈاری یعنی خزانچی ہے
گھٹ گھٹ یعنی ہر جگہ ناد بج رہا ہے -

شرح - سدھوں نے گورو جی سے کہا - کہ اگر تم سدھ بنکر ناد
بجاؤگے اور ہمارا بھوجن کھاؤگے - تو تمہارا خزانہ ہمیشہ پُر رہیگا -
کبھی خالی نہ ہوگا - گورو جی ان کو ہدایت فرماتے ہیں کہ تمہارے
سب سامان ظاہری ہیں - ان کی ہمیں کچھ ضرورت نہیں ہے
ہم ہمیشہ گیان یعنے معرفت الٰہی کا طعام کھاتے ہیں - اور
رحم اور دیا کو ہم نے اپنا خزانچی بنایا ہے - یہ خزانہ ہمیشہ مالا مال
رہتا ہے - ہر جگہ جو پرمیشور کی حمد و ثنا کے راگ گائے جاتے ہیں
یہ گویا ناد بج رہے ہیں - تمہارا ناد صرف ایک جگہ بجتا ہے -

دوسری جگہ آواز اُس کی سنائی نہیں دیتی۔ ناد ایک قسم کا باجا ہوتا ہے۔ کہ جو سدھ لوگ بجایا کرتے ہیں۔

ਆਪਿ ਨਾਥੁ ਨਾਥੀ ਸਭ ਜਾ ਕੀ ਰਿਧਿ ਸਿਧਿ ਅਵਰਾ ਸਾਦ

آپِ ناتھُ ناتھی سب جاکی ردھ سِدّھ اوراں ساد۔

وہ خود مالک ہے۔ کہ جس کی ملکیت تمام موجودات ہے وہ اور ہیں کہ جنکو ردّھی اور سدّھی کا ذوق وشوق ہوتا ہے۔ کہ جو لذات میں گرفتار ہیں۔

شرح۔ پھر سدھوں نے کہا کہ اگر تم ہمارے مذہب کو اختیار کرلوگے۔ تو مثل ہمارے ناتھ بن جاؤگے۔ اور ردّھی اور سدّھی تم کو حاصل ہو جاویگی۔ ردّھی اور سدّھی سے یہ مراد ہے۔ کہ انسان کو ایسی طاقت حاصل ہو جاتی ہے۔ کہ جو خواہش کرتا ہے وہی نعمت موجود ہو جاتی ہے۔ اور کبھی کسی شے کا خسارہ نہیں ہوتا۔ ناتھ کے معنے مالک کے ہیں۔ اور ناتھی سے مراد مملوک اوراں کے معنے بد اعمال کے ہیں۔ گورو جی سدھوں کو ہدایت فرماتے ہیں کہ تم ناتھ نہیں ہو ناتھ صرف ایک ہی ہے کہ جو تمام مخلوق کا خالق

اور رزاق ہے۔ سوائے اسکے اور کوئی مالک نہیں ہو سکتا۔ تم خودی اور انانیت کے دلدل میں گرفتار ہو۔ اپنے مُنہ سے آپ ناتھ بنتے ہو۔ یہ طریقہ درویشی کا نہیں ہے۔ ہم کو تمہاری ردّھی اور سدّھی اور نعمتوں کی کچھ پرواہ نہیں ہے۔ اور وہ ان کو عزیز ہوتی ہیں۔ کہ جو لذائذ نفسانی کے بندے ہوتے ہیں۔ درویش کا فرض ہے۔ کہ تمام خواہشوں کو دل سے دُور کرے۔ تم ہنوز خواہشوں میں گرفتار ہو۔ اور تمہارے دل نے دُنیا اور اُس کی نعمتوں کو ترک نہیں کیا۔ تم خود ابھی فقیری کی منزل کو نہیں پہنچے ہو۔ ہمیں کیا فائدہ پہنچا سکتے ہو۔

ਸੰਜੋਗ ਵਿਜੋਗ ਦੋਇ ਕਾਰ ਚਲਾਵਹਿ ਲੇਖੇ ਆਵਹਿ ਭਾਗ

سنجوگ وجوگ دوے کار چلاویں لیکھے آوے بھاگ

وصلی اور فصل یہ دونوں عالم کا کام چلا رہے ہیں۔ ہر کسی کو بموجب اپنے بھاگ یعنی قسمت کے ملتا ہے۔

شرح۔ انسان کو جو اسکے اعمال کا اجر دکیفر ملتا ہے۔ اُسکا نام بھاگ یا قسمت ہے۔ گورو جی فرماتے ہیں۔ اے سدھو!

تم کسی کو کیا دیسکتے ہو۔ ہر کوئی بموجب اپنے اعمال کے پاتا ہے
اِس میں کمی بیشی نہیں ہوتی۔ ایک شے انسان کو ملتی ہے اور
دوسری علیحدہ ہوتی ہے۔ جوانی آتی ہے۔ بچپن جاتا ہے۔
جوانی رخصت ہوتی ہے۔ بڑھاپا آتا ہے۔ کوئی ملتا ہے۔ کوئی
علیحدہ ہوتا ہے۔ اسیطرح سے گردش لیل ونہار کا سلسلہ وابستہ ہے

ਆਦੇਸੁ ਤਿਸੈ ਆਦੇਸੁ — آدیس تسے آدیس

آدانیل اناوانا ہست۔ جگ جگ ایکو ویس۔ اِس شبد کے معنے اور
شرح ۲۸ وین پوڑی میں لکھ چکے ہیں؛

پوڑی سیم

ਏਕਾ ਮਾਈ ਜੁਗਤਿ ਵਿਆਈ ਤਿਨਿ ਚੇਲੇ ਪਰਵਾਣੁ
ایکا مائی جگت ویائی تین چیلے پروان؛

ایک مائے حکمت سے تین فرزند جنے ہیں۔ جو اُسکے مقبول ومنظور ہیں
شرح۔ مائی مراد ذات حق سے ہے۔ اور تین فرزندوں سے

مراد ہے۔ اوصاف ثلثہ خداوندی یعنی برہما بشن مہیش۔ گوروصاحب فرماتے ہیں کہ یہ تینوں اوصاف بھی اسی پرمیشور کے ہیں۔ اس سے علیحدہ نہیں ہیں۔ جیسا کہ عوام الناس نے ان کو علیحدہ تین دیوتے فرض کر رکھا ہے۔ قدرت حق کو گورو صاحب نے اِسے اسلئے تشبیہ دی ہے۔ کہ جیسے عالم اجسام میں انسانوں کی پیدائش رحم مادر سے ہوتی ہے۔ اسی طرح قدرت حق نے تمام موجودات کو پیدا کیا ہے۔ سب جہان اس کا فرزند ہے۔ ماں بھی وہی ہے۔ اور باپ بھی وہی ہے۔ اب ان تین چیلوں کی تشریح فرماتے ہیں۔

ਇਕੁ ਸੰਸਾਰੀ ਇਕੁ ਭੰਡਾਰੀ ਇਕੁ ਲਾਏ ਦੀਬਾਣੁ

اِک سنساری اِک بھنڈاری اِک لائے دیوان ؛

ایک پیدا کرتا ہے۔ ایک پرورش کرتا ہے۔ اور ایک عدالت کرتا ہے

شرح ۔ یہ تینوں اوصاف اس نرنکار کے ہیں جب وہ کائنات کو بناتا ہے۔ تو برہما کہلاتا ہے۔ اور جب اُسکی پرورش کرتا ہے۔ وشنو کہلاتا ہے۔ اور جب موجودات کو فنا کرتا ہے۔ تو شیو کہلاتا ہے دراصل ایک ذات ہے۔ حاصل کلام یہ کہ گل انتظام مخلوقات

کا ایک خالق کے ہاتھ میں ہے۔ جو کچھ وہ کرتا ہے۔ خود کرتا ہے۔
کسی دوسرے کو اسمیں دخل نہیں ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

ਜਿਵ ਤਿਸੁ ਭਾਵੈ ਤਿਵੈ ਚਲਾਵੈ ਜਿਵ ਹੋਵੈ ਫੁਰਮਾਣੁ ।

جو تس بھاوے توے چلاوے جو ہووے فرمان۔
جسطرح اسکو بھاتا ہے۔ اُسیطرح چلاتا ہے۔ جسطرح حکم ہوتا ہے
کارروائی ہوتی ہے ؛

شرح۔ جس طرح اُس خالق کو اچھا معلوم ہوتا ہے۔ انتظام
مخلوقات کا کرتا ہے۔ اور جو وہ حکم دیتا ہے۔ ہو جاتا ہے۔ اسکے حکم کو کوئی
بدل نہیں سکتا۔ **شعر** بے حکم کسی کو کچھ ملا ہے ؛ پتا کہیں حکم بن ہلا ہے۔
ذرہ سے لیکر آفتاب اور قطرے سے لیکر بحر ناپید اکنار تک اسی کے
حکم کے فرمانبردار ہیں۔ اسی کے حکم سے سورج چمکتا ہے ہوا چلتی ہے
بادل گرجتا ہے۔ اور مینہ برستا ہے۔ اسی کے حکم سے چاند اور تارے
روشن ہیں۔ اُسی کے حکم سے پہاڑوں سے چشمہ نکلتے ہیں۔
اُسی کے حکم سے نباتات میں نرمی اور جمادات میں سختی ہے۔

[illegible] ਨਾਨਕ ਨ ਆਵੈ [illegible]

اور ویکھے اونہاں نظر نہ آوے بہنا ایہ وِڈان -

وہ (سب کو) دیکھتا ہے۔ مگر ان کو وہ نظر نہیں آتا زیادہ تعجب یہ ہے۔

شرح - یعنے وہ دانائے کُل ومحیط کُل سب کو دیکھتا ہے - مگر وہ کِسی کو نظر نہیں آتا - وِڈان کے معنی بزرگی کے بھی ہو سکتے ہیں۔

خلاصہ یہ ہے - کہ خداوند عالم الغیب ہے - اور ظاہری آنکھوں سے نظر نہیں آتا - کیونکہ اُسکی کوئی صورت وشکل نہیں ہے - وہ صرف گیان اور معرفت کی آنکھوں سے دیکھا جا سکتا ہے -

ਆਦਸੁ ਤਿਸੈ ਆਦੇਸੁ ਆਦਿ ਅਨੀਲੁ ਅਨਾਦਿ

ਅਨਾਹਤਿ ਜੁਗੁ ਜੁਗੁ ਏਕੋ ਵੇਸੁ ॥ ੩੦॥

آدیس تسے آدیس آدا نیل انا دانا ہت جگ جگ ایکو ویس۔

اس شبد کے معنی اور شرح ۲۸ ویں پوڑی میں درج ہے -

پوڑی سی ویکم

ਆਸਣੁ ਲੋਇ ਲੋਇ ਭੰਡਾਰ । آسن لوئے لوئے بھنڈار

جہاں جہاں میں (اسکا مکان اور خزانہ ہے) -

شرح - یعنی پرمیشور سرب ویاپک ہے۔ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ اور ہر جگہ اسکا خزانہ کرم کھُلا ہے۔ تمام عالموں کو رزق پہنچاتا ہے۔ اور ہر جگہ اسکا خوان کرم بچھا ہوا ہے۔

جو کچھ پایا سو ایکا وار ਜੋ ਕਿਛੁ ਪਾਇਆ ਸੁ ਏਕਾ ਵਾਰ

جو کچھ حاصل کیا ہے۔ سو ایک ہی دفعہ (حاصل کیا ہے)

شرح - اِس بیشمار خزانہ الٰہی میں سے سب ایک ہی دفعہ لیتے ہیں۔ یعنی یہ نہیں کہ کسی خاص ملت یا ملک کے لوگوں کو ان کا حصہ پہلے ملے۔ اور دوسروں کو پیچھے وہ کریم سبکو ایک ہی وقت میں دیتا ہے۔ کیونکہ سب جہاں اُسکی نظر میں یکساں اور برابر ہے شاہ و گدا۔ امیر و فقیر۔ خورد و کلاں سب کو ایک ہی آنکھ میں دیکھتا ہے۔ جسوقت نسیم سحری کا جھونکا آتا ہے۔ تو جیسے وہ ایوان شاہی کے کنگروں پر سے گذرتا ہے۔ ویسے ہی ایک فقیر بینوا کی جھونپڑی کی دیوار پر سے جب بارش رحمت الٰہی برستی ہے۔ تو چمن۔ بیابان میدان اور پہاڑ سب کو ایک ہی وقت میں سیراب کر دیتی ہے میووں کی فصل و بہار گردش نیل و نہار بادشاہ اور فقیر دونو

کے واسطے ایک ہی وقت میں آتی ہے۔

ਕਰ ਕਰ ਵੇਖੈ ਸਿਰਜਣਹਾਰੁ کر کر دیکھے سرجن ہار

بنا بنا کر دیکھتا ہے۔ وہ خالق ؏

شرح ۔یعنی وہ صانع بے ہمال صنعتوں کو بناتا ہے۔ اور پھر ان کی پرورش اور نگہبانی کرتا ہے ۔سب کو نظر کے نیچے رکھتا ہے۔ فراموش کسی کو نہیں کرتا۔ وائے بدحال انسان کہ اسکو یاد نہیں کرتا۔

ਨਾਨਕ ਸਚੇ ਕੀ ਸਾਚੀ ਕਾਰ نانک سچّے کی ساچی کار

اے نانک سچّے کردگار کا کام بھی سچّا ہے۔

شرح ۔اکثر لوگوں کا عقیدہ ہے ۔کہ یہ جہان خواب وخیال کی طرح باطل ہے۔ اور جسقدر مخلوقات اور صنعتیں رنگ برنگ کی نظر آرہی ہیں۔ یہ سب وہم ہے۔ اور اُن کی اصلیت نہیں ہے ۔گورو صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اُن کا عقیدہ باطل ہے جہان کو جو خواب وخیال کہا گیا ہے۔ تو اِس نظر سے کہ وہ چندروزہ ہے۔ جیسے خواب تھوڑے عرصہ کے بعد ختم ہو

جاتا ہے۔ اسیطرح انسان کا قیام بھی اِس عالم میں تھوڑا ہے۔ اِس
سے یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ جہاں کی کوئی اصلیت ہی نہیں ہے۔
اگر یہ مان لیا جائے کہ سب سرشٹی متھیا یعنے باطل ہے تو لازم
آتا ہے۔ کہ انسانی زندگی کے کل سلسلہ کو بھی باطل ماناجائے اِس
سے نیک و بد اعمال شائستہ و ناشائستہ افعال سب کا بطلان لازم
آتا ہے۔ جو خلاف علم وحکمت ہے۔ کیا صانع حقیقی کی صنعت باطل
ہے۔ کیا وہ ایسی چیزیں بناتا ہے۔ کہ جن کی کچھ اصلیت اور
حقیقت نہیں ہے۔ جہان کو باطل ماننے والے ثابت کریں۔ کہ
سچے صانع کی صنعت کیونکر باطل ہو سکتی ہے۔ اس کا کوئی کام
باطل نہیں ہے۔ بلکہ جو کچھ وہ کرتا ہے۔ سب راست اور حق
ہے۔ گورو ارجن صاحب نے بھی سکھمنی میں فرمایا ہے۔

ਆਪਿ ਸਤਿ ਕੀਆ ਸਭੁ ਸਤਿ ਤਿਸੁ ਪ੍ਰਭ ਤੇ ਸਗਲੀ ਉਤਪਤਿ

آپ ست کیا سب ست ؛ تس پربھ تے سگلی اُتپت

یعنی وہ کرتار خود بھی حق ہے۔ اور اس کی صنعت بھی حق ہے
اسی نے کل موجودات بنائی ہے۔ جو سب حق ہے۔ جامی نے

تواریخ جامی میں کیا عمدہ کہا ہے۔ دیکھو لایحہ ٢٦ ؛

رباعی

سوخطائی کہ از خرد بے خبر است ؛ گوند عالم خیالی اندر گذر است

آرے عالم ہمہ خیال است ولے ؛ جاوید در و حقیقتے جلوہ گر است

ਆਦੇਸ ਤਿਸੈ ਆਦੇਸ। ਆਦਿ ਅਨੀਲੁ ਅਨਾਦਿ

ਅਨਾਹਤਿ ਜੁਗੁ ਜੁਗੁ ਏਕੋ ਵੇਸੁ ॥੩੧॥

آدیس تے آدیس۔ آد انیل انادانا ہت جُگ جُگ ایکو ویس

اسکے معنے اور شرح ۲۸ دین پوڑی میں مرقوم ہیں۔

پوڑی سی ودوم

ਇਕ ਦੂ ਜੀਭੌ ਲਖ ਹੋਹਿ ਲਖ ਹੋਵਹਿ ਲਖ ਵੀਸ

اک دو جیبھوں لکھ ہوئے۔ لکھ ہووے لکھ بیس۔

ایک زبان کی اگر لاکھ زبانیں ہو جائیں۔ اور لاکھ سے بیس لاکھ۔

شرح یعنی خواہ انسان کی ایک زبان کی لاکھ زبانیں بن جائیں اور پھر اس لاکھ میں سے ہر ایک کی بیس بیس لاکھ ہو جائیں

ਲਖੁ ਲਖ ਗੇੜਾ ਆਖੀਅਹਿ ਏਕੁ ਨਾਮੁ ਜਗਦੀਸ ।

لکھ لکھ گیڑا آکھئے ایک نام جگدیش۔

اِس مالک جہان کے ایک نام کو لاکھ لاکھ دفعہ بیان کریں۔

شرح - یعنی جسقدر زبانیں اوپر بیان کی ہیں۔ وہ پریشور کے ایک نام کو لاکھ لاکھ دفعہ بیان کریں۔ پھر بھی کماحقہ اس کی عظمت اور شان اور جلال کو بیان نہیں کرسکتیں۔ کیونکہ وہ لا انتہا ہے۔ انسان کی طاقت سے باہر ہے۔ کہ اس کی قدرت کو بیان کرے۔

مؤلّف

ہو جو ہر ذرہ کے منہ میں صد زباں ؛ اسکی قدرت ہو نہ اک ذرہ بیاں
ہر شجر کی شاخ بن جاوے قلم ؛ ہو نہ شان ایزدی شمہ رقم
طائر فکرت اُڑے صد آسماں ؛ مائل پرواز ہو صد سالیاں
اُسکی عظمت کی نہ پہنچی اوج پر ؛ خاک میں آگر گرے بے بال و پر

ਏਤੁ ਰਾਹਿ ਪਤਿ ਪਵੜੀਆ ਚੜੀਐ ਹੋਇ ਇਕੀਸ

ایت راہ پت پوڑیاں چڑھئے ہوئے اکیس۔

اس راستے میں عزت کے زینے ہیں۔ ان پر چڑھنے سے انسان

ایک سے اکیس ہو جاتا ہے۔

شرح ۔یعنی راہ معرفت کے جو زینے ہیں ۔ اگر انسان اُن پر چڑھے تو اسکی بزرگی اور عزت زیادہ سے زیادہ ہوتی ہے۔ ایک سے اکیس کا ہونا اسواسطے لکھا ہے۔ کہ ایک کے عدد کے ساتھ جب دو کا عدد ملا۔ تو ۲۱ بنتے ہیں۔ گویا دوسرے زینے پر جا کر ایک سے اکیس مرتبہ بزرگی زیادہ ہوگی۔ علےٰ ہذا القیاس سالکانِ راہِ طریقت زیادہ سے زیادہ شرف حاصل کرتے ہیں۔ مگر یہ شرف اور بزرگی صرف اُنہیں کو ملتا ہے۔ کہ جو صادق عارفان کامل ہیں جنکا ظاہر اور باطن یکساں ہیں۔ نہ انکو کہ جو بے عمل ہیں۔ اور خالی دعوے کرنے والے ہیں۔ بعض انسان تو یہاں تک حوصلہ کرتے ہیں۔ کہ اپنے تئیں۔ خود برمہ یعنی خدا کہتے ہیں۔ اپنی تنگ حوصلگی اور تنگ ظرفی کے باعث طرح طرح کے بے سروپا دعوے کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں گورو صاحب فرماتے ہیں۔ کہ

سُن گلاں آکاش کی کیتاں آئی ریس ؛

آسمان کی باتوں کو سُنکر کیڑوں مکوڑوں کے دل میں بھی برابری کا خیال پیدا ہوا ؛

شرح - کیڑوں مکوڑوں سے مراد اُن انسانوں سے ہے - کہ جنہوں نے حاصل حاصل تو کچھ نہیں کیا - مگر خالی شیخیاں مارتے ہیں - اور طاقت سے بڑھکر دعوے کرتے ہیں - ان کو کچھ نہیں ملتا - آخر محروم رہتے ہیں شیخی مارنے سے انسان بزرگی حاصل نہیں کرسکتا -

شعر

قدم باید اندر طریقت نہ دم ؛ کہ اصلے ندارد دم بے قدم

بیت

بزرگیت باید تواضع گزیں ؛ کہ ایں بام رانیست سلّم جزیں

اشعار

از من بگوئے عالم تفسیر گوئے را ؛ گر در عمل نہ کوشی ناداں کمتری

بار درخت علم ندانم مگر عمل ؛ با علم اگر عمل نہ کنی شاخ بے بری

از صد یکے بجاست تعیا... ... جاہ در طلب علم دیگری

علم آدمیت است وجوانمردی وادب ؛ ورنہ دوی بصورت انسان مصوری
ہر علم را کہ کار نہ بندی چہ فائدہ ؛ چشم از برائے آں بود آخر کہ بنگری
انسان ضعیف البنیان کو لازم ہے۔ کہ حد اندازہ کو نگاہ رکھے اور
بے بنیاد دعوے منہ سے نہ نکالے۔ کیونکہ اِس سے آخر پشیمانی اُٹھانی
پڑتی ہے۔ اپنے منہ سے کہنے سے کوئی بزرگ نہیں بن سکتا۔
بزرگ وہی ہیں۔ کہ جو تو اضع اختیار کرتے ہیں۔ اور عجب وغرور
کو ترک کرتے ہیں ؛

اشعار

بزرگی بناموس وگفتار نیست ؛ بلندی بدعوے و پندار نیست
بزرگاں نہ کردند در خود نگاہ ؛ خدا بینی از خویشتن بیں مخواہ
چہ خود را از نیکاں شمردی بدی ؛ نمیگنجد اندر خدائی خودی
بریں آستاں عجز ومسکینیست ؛ بہ از طاعت خویشتن بینیست
تو خود را گماں بردہ پر خرد ؛ انائے کہ پُر شد دگر چوں بَرَد
نہ دعوے تہی آمے تا پُر شوی ؛ تو از خود پُری زاں تہی میروی
حشرات الارض اگر آسمان کی طرف اُڑینگے۔ آخر پاؤں ہیں گریں
جائیں گے ؛

بگردن فتد سرکش تند خوئے ؛ بلندیت باید بلندی مجوئے

جب انسان کو زمین کا حال معلوم نہ ہو۔ تو اگر وہ آسمان کی باتیں کرے بجا ہی ہے۔ کیونکہ

تو کار زمیں را نکو ساختی ؛ کہ با آسماں نیز پرداختی

بیت

تو بر اوج فلک چہ دانی چیست ؛ چوں ندانی کہ در سرائے تو کیست

ਨਾਨਕ ਨਦਰੀ ਪਾਈਐ ਕੂੜੀ ਕੂੜੈ ਠੀਸ

نانک نظریں پائیے کوڑی کوڑے ٹھیس۔

اے نانک وہ تب ملتا ہے۔ اگر اسکی نظر ہو۔ جو جھوٹے ہیں۔ اُن کے دعوے بھی جھوٹے ہیں۔

شرح ۔ گورو نانک صاحب فرماتے ہیں۔ کہ کوئی انسان اگر چاہے کہ میں اپنے علم و عقل کے زور سے اس نرنکار کو دریافت کر لوں تو نا ممکن ہے۔ وہ تب ہی ملتا ہے۔ کہ جب انسان پر اُسکی نظر کرم ہوتی ہے۔ جو لوگ دعوے کرتے ہیں۔ کہ ہم نے خدا کو دریافت کر لیا ہے۔ وہ جھوٹے ہیں۔ اور جھوٹا دعوے کرتے

ہیں۔ وہ کریم جس پر اپنا کرم ہے۔ اسکو اپنی معرفت کا نور عطا کرتا ہے۔ **ابیات**

جہاں آفریں گر نہ یاری کند   کجا بندہ پرہیز گاری کند

خداوندگارا نظر کن بہ جود   کہ جُرم آمد از بندگاں در وجود

پوڑی سی وسوم

آکھن زور چُپے نہ زور   ਆਖਣਿ ਜੋਰੁ ਚੁਪੈ ਨਹ ਜੋਰੁ

نہ کوئی طاقت سے بیان کرسکتا ہے۔ اور نہ طاقت سے خاموش ہوسکتا ہے ؛

شرح۔ خداوند کی قدرت کا بیان زور و طاقت سے نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی کہے کہ میں بڑا صاحب زور اور طاقتور ہوں۔ خدا کی قدرت کو بیان کردوں۔ غلط ہے۔ **شعر**

ایں سعادت بزور بازو نیست ؛ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اِس کی قدرت اور عظمت کا حال گیان سے معلوم ہوتا ہے نہ کہ زور وطاقت سے۔ اور اگر کوئی چاہے کہ میں بذریعہ طاقت کے خاموشی

اختیار کروں یہ بھی ناممکن ہے۔ جب تک پرمیشور مدد نہیں کرتا
انسان کی زبان ناراستی سے بند نہیں ہو سکتی۔ اس کی
مہربانی سے انسان ناراست کلمات زبان پر لانے سے باز رہتا ہے

زور نہ منگن دین نہ زور   ਜੋਰੁ ਨ ਮੰਗਣਿ ਦੇਣਿ ਨ ਜੋਰੁ

نہ کوئی زور سے مانگ سکتا ہے۔ اور نہ کوئی زور سے دے سکتا ہے

شرح۔ انسان کوئی چیز زور سے نہیں لے سکتا۔ اور نہ کوئی
زور دکھلانے سے کسی کو کچھ دیتا ہے۔ جو کچھ اُسکو حاصل ہوتا ہے
پرمیشور کی مہربانی سے۔ نہ کہ زور اور طاقت سے ॥

زور نہ جیون مرن نہ زور ۔ ਜੋਰੁ ਨ ਜੀਵਣਿ ਮਰਣਿ ਨਹ ਜੋਰੁ

نہ کوئی زور سے زندہ رہ سکتا ہے۔ اور نہ زور سے مر سکتا ہے

شرح۔ انسان اپنی طاقت سے جیتا ہے نہ مرتا ہے۔ سلسلہ حیات
و ممات اسی خالق ذوالجلال کے ہاتھ میں ہے۔ اگر کوئی کُل رُوئے
زمین کا بادشاہ ہو جاوے۔ اپنی ساری سلطنت کے عوض ایک دم
حیات کا زیادہ نہیں کر سکتا ۔ ہ

سکندر کہ بر عالمے حکم داشت   دراں دم کہ بگذشت و عالم گذاشت

میسر نہ بود ش کز و عالمے ٭ ستانند و مہلت دہند ش دمے
اور نہ کوئی انسانی زور سے مر سکتا ہے ۔ جب تک ایشور کا حکم نہیں ہوتا
کوئی کسی کو ہلاک نہیں کر سکتا ٭ بیت
اگر زندگانی نبشت است دیر ٭ نہ مارت گزاید نہ شمشیر و شیر
زور نہ راج مال من شور ٭ ਜ਼ੋਰ ਨ ਰਾਜਿ ਮਾਲਿ ਮਨਿ ਸੋਰੁ
نہ زور سے سلطنت مل سکتی ہے ۔ اور نہ دل کے تحکم سے مال ۔
شرح ۔ کوئی یہ نہ خیال کرے کہ بادشاہ لوگ ملکوں کو بزور شمشیر
فتح کرتے ہیں ۔ یا کہ کوئی جبر و تحکم سے مال و زر حاصل کر سکتا
ہے یہ سب کچھ اقبال خداوندی سے ملتا ہے ۔ اگر لطف ایزدی
شامل حال نہ ہو ۔ تو زور اور قوت ۔ تیز اور تلوار کچھ کام نہیں آتا ۔
تواریخ اسکی شاہد ہے جب خدا کی مہربانی ہوتی ہے ۔ تو ایک
چھوٹا سا انسان بادشاہ ہفت اقلیم ہو جاتا ہے ۔ اور جب اُس کا
لطف یار نہیں ہوتا ۔ تو شہنشاہ ایک دم میں خاک و خون میں مل
جاتا ہے ۔ نپولین بونا پارٹ کہ جس نے ایک عالم کو تہ و بالا کر دیا
تھا پہلے ایک سپاہی تھا ۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ ضیغم پنجاب جو

کُل پنجاب کے بادشاہ ہوئے اور جنکی شمشیر کی جوہر کو افغان جیسے بہادر اور جنگجو قوم نے تسلیم کیا۔ ایک چھوٹے سردار کے فرزند تھے مگر جو اُنکے ایام طفولیت ہی میں مر گئے تھے۔ سکندر اعظم جو کُل دُنیا کو فتح کرنیکا ارادہ رکھتا تھا۔ یونان کے سردار کا بیٹا تھا۔ یہ سب کیونکر والی تخت و سریر ہوئے۔ صرف اقبال خداوندی سے نہ کہ زورِ بازو سے۔

نظم از مؤلف

کچھ نہیں ملتا زورِ بازو سے	تول تو عقل کے ترازو سے
ہو خدا کا اگر نہ لطف و کرم	نہ ملے سلطنت نہ جاہ و حشم
ہو اگر اسکا لطف شامل حال	ملے اک دم میں ملک و مال و منال
لاکھ مارا کرے کوئی شمشیر	کچھ بھی ملتا نہیں ہے بے تقدیر
رزق ملتا نہیں ہے طاقت سے	قوت ملتی نہیں ہے قوت سے
جب بگڑتی ہے مرد کی تقدیر	ملک یاوری کرے نہ جاہ و سریر
ہو اگر حکم ایزد متعال	مور اک پیل کو کرے پامال

ਜ਼ੋਰ ਨ ਸੁਰਤੀ ਗਿਆਨਿ ਵੀਚਾਰਿ

زور نہ سُرتی گیان وچار

نہ زور سے سُرتی کا گیان اور علم حاصل ہوتا ہے

کیتے دیو دانو مُن کیتے کیتے رتن سمند۔

شرح ۔ گورو صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جو نیک اعمال کے باعث سے دیوتے ہو گئے ہیں۔ وہ بھی بیشمار ہی ہیں۔ اور جو مصدر افعال ذمیمہ بن کر اسر ہو گئے ہیں۔ وہ بھی لاتعداد ہیں مُنی جو ہمیشہ تصوّر اور یاد الٰہی میں لگے رہتے ہیں اُنکا بھی کچھ حساب نہیں ہے۔ رتن ۱۴ اور سمندر سات مشہور ہیں۔ مگر در اصل یہ بھی لاتعداد ہیں

ਕੇਤੀਆਂ ਖਾਣੀ ਕੇਤੀਆਂ ਬਾਣੀ ਕੇਤੇ ਪਾਤ ਨਰਿੰਦ

کیتیا کھانی کیتیا بانی۔ کیتے پات نرند ؀

بہت سی کہانیاں ہیں۔ اور بیشمار زبانیں۔ بیشمار بادشاہ اور راجے ہیں۔ شرح ۔ گورو صاحب فرماتے ہیں۔ چار کہانیاں مشہور ہیں اُن کی تفصیل ستائیسویں پوڑی میں گذر چکی ہے۔ مگر اور بھی بہت سی ہیں۔ کہ جنکا علم انسان کو نہیں ہے۔ بانی کے معنی تصنیفات کے بھی ہو سکتے ہیں۔ یعنی اسقدر زبانیں یا تصنیفات ہیں۔ کہ جن کی تعداد کسی کو معلوم نہیں ہے۔ بیشمار بادشاہ اور راجے ہیں کہ ان دلیسوں پر حکمراں ہیں۔

کچھ زور و طاقت سے حاصل کرسکتا ہوں۔ وہ اپنے زور کو آزمالے
اسکو خود معلوم ہو جائیگا۔ کہ بلا قسمت کچھ نہیں ملتا۔ یا اُسکے یہ معنے
بھی ہوسکتے ہیں۔ کہ جسکے ہاتھ میں زور ہوتا ہے۔ وہ اسکو آزما کر
دیکھ لیتا ہے۔ کسر کوئی باقی نہیں رکھتا۔ آخر عاجز رہ جاتا ہے اور
اپنی عاجزی کا معترف ہوتا ہے

ਨਾਨਕ ਉਤਮੁ ਨੀਚੁ ਨ ਕੋਇ

نانک اُتم نیچ نہ کوئے

اے نانک سب نیک ہیں۔ بُرا کوئی نہیں ہے۔

شرح۔ گورو صاحب فرماتے ہیں۔ کہ چاہے انسان کیسے ہی دعوے
کرتے ہیں۔ مگر ہم کسی کو بُرا نہیں کہتے۔ ہمارے نزدیک سب اچھے
ہیں۔ سچ ہے۔

بزرگے کہ خود را بخردی شمرد ؛ بدنیا و عقبےٰ بزرگی بہ برد
تو آنگہ شوی پیش مردم عزیز ؛ کہ مر خویشتن را نگیری بہ چیز
فروتن بود ہوشمند گزیں ؛ نہد شاخ پُر میوہ سر بر زمیں

مؤلف

جو ہوتے ہیں مردان راہ خدا ؛ سمجھتے ہیں سب خلق کو پارسا

خدا جن کو دیتا ہے سیرت نکو ۔ کسی کے نہیں ہوتے وہ عیب جو
نہیں کوئی واقف میرے عیب سے ۔ سوا ایزد عالم الغیب کے

اس شبد کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ انسان نہ نیک ہے ۔ اور نہ بد ۔ بلکہ جیسے اعمال کرتا ہے ۔ ویسا ہی ہو جاتا ہے ۔

پوڑی سی وچہارم

راتی رُتی تھتی وار ਰਾਤੀ ਰੁਤੀ ਥਿਤੀ ਵਾਰ

راتیں ۔ موسمیں ۔ تاریخیں ۔ اور دن بنائے ۔

شرح ۔ اس پوڑی میں گورو جی پیدائش عالم کا حال بیان فرماتے ہیں ۔ کہ پرمیشور نے شب و روز اور موسمیں اور مہینے اور سال وغیرہ بنائے ہیں ۔

پون پانی اگنی پاتال ਪਵਣ ਪਾਣੀ ਅਗਨੀ ਪਾਤਾਲ

ہوا اور پانی اور آگ اور آسمان بنائے ۔

شرح ۔ پھر پانچوں عناصر ترکیب دیئے یعنی خاک ۔ باد ۔ آب آتش اور آسمان ۔ یعنی عناصر حسب موقعہ لگایا ۔ اور موجودات پیدا کی ۔

ਤਿਸੁ ਵਿਚਿ ਧਰਤੀ ਥਾਪਿ ਰਖੀ ਧਰਮ ਸਾਲ

تس وچ دھرتی تھاپ رکھی دھرم سال.

اِس کے درمیان زمین کو بمنزلہ دھرم شالہ کے قایم کیا - یعنے خلا کے بیچ زمین کو قایم کیا - تاکہ انسان وہاں پیدا ہو کر دھرم کے مدرسے میں تعلیم پاوے - اور اپنے آرام و آسائش کے سامان مہیا کرے -

نظم

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند ؛ ہمہ سر بر خط فرمان خدائے دارند

تا تو نانے بکف آری و بہ غفلت نخوری ؛ تا بہ دامن ز چہر فلک مے آرند

ہمہ از بہرِ تو سرگشتہ و فرماں بردار ؛ کہ توئی مرکز و ایں دائرہ ہا پرکارند

شرطِ انصاف نباشد کہ فرماں نبری ؛ نہ فلک بیں کہ پئے خدمت تو دوارند

شعر

زمشرق بہ مغرب مہ و آفتاب ؛ رواں کرد و گسترد گیتی بر آب

ਤਿਸੁ ਵਿਚਿ ਜੀ ਜਗਤ ਕੇ ਰੰਗ

تِس وِچ جی جگت کے رنگ

اسمیں اِنسان بنائے کہ جنکے رنگ ڈھنگ طرح طرح کے ہیں.

شرح - گورو صاحب فرماتے ہیں کہ زمین کو بنا کر اسمیں طرح

طرح کے انسان پیدا کئے۔ کوئی سفید رنگ کوئی سیاہ رنگ کوئی سُرخ رنگ یعنی اُنکی طبائع مختلف بنایئں۔ ایک کی قطع اور وضع دوسرے سے نرالی ہے۔

ਤਿਨ ਕੇ ਨਾਮ ਅਨੇਕ ਅਨੰਤ — تن کے نام انیک اننت

انکے نام لاتعداد اور بیشمار ہیں۔

شرح۔ یعنے مخلوق کے نام بیشمار ہیں۔ کوئی اُنکو شمار نہیں کر سکتا۔ انسان حیوان۔ طیور۔ حشرات الارض اسقدر ہیں۔ کہ اُن کی قسموں کے نام کوئی نہیں جانتا۔ ایک سے ایک نئی قسم نظر آتی ہے

ਕਰਮੀ ਕਰਮੀ ਹੋਇ ਵਿਚਾਰੁ — کرمی کرمی ہوئے ویچار۔

اعمال کے مطابق سب کا حساب ہوتا ہے۔

شرح۔ یعنی اِس دھرم سال میں جیسا کوئی عمل کرتا ہے۔ اُسی کے مطابق اسکو اجر ملتا ہے۔ وہ عادل حقیقی کسی کے حق کو تلف نہیں کرتا۔

ਸੱਚਾ ਆਪ ਸੱਚਾ ਦਰਬਾਰ — سچا آپ سچا دربار

خود حق ہے۔ اور دربار بھی ہے۔

شرح - گورو صاحب فرماتے ہیں کہ پرمیشور بھی ست ہے ۔ اور اُسکا عدل و انصاف بھی ست ہے ۔ انسان کو لازم ہے کہ فرصت کو غنیمت سمجھے اور نیک اعمال اختیار کرے ۔

تتھّے سوہن پنچ پروان

ਤਿਥੈ ਸੋਹਨਿ ਪੰਚ ਪਰਵਾਣੁ

وہاں نیک اور مقبول عزت حاصل کرتے ہیں ۔

شرح - یعنی اُس پرمیشور کے دربار میں وہی شرف اور عزت حاصل کرتے ہیں ۔ کہ جو نیک اعمال ہیں ۔ جن لوگوں نے عمر کو لہو و لعب میں بسر کیا ہے ۔ اور بندگی اور اطاعت نہیں کی ۔ وہ وہاں محروم رہینگے ۔

ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت ٭ دماغ بیہدہ پخت و خیال باطل بست

ندریں کرم پوے نیشاں

ਨਦਰੀ ਕਰਮਿ ਪਵੈ ਨੀਸਾਣੁ

اسکی نظر کرم سے نشان نظر آتا ہے ۔

شرح - یعنے دربار خداوندی کا علم صرف اسیوقت نظر آتا ہے کہ جب اِس پاک پرمیشور کی مہربانی ہوتی ہے یا کرم کے معنے اعمال کے ہیں یعنے جو اچھے عمل کرتے ہیں ۔ وہ ہی اِس دربار میں باریاب

ہوتے ہیں۔

ਕਚ ਪਕਾਈ ਓਥੈ ਪਾਇ ۔ کچ پکائی اوتھے پائے۔

وہاں خامی اور پختگی جانچی جاتی ہے۔

شرح ۔یعنی نیک و بد سب کو جانچا جاتا ہے۔ یا یہ کہ خامی اور پختگی وہاں پرکھی جاتی ہے۔جو اعمال میں پختہ نکلتے ہیں عزت پاتے ہیں۔اور جو خام ثابت ہوتے ہیں۔ وہ محروم رہ جاتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਗਇਆ ਜਾਪੈ ਜਾਇ ۔ نانک گیا جاپے جائیے۔

اے نانک یہ حال وہاں جا کر ہی معلوم ہوگا۔

شرح ۔یعنے جو ہم نے بیان کیا ہے۔ اسکی تصدیق انسان کو تب ہی ہوگی۔ کہ جب وہ پرمیشور کے دربار میں داخل ہوگا۔جبتک وہ وہاں نہ جائیگا تب تک اسکو وہاں کی حقیقت کما حقہ معلوم نہ ہوگی۔

پوڑی سی وپنجم

ਧਰਮ ਖੰਡ ਕਾ ਏਹੋ ਧਰਮ ۔ دھرم کھنڈ کا ایہو دھرم

دھرم کھنڈ کا یہی بیان ہے (جو اوپر ہوا)

شرح - اوپر بیان ہوچکا ہے۔ کہ یہ دُنیا بمنزلہ ایک دھرم شال
کے ہے۔ اسمیں جو کچھ انسان کو کرنا لازم ہے وہ سب بیان ہوچکا
اب گوروصاحب جو جو اسکو جاننا لازم ہے۔ اسکو بیان فرماتے ہیں۔

گیان کھنڈ کا آکھوں کرم ਗਿਆਨ ਖੰਡ ਕਾ ਆਖਹੁ ਕਰਮੁ

اب گیان کھنڈ کا ذکر کرتا ہوں۔

شرح - یعنے عوام الناس کی واقفیت کیواسطے گیان کے باب میں
کچھ بیان کرتے ہیں۔ تاکہ معلوم ہو۔ کہ انسان کو عالم معنے کے بارہ میں
کیا جاننا چاہیئے۔

کیتے پون پانی بینتر کیتے کانہہ مہیش - ਕੇਤੇ ਪਵਨ ਪਾਣੀ ਬੈਸੰਤਰ ਕੇਤੇ ਕਾਨ ਮਹੇਸ

بیشمار ہوائیں۔ بیشمار پانی۔ بیشمار آتشین۔ بیشمار کرشن۔ اور بیشمار شو ہیں

شرح - یعنی اگر عالم معنے کیطرف غور کیا جائے تو وہاں بیشمار دیوتے
اور عناصر ہیں۔ عالم صوری میں پانچ عناصر ایک کرشن اور ایک
شو مشہور ہے۔ گوروجی فرماتے ہیں۔ کہ اگر عالم معنے کو دیکھا جاوے
تو وہاں بیشمار ہی عناصر ہیں۔ اور بیشمار کرشن اور شو وغیرہ دیوتے

کیتے برہمی گھاڑت گھڑیئے روُپ رنگ کے دنیس۔

وہاں بیشمار برہمی صورتوں کو بنا رہے ہیں۔ اور قسم قسم اور طرح طرح کے طریق ہیں۔

شرح۔ گورو صاحب فرماتے ہیں۔ کہ عالم صوری میں صرف ایک برہما ہے۔ عالم معنوی میں بیشمار ہی برہمی ہیں۔ اور طرح طرح کے وہاں بھیکھ یعنی مشرب ہیں۔ کیتا کرم بھومی میر کیتے کیتے دھو اُپدیش

ਕੇਤੀਆ ਕਰਮ ਭੂਮੀ ਮੇਰ ਕੇਤੇ ਕੇਤੇ ਧੂ ਉਪਦੇਸ

بہت سے کرم بھومیاں۔ بہت سے پہاڑ۔ بہت سے دھرو اور بہت سے اُپدیش ہیں۔

شرح۔ کرم بھومی سے مراد عالم اسباب سے ہے۔ میر یعنی سمیر پربت دھرو یعنی قطب اُپدیش سے مُراد علوم سے ہے۔ یعنی عالم معنی ایسا وسیع ہے۔ کہ اسمیں بیشمار عالم اسباب ہیں۔ بیشمار قطب ہیں برخلاف عالم صوری کے کہ صرف دو قطب رکھتا ہے۔ اور بیشمار ہے۔ اسمیں علوم ہیں۔ یا دھو اپدیش سے یہ مراد بھی ہو سکتی ہے کہ دھرو بھگت جیسے اُپدیشک یعنی واعظ ؛

ਕੇਤੇ ਇੰਦ ਚੰਦ ਸੂਰ ਕੇਤੇ ਕੇਤੇ ਮੰਡਲ ਦੇਸ

کیتے اِند چند سُور کیتے کیتے منڈل دیس۔

بیشمار اندر۔ بیشمار چاند۔ اور سورج بیشمار منڈل یعنی راسیاں اور بیشمار ولائیتیں ہیں۔ **شرح**۔ جوتش کے علم سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ بارہ راسیں ہیں۔ اور بارہ اُنکے سورج ہیں۔ ایک ایک گرو کے ساتھ ایک سے لیکر کئی کئی قمر ہیں۔ گوروجی فرماتے ہیں۔ کہ ان کے سوائے اور بیشمار بروج اور ستاروں کی منڈل اور ولائیتیں ہیں۔ کہ جو آجتک کسی کو معلوم نہیں ہوئی۔ اُن کا علم الغیب کو ہے۔ کہ جس نے اُن کو بنایا ہے۔

ਕੇਤੇ ਸਿਧ ਬੁਧ ਨਾਥ ਕੇਤੇ ਕੇਤੇ ਦੇਵੀ ਦੇਸ

کیتے سِدھ بُدھ ناتھ کیتے کیتے دیوی دیس۔

بیشمار سِدھ (عارف) بیشمار بدھ (حکیم) بیشمار ناتھ اور بیشمار دیویاں اور انکے بھیکھ ہیں۔

شرح۔ آٹھ سِدھ۔ چوبیس بدھ۔ نو ناتھ۔ اور ۳۳ کروڑ دیوتے مشہور ہیں۔ مگر گورو صاحب فرماتے ہیں۔ کہ عالم معنی میں ایسے ایسے بیشمار ہوئے ہیں۔

کیتے دیو دانو مُن کیتے کیتے رتن سمند۔

شرح۔ گورو صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جو نیک اعمال کے باعث سے دیوتے ہو گئے ہیں۔ وہ بھی بیشمار ہی ہیں۔ اور جو مصدر افعال ذمیمہ بن کر اسر ہو گئے ہیں۔ وہ بھی لاتعداد ہیں۔ مُنی جو ہمیشہ تصور اور یاد الہٰی میں لگے رہتے ہیں۔ اُنکا بھی کچھ حساب نہیں ہے۔ رتن ۱۴ اور سمندر سات مشہور ہیں۔ مگر در اصل یہ بھی لاتعداد ہیں۔

ਕੇਤੀਆ ਖਾਣੀ ਕੇਤੀਆ ਬਾਣੀ ਕੇਤੇ ਪਾਤ

ਨਰਿੰਦ

کیتیا کھانی۔ کیتیا بانی۔ کیتے پات نرند ؛

بہت سی کہانیاں ہیں۔ اور بیشمار زبانیں۔ بیشمار بادشاہ اور راجے ہیں۔ **شرح**۔ گورو صاحب فرماتے ہیں۔ چار کہانیاں مشہور ہیں اُن کی تفصیل ستائیسویں پوڑی میں گذر چکی ہے۔ مگر اور بھی بہت سی ہیں۔ کہ جنکا علم انسان کو نہیں ہے۔ بانی کے معنی تصنیفات کے بھی ہو سکتے ہیں۔ یعنی اسقدر زبانیں یا تصنیفات ہیں کہ جن کی تعداد کسی کو معلوم نہیں ہے۔ بیشمار بادشاہ اور راجے ہیں کہ ان دیسوں پر حکمرانی ہیں

ਕੇਤੀਆ ਸੁਰਤੀ ਸੇਵਕ ਕੇਤੇ ਨਾਨਕ ਅੰਤੁ ਨ ਅੰਤੁ

گیتا سُمرتی سیوک کیتے نانک انت نہ انت

کئی شاشتر اور کئی اُنکے پیرو ہیں۔ اے نانک آخر اُن کا کوئی

شمار نہیں ہے۔

شرح - گورو صاحب فرماتے ہیں۔ کہ بیشمار کتب الٰہی ہیں۔ اور

بیشمار اُنکو ماننے والے۔ اگر انسان انکی تعداد معلوم کرنی چاہتا ہے

تو آخر اُنکی انتہا معلوم کرنے سے عاجز آجاتا ہے۔ پہلے انت کے معنے

آخر اور انجام کار کے اور دوسرے انت کے معنے شمار کے ہیں۔

اب طالب معرفت سوال کرتا ہے۔ کہ بہت سے کھنڈ یعنے ملک

ہیں۔ ان میں سب سے اعلےٰ کونسا ہے۔ اسکا جواب گورو صاحب

اس پوڑی میں دیتے ہیں۔

پوڑی سی و ہفتم

ਗਿਆਨ ਖੰਡ ਮਹਿ ਗਿਆਨੁ ਪਰਚੰਡੁ

گیان کھنڈ میں گیان پرچنڈ

گیان کا جو کھنڈ ہے۔ اسمیں سب سے زیادہ روشن گیان ہے۔

شرح - گورو صاحب فرماتے ہیں۔ کہ عالم معرفت الٰہی نہایت ہی

روشن ہے جو اسکی سیر کرتا ہے۔ اُسکا دل نور معرفت الٰہی سے منور ہوجاتا ہے

ਤਿਥੈ ਨਾਦ ਬਿਨੋਦ ਕੋਡ ਅਨੰਦੁ

تتھی ناد بنود کوڈ آنند

وہاں سرور کے ناد بجتے ہیں۔ اور کروڑہا آنند ہیں۔

شرح یعنی اِس عالم میں غم و رنج کا نام و نشان نہیں۔ ہر جگہ شادمانی کے شادیانے بجتے ہیں۔ اور راحت بیشمار حاصل ہوتی ہے۔ حاصل کلام یہ ہے۔ کہ جو انسان گیان یعنے معرفت الٰہی کو حاصل کرلیتا ہے۔ وہ ہمیشہ مسرور رہتا ہے۔ کوئی دنیوی رنج و راحت کو وہ خواب و خیال تصور کرتا ہے۔ اب طالب معرفت سوال کرتا ہے کہ بانیاں بھی کئی ہیں۔ سب سے عمدہ اور افضل زبان کونسی ہے۔ اسکا جواب گورو صاحب دیتے ہیں۔

ਸਰਮ ਖੰਡ ਕੀ ਬਾਣੀ ਰੂਪੁ

شرم کھنڈ کی بانی روپ

شرم کے کھنڈ کی بانی بہت پاکیزہ ہے۔

شرح۔ گورو صاحب فرماتے ہیں۔ کہ انسان کو چاہیئے۔ کہ شرم و حیا کو اختیار کرے۔ تاکہ اسکو سچا گیان حاصل ہو۔ آنکھوں سے شرم اور حیا کا پردہ آنکھوں پر رکھے۔ تاکہ کبھی کسی بہو بیٹی کو نظر سے نہ دیکھے

ਤਿਥੈ ਘਾੜਤਿ ਘੜੀਐ ਬਹੁਤੁ ਅਨੂਪੁ

تتھے گھاڑت گھڑیئے بہت انوپ ؎

وہاں بہت خوبصورت چیزیں گھڑی جاتی ہیں۔

شرح۔گورو جی فرماتے ہیں۔کہ شرم کھنڈ میں بہت بہت بیش قیمت اور خوبصورت زیور تیار ہوتے ہیں۔مطلب یہ ہے کہ شرم کے اختیار کرنے سے انسان بہت بہت عمدہ خصائل حاصل کرتا ہے۔ اور گناہوں کے ارتکاب سے باز رہتا ہے۔جس انسان کی آنکھ میں شرم نہیں ہے۔وہ انسان نہیں۔بلکہ حیوان ہے۔اب ان زیوروں کی خوبصورتی کا حال بیان کرتے ہیں۔

ਤਾ ਕੀਆ ਗਲਾ ਕਥੀਆ ਨਾ ਜਾਹਿ

تاں کیاں گلاں کتھیاں نہ جائیں۔

اُن کی باتیں بیان نہیں ہو سکتیں ؎

شرح۔ گورو صاحب فرماتے ہیں۔کہ شرم کھنڈ میں جو زیور ہوتے ہیں۔انکی تعریف نہیں ہو سکتی۔بہت ہی بیش بہا اور خوبصورت ہوتے ہیں

ਜੇ ਕੋ ਕਹੈ ਪਿਛੈ ਪਛੁਤਾਇ

جے کو کہے پچھے پچھتائے۔

اگر کوئی کہے۔ پشیمان ہوتا ہے ؎

شرح۔ یعنی اگر کوئی شخص زیوروں کی تعریف کرتا ہے۔ تو نادم ہوتا ہے
اپنے عجز بیان سے پس اس سے زیادہ فضیلت اور کیا ہو سکتی ہے۔ مبارک
ہے وہ انسان کہ جو اُن زیوروں کے حاصل کرنیکی کوشش کرتا ہے۔
تتھے گھڑیے سُرت من بُدھ

ਤਿਥੈ ਘੜੀਐ ਸੁਰਤਿ ਮਨਿ ਬੁਧਿ

وہاں سُرت (اہنکار) مت چت من اور بُدھ گھڑے جاتے ہیں۔
شرح۔ اب گورو صاحب ان زیورونکی تشریح فرماتے ہیں۔ یعنی شرم
کے ذریعہ سے انسان کا دل اور عقل اور خیال پاک و صاف ہوتے ہیں
اور تکبر دُور ہو جاتا ہے۔ علاوہ اسکے اور کئی قسم کے خصائل حسنہ حاصل
کرتے ہیں۔

ਤਿਥੈ ਘੜੀਐ ਸੁਰਾ ਸਿਧਾ ਕੀ ਸੁਧਿ

تتھے گھڑیے سُراں سدھاں کی سُدھ ؛

وہاں دیوتوں اور سدھوں کی بزرگی گھڑی جاتی ہے۔
شرح۔ اگر انسان شرم اختیار کرے۔ تو مثل دیوتوں اور سدھوں
کی بزرگی حاصل کر سکتا ہے۔ اشعار مؤلف۔
حیا ایک نشانی ہے ... کی ... انسان کی

نہ ہو شرم گر چشم انسان میں ؛ نہیں فرق انسان و حیوان میں
حیا سے ہو انساں کا پایہ بلند ؛ حیا کو کریں اختیار ارجمند
حیا سے ہو انساں عزیزِ جہاں ؛ حیا کو سمجھ سیرتِ راستاں
حیا ہے کلیدِ درِ معرفت ؛ حیا ہے بزرگانِ دین کی صفت
سعادت حیا سے ملے مرد کو ؛ سیادت حیا سے ملے مرد کو
کبھی کی جو ہو چشم سے شرم دور ؛ تو اس چشم سے ہو جیو دور نور
حیا نور ہے چشم انسان کا ؛ حیا اک زیور ہے ایمان کا

پوڑی سی و ہفتم

ਕਰਮ ਖੰਡ ਕੀ ਬਾਣੀ ਜੋਰੁ کرم کھنڈ کی بانی زور

عالمِ عمل کی بانی زور آور ہے۔ **شرح**۔ اب گورو صاحب طالبِ معرفت پر عمل کی بزرگی ظاہر کرتے ہیں۔ پہلے اسکو بتلا چکے ہیں۔ کہ گیان اور شرم و حیا عمدہ خصائل ہیں۔ اب وہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ اُنکے ساتھ عمل کا ہونا بھی لازمی ہے۔ صرف علم سے انسان سچی بزرگی نہیں حاصل کر سکتا۔ کیونکہ علم نام ہے۔ ایک قوت کی ماہیت کے جان لینے کا اور عمل نام ہے اسکو کام میں لانیکا۔ جب تک اس قوت کو کام میں نہ لایا جائیگا

تب تک اس سے کچھ فایدہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ اشعار

علم چندانکہ بیشتر خوانی ؛ چوں عمل در تو نیست نادانی

چارپائے بر و کتابے چند ؛ نہ محقق بود نہ دانشمند

اگر انسان عالم ہو مگر عامل نہ ہو۔ تو ایسا ہے۔ جیسے اندھے کے ہاتھ میں مشعل کیونکہ اس سے وہ کچھ فایدہ نہیں اٹھا سکتا۔

تھتے ہور نہ کوئی ہور

ਤਿਥੈ ਹੋਰੁ ਨ ਕੋਈ ਹੋਰੁ

وہاں اور کوئی نہیں ہے۔ شرح۔ گورو صاحب فرماتے ہیں۔ کہ عمل کے سامنے اور کوئی فضیلت اور بزرگی نام آور نہیں ہے۔ جہاں عالم باعمل پہنچ سکتا ہے۔ وہاں اور کوئی نہیں پہنچ سکتا۔

تتھے جودھ مہابل سور

ਤਿਥੈ ਜੋਧ ਮਹਾ ਬਲ ਸੂਰ

وہاں صرف مرد شجاع اور نہایت طاقتور اور بہادر پہنچتا ہے۔

شرح۔ گورو صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اس مقام پر صرف وہی پہنچتے ہیں جو بڑے شجاع اور بہادر ہوتے ہیں۔ کہ اپنے کل حواس کو قابو کرتے ہیں ...ل سے نفس اندہ پر فتح پائی ہے۔ کام یعنی شہوت۔ کرودھ۔ یعنی غضب۔ لوبھ یعنی حرص۔ موہ یعنی محبت۔ اہنکار یعنی تکبر۔ اُن سب کو اپنا

فرمانبردار بنایا ہے۔ ظاہر ہے کہ ان چیزوں کو قابو کرنے کے لئے سب سے
بڑی شجاعت اور قوت درکار ہے۔ حقیقی بہادر اور شجاع وہی ہے۔ کہ
جو اُنکو قابو کرتا ہے۔ نہ کہ وہ کہ جو شیر کو مغلوب کرے یا ہاتھی کو مار سکے۔ ذوقؔ
نہیں وہ پہلوان جسنے کہ پیل و شیر کو مارا ٭ وہی ہے پہلوان جسنے کہ مارا نفس امّارہ
میدانِ وغا میں بڑھکر تلوار مارنا بہت آسان ہے۔ مگر کام اور کرودھ
وغیرہ دشمنوں کے مقابلہ میں کھڑا ہونا بہت دشوار ہے۔

ਤਿਨ ਮੈ ਰਾਮੁ ਰਹਿਆ ਭਰਪੂਰੁ   تن میں رام رہیا بھرپور

اُن کے دلمیں پرمیشور پُر ہو رہا ہے۔ **شرح**۔ یعنے مفصلہ بالا جو بہادر اور
شجاع مرد ہیں۔ اُنکے بال بال میں پرمیشور بس رہا ہے ہر وقت وہ اسی
کے گیان دھیان میں مستغرق رہتے ہیں۔ سوائے اسکے اور کسی شے
کا خیال اُن کے دل میں نہیں آتا۔ شعر مؤلف

تیرا ذکر پھیلا ہوا کو بہ کو ہے ٭ جہاں دیکھتا ہوں وہاں تو ہی تو ہے

ਤਿਥੈ ਸੀਤੋ ਸੀਤਾ ਮਹਿਮਾ ਮਾਹਿ   تتھے سیتو سیتا مہما مانہہ

وہاں شیتل سے شیتل ہیں۔ تعریف میں ٭ **شرح**۔ گورو صاحب فرماتے
ہیں کہ عالم عمل میں جو لوگ رہتے ہیں۔ وہ سب شیتل سبھاؤ یعنے مجمد و بارد

ہیں۔ یا یوں کہو کہ ایشور کی مہان کی تصور ہیں شانتی سروپ ہو
رہے ہیں۔ یعنی پرمیشور کی کیرتن گانے سے اُن کو شانتی حاصل
ہوگئی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ایسے لوگ بڑے حلیم اور بُردبار ہوتے ہیں

تاں کے روپ نہ کتھنے جاہِہ ۔ ਤਾਂ ਕੇ ਰੂਪ ਨ ਕਥਨੇ ਜਾਹਿ

انکے روپ بیان نہیں ہو سکتے۔ **شرح** ۔ یعنی ان اوصاف سے جو
لوگ مُتصف ہوتے ہیں۔ اُنکی پاکیزگی اور خوبصورتی کا بیان نہیں ہوسکتا
حاصل کلام یہ کہ وہ نہایت پاکیزہ صورت اور پاک سیر ہوتے ہیں۔

نہ اوہ مریں نہ ٹھاگے جاہِہ ਨਾ ਓਹਿ ਮਰਹਿ ਨ ਠਾਗੇ ਜਾਹਿ

نہ وہ مرتے ہیں نہ ٹھگے جا سکتے ہیں۔ **شرح** ۔ یہ شبد اگلے شبد کی خبر ہے

جنکے رام وسے من ماہِہ ਜਿਨ ਕੈ ਰਾਮੁ ਵਸੈ ਮਨ ਮਾਹਿ

جن کے دل میں پرمیشور بس رہا ہے۔ **شرح** ۔ گورو صاحب فرماتے ہیں
کہ جنکے دل میں سری پرمیشور بس رہا ہے۔ وہ کبھی نہیں مرتے یعنے جنم مرن
سے نجات حاصل کرتے ہیں۔ دائرہ تناسخ میں نہیں پڑتے۔ کوئی دنیوی شے
اُنکو فریب نہیں دے سکتی۔ کیونکہ وہ اُنکی حقیقت سے بخوبی واقف ہیں۔

تتھے بھگت وسے کے لوئے
ਤਿਥੈ ਭਗਤ ਵਸਹਿ ਕੇ ਲੋਅ

وہاں عابدوں کے کئی عالم آباد ہیں۔ لوئے سے مراد لوگ سے ہے۔ یعنی کرم کھنڈ میں بیشمار ہی عابد ہیں۔ کہ جو پرمیشور کی اطاعت میں ہر وقت مصروف رہتے ہیں؛ کریں آنند سچا من سوئے ਕਰਹਿ ਅਨੰਦੁ ਸਚਾ ਮਨਿ ਸੋਇ

وہ خوشی کرتے ہیں اور ان کے دل میں وہی ست پرمیشور ہے؛

شرح۔ یعنی وہ عابد وہاں بڑی مسرت اور راحت سے رہتے ہیں اور ان کے دلمیں سوائے سچے پرمیشور کے اور کسی کا خیال نہیں آتا۔

سچ کھنڈ وسے نرنکار ਸਚਿ ਖੰਡਿ ਵਸੈ ਨਿਰੰਕਾਰੁ

نرنکار درگاہِ حقیقی میں بس رہا ہے۔ یعنی اسکا دربار ست ہے وہ ایسا ویاپک اور محیط کُل ہے۔ کہ اپنی ستّیا کے سبب سے ہر جگہ بس رہا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اسکی قدرت کا کل کارخانہ ست یعنے حق ہے۔ جہاں وہ بس رہا ہے

کر کر دیکھے نظر نہال ਕਰਿ ਕਰਿ ਵੇਖੈ ਨਦਰਿ ਨਿਹਾਲ

بنا بنا کر دیکھتا ہے۔ نظر سے نہال کرتا ہے **شرح**۔ یعنے وہ پرمیشور اپنی صنعتیں بنا بنا کر انکو دیکھتا ہے! اور اُنکو اپنی نظر سے نہال کرتا ہے۔ دیکھو انسانوں کو بنا کر اُن پر کیسی کیسی بخشش اور کرم کرتا ہے۔ جسپر نظر کرتا ہے۔ اُسکو نہال کر دیتا ہے۔

تتھے کھنڈ منڈل ورھبنڈ ਤਿਥੈ ਖੰਡ ਮੰਡਲ ਵਰਭੰਡ

وہاں کھنڈ منڈل برہمانڈ ہیں شرح - یعنے نو کھنڈ - بارہ منڈل اور کل برہمانڈ اسی
پرمیشور کے سچ کھنڈ یعنے بارگاہ حقیقی میں بس رہے ہیں - نو کھنڈ یہ ہیں - اینڈرا کسیر تامر
پرن - ببھ سمت - کمارکا - ناگ سومیہ - دارن - گاندھر - باراں اسیاں یعنے منڈل مشہور ہیں
خلاصہ یہ ہے کہ وہ پرمیشور محیط کل ہے - ہر جگہ بس رہا ہے -

ਜੇ ਕੋ ਕਥੈ ਤਾ ਅੰਤ ਨ ਅੰਤ
جے کو کتھے تاں انت نہ انت

اگر کوئی بیان کرے تو کوئی شمار معلوم نہیں ہوتا شرح یعنی اس پرمیشور کی مخلوقات کا
کچھ شمار نہیں ہے - لاتعداد اور بے انتہا دلائیں ورطبقے اسکے بنائے ہوئے ہیں - اگر کوئی
انکا بیان کرنا چاہے - تو نہیں ہوسکتا - اور نہ انکی کوئی انتہا معلوم ہوتی ہے -

تتھے لوا اکار
ਤਿਥੈ ਲੋਅ ਲੋਅ ਆਕਾਰ

وہاں جہاں آکار ہیں - شرح - یعنی اس کی مخلوقات ہیں قسم قسم
کے اشکال ہیں - یا یوں کہو کہ بیشمار عالم اور بیشمار ان میں صورتیں
اور شکلیں ہیں - انکی انتہا کسی کو معلوم نہیں -

ਜਿਵ ਜਿਵ ਹੁਕਮੁ ਤਿਵੈ ਤਿਵ ਕਾਰ
جو جو حکم تیوے تو کار

جس طرح اسکا حکم ہوتا ہے - اسیطرح کارروائی ہوتی ہے شرح - یعنے یہ تمام مخلوقات
اسکے حکم کے اندر ہے جس طرح پر وہ حکم دیتا ہے اسیطرح کارروائی عالم کی ہوتی ہے کسی کو اقبال

دیتا ہے اور کسی کو زوال۔ کسیکو سعادت کسیکو شقاوت کسیکو۔ راحت کسیکو رنج کسی کے
سر کو خاک و خون میں ملاتا ہے۔ اور کسی کے سر پر افسر و تاج شاہی رکھتا ہے۔

ਵੇਖੈ ਵਿਗਸੈ ਕਰਿ ਵੀਚਾਰੁ دیکھے وگسے کر ویچار

سوچ اور فکر کرے دیکھے اور خوش ہووے۔ **شرح**۔ گورو صاحب فرماتے ہیں۔ کہ انسان کو
لازم ہے کہ مشاہدہ کائنات اور معائنہ قدرت کرے۔ اور اس سے تجربات حاصل کرے اور اپنے
دلکو راحت پہنچائے۔ قدرت کے نظارہ سے زیادہ عجیب و غریب اور کوئی نظارہ نہیں ہے۔ یہی نظارہ
اور تماشہ ہے۔ کہ جس سے انسان کو سرور حقیقی اور راحت اصلی ملتی ہے

ਨਾਨਕ ਕਥਨਾ ਕਰੜਾ ਸਾਰੁ نانک کتھنا کرڑا سار۔

اے نانک بیان ہونا سخت مشکل ہے۔ **شرح**۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ پرمیشور کی قدرت
کا بیان ہونا سخت مشکل ہے۔ کہ جیسا لوہا سخت ہوتا ہے پس انسان کو لازم ہے کہ کنہ قدرت
کی دریافت سے باز رہے اسکو معائنہ اور مشاہدے میں لائے۔ راحت حقیقی حاصل کرے۔

پوڑی سی و ہشتم

ਜਤੁ ਪਾਹਾਰਾ ਧੀਰਜੁ ਸੁਨਿਆਰੁ جت پہارا دھیرج سنیار۔

جت کی بھٹی اور تحمل زرگر۔ **شرح**۔ اب گورو صاحب بطور تلازمہ اور استعارہ کے اس
دار لضرب کا حال بیان کرتے ہیں۔ کہ جس میں پرمیشور کے شبدوں کے زیورات تیار ہوتے ہیں

انسان کو لازم ہے جت کی بھٹی بنائے شہوت اور غضب وغیرہ سے پرہیز کرنیکا نام جت ہے
اور تحمل کو سنار بناوے یعنی بُردباری اور حلم اختیار کرے۔

ਅਹਿਰਣਿ ਮਤਿ ਵੇਦੁ ਹਥੀਆਰੁ
اہرن مت وید ہتھیار

عقل کا اہرن یعنے سردان اور وید کا ہتھیار بناوے **شرح**۔ اہرن کے اوپر لوہا کوٹا جاتا ہے
اسیطرح عقل کے ذریعہ سے بھی جہالت کو دور کیا جاتا ہے۔ علم الٰہی کے اوزار بناوے کیونکہ بغیر
اسکے اسرار قدرت الٰہی معلوم نہیں ہو سکتی۔ اور نہ انسان کامل بن سکتا ہے۔

ਭਉ ਖਲਾ ਅਗਨਿ ਤਪ ਤਾਉ
بھو کھلا اگنی تپ تاؤ

خوف ورجا کی دھوکنیاں یعنے منفخ بناوے۔ اور زہد کی آگ کا تاؤ دیوے
شرح۔ ہر وقت دلمیں خدا کا خوف رکھے۔ تاکہ عجب و تکبر پیدا نہو۔ اور زہد و ریاضت سے
اپنے دلکو صاف کرے۔ جیسے تاؤ دکھا کر لوہا نرم اور درست ہوتا ہے۔ پھر اس سے جسطرح کی
چیز منظور ہوتی ہے بناتے ہیں۔ اسیطرح زہد و ریاضت سے دل صاف اور پاکیزہ ہوتا ہے پھر جو
عمدہ فضیلت درکار ہو۔ اس میں پیدا ہوتی ہے۔

ਭਾਂਡਾ ਭਾਉ ਅੰਮ੍ਰਿਤੁ ਤਿਤੁ ਢਾਲਿ
بھانڈا بھاؤ امرت تت ڈھال

محبت اور عقیدت کی کٹھالی میں امرت کو ڈھالے **شرح** یعنی محبت و عقیدت کیساتھ
امرت روپ پرمیشور کی حمد و ثنا کرتا ہے۔ بلا صدق ویقین انسان کچھ حاصل نہیں کر سکتا جب

وہ محبت اور عقیدت دلمیں پیدا کرتا ہے۔ تو اسکو پرمیشور کا گیان حاصل ہوتا ہے۔

گھڑیئے شبد سچی ٹکسال۔ ਘੜੀਐ ਸਬਦੁ ਸਚੀ ਟਕਸਾਲ

دار الضرب حقیقی میں شبدوں کو بناوے **شرح** یعنی ایسے دار الضرب حقیقی میں پرمیشور کے شبدوں کے زیورات بناوے مطلب یہ ہے کہ خصائل مندرجہ بالا کو حاصل کرے۔ اور پرمیشور کی حمد و ثنا اور مناجات گاتا رہے یسم وطلا کے زیوروں سے صرف جسم کی آرائش ہوتی ہے۔ اور زیورات معنی سے انسان کی روح شرف حاصل کرتی ہے۔

جنکو نظر کرم تن کار ਜਿਨ ਕਉ ਨਦਰਿ ਕਰਮੁ ਤਿਨ ਕਾਰ

جسپر اسکی نظر کرم کی ہوتی ہے۔ وہی یہ کار اختیار کرتے ہیں۔ **شرح** یعنی یہ دار الضرب حقیقی ہر ایک کے حصّے میں نہیں آتی۔ اسمیں صرف وہی کام کرتے ہیں۔ جن پر پرمیشور اپنے لطف و کرم کی نگاہ کرتا ہے۔

نانک نظریں نظر نہال ਨਾਨਕ ਨਦਰੀ ਨਦਰਿ ਨਿਹਾਲ

اے نانک وہ نظر سے نہال کر دیتا ہے۔ **شرح** گورو صاحب فرماتے ہیں۔ کہ وہ پرمیشور بڑا مہربان ہے۔ جسپر اپنی نظر ڈالتا ہے۔ اسکو نہال کر دیتا ہے۔

بیت

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند ؛ آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

پوڑی سی وتہم شلوک

ਪਵਣ ਗੁਰੂ ਪਾਣੀ ਪਿਤਾ ਮਾਤਾ ਧਰਤ ਮਹਤ

پَون گورو پانی پِتا ماتا دھرت مہت

ہوا گورو۔ پانی باپ اور زمین مادر بزرگوار ہے۔ **شرح** اب گورو جی تمام زندگی انسان کا نقشہ کھینچتے ہیں اور بتلاتے ہیں۔ کہ یہ زمین کیا ہے انسان یہاں کسطرح عمر بسر کر سکتا ہے اور اسکو کیا کرنا چاہیے۔ گویا یہ شلوک تمام جپ جی کا لب لباب ہے۔ چونکہ آب و گل سے سب کی سرشت ہوئی ہے اسلیئے انکو باپ اور ماں سے تشبیہ دی ہے۔ ہوا یعنی شبد کو مرشد یعنے گورو سے تشبیہ دی ہے۔ شبد اور بانی سے انسان علم الہیٰ اور علم ادب سیکھتا ہے اسلیئے وہ گورو ہے۔ یا یوں کہو کہ ہوا انسان کی زندگی کا باعث ہے۔ آب و گل سے انسان کی پیدائش ہوتی ہے۔ اور ہوا اسکی زندگی کو قایم رکھتی ہے۔ چونکہ والدین سے گورو اور اُستاد کا مرتبہ زیادہ بزرگ ہوتا ہے اسلیئے ہوا کو گورو کہا گیا۔

شعر۔ وگرنیتے سعے جاسوس گوش ؛ خبر کے رسیدے بہ سُلطان ہوش

ਦਿਵਸ ਰਾਤ ਦੋਇ ਦਾਈ ਦਾਇਆ ਖੇਲੈ ਸਗਲ ਜਗਤ

دوس رات دوے دائی دایہ کھیلے سگل جگت۔

دن کھلانیوالا ہے۔ اور رات کھلانیوالی۔ تمام عالم کھیل رہا ہے۔

شرح ۔ گورو صاحب فرماتے ہیں ۔ کہ شب و روز بمنزلہ دایہ کے ہیں ۔ کہ جنکے کنارہ میں

تمام عالم کھیل رہا ہے ۔ عالم کو گویا ایک طفل فرض کیا ہے ! ور شب و روز کو دایہ ۔ کیونکہ

انسان کو وہ ہر طرح کا عیش و آرام پہنچاتی ہیں ! ور انہیں کی بغل میں وہ پرورش پاتا ۔

اور بڑا ہوتا ہے ۔ دن میں انسان طرح طرح کے کام حصول روزی کیلئے کرتا ہے رات

کو تمام محنت اور مشقت سے آرام پاتا ہے ۔ شعر

شب از بہر آسائش تست و روز ؛ مہ روشن و مہر گیتی فروز

کنار و برِ مادرِ دلپذیر ؛ بہشت است و پستاں در و جوئے شیر

ਚੰਗਿਆਈਆਂ ਬੁਰਿਆਈਆਂ ਵਾਚੈ ਧਰਮ ਹਜ਼ੂਰ

چنگیایاں بُریائیاں واچین دھرم حضور ۔

نیکیاں اور بدیاں اس عادل حقیقی کے حضور میں آشکارا ہوتی ہیں ۔

شرح ۔ یعنی جسقدر نیک و بد اعمال انسان کرتا ہے ۔ اس عالم الغیب

پرمیشور کو سب معلوم ہو جاتے ہیں ۔ اس سے کوئی امر پوشیدہ نہیں ہے ۔

شعر ۔ بر احوال نابودہ علمش بصیر ؛ با سرار ناگفتہ لطفش خبیر

ਕਰਮ ਆਪੋ ਆਪਣੀ ਕੀ ਨੇੜੇ   کرمی آپو آپنی کی نیڑے کی دور

ਕੀ ਦੂਰ   اپنے اعمال کا اجر ہر ایک کو ملتا ہے کیسکو جلد کسیکو دیر میں ۔

شرح۔ ہر انسان اپنے افعال و اعمال کا مکافات اُٹھاتا ہے۔ نیک افعال کا ثمرہ نیک اور بد اعمال کا اجر بد ملتا ہے۔ بیت

گندم از گندم بروید جو ز جو ؎ از مکافات عمل غافل مشو

انسان کو لازم ہے۔ کہ افعال ستودہ اختیار کرے۔ تاکہ ثمرہ اُٹھانے کے وقت شرمسار نہو۔ حنظل کی بیل کو کبھی انگور نہیں لگتی۔ اور کیکر کو آم۔ اسیطرح بدی کا ثمرہ نیکی نہیں ملسکتا۔ بیت:۔ ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت۔ دماغ بیہدہ پخت و خیال باطل بست۔

جنہیں نام دھیائیا گئے مشقت گھال

جنہوں نے اسکے نام کا ورد کیا ہے۔ وہ سب مشقتوں سے آزاد ہو گئے ہیں

شرح۔ گورو صاحب فرماتے ہیں جس انسان نے سری پرمیشور کے سوا اور کسی کی بندگی نہیں کی۔ وہ اس دار المحن سے آزاد ہو گیا۔ خلاصہ یہ ہے کہ سوائے ایک نرنکار کی پرستش اور اطاعت کرنیکے اور کوئی وسیلہ یا ذریعہ نجات حاصل کرنے کا نہیں ہے۔ انسان کو لازم ہے کہ ہمیشہ پرمیشور کے پاک نام کو دل میں جگہ دے۔ اور اسکی یاد میں مشغول رہے تاکہ سرور سرمدی حاصل ہو۔ اور اس جہان کے رنجوں اور مصیبتوں سے رہائی ملے

نانک تے مُکھ اُجلے کیتی چھُٹّے نال

ਨਾਨਕ ਤੇ ਮੁਖ ਉਜਲੇ ਕੇਤੀ ਛੁਟੀ ਨਾਲ

اے نانک ان کے چہرے روشن ہوتے ہیں! ور بہت سے اور اُن کے ساتھ نجات پاگئے۔ **شرح**۔ گورو نانک صاحب فرماتے ہیں کہ جو پرمیشور کے پاک نام کا وِرد کرنیوالے ہوتے ہیں۔ اُنکے رُخ منوّر اور تاباں ہوتے ہیں۔ اور انکو دیکھکر اور بہت لوگ اعمال صالحہ اختیار کرتے ہیں۔ یا اُن کی برکت سے اِس جہان سے رہائی پاتے ہیں۔ **مؤلّف**

گورُو کا نام ہے جن کی زباں پر ؛ مدام اُنکا ہے رہتا رُخ منوّر

جو رکھتے ہیں گورو کے نام کو یاد ؛ وہ سب رنجوں سے ہوجاتے ہیں آزاد

جو اُس مالک کی کرتے ہیں اطاعت ؛ وہ حاصل کرتے ہیں گنجِ سعادت

جو اُس خالق کی کرتے ہیں عبادت ؛ وہ پاتے ہیں بزرگی اور سیادت

دلِ ناداں نہ کر اُسکو فراموش ؛ نہ ہو عیشِ جہاں میں مست و مدہوش

سمجھ ہر اک نفس کو تو غنیمت ؛ نہ ہو غافل کہ ہے اب وقت فرصت

گذرتی ہے جوانی ایک دم میں ؛ نہ ہو کچھ ہاتھ سے عہدِ حرم میں

نہیں عالم زیادہ ایک دم سے ؛ نہ طے ہوتی ہے منزل اک دم سے

تو اپنی زندگی [illegible]

رہِ صدق وصفا میں تو نہ دم مار ÷ جو حق توفیق دے تجھ کو قدم مار

عمل میں سعی کر اے مردِ ہشیار ÷ نہ غفلت میں بسر کر عمر زنہار

سپاسِ حق ادا کر ہر نفس تو ÷ نہ ہو پابندِ دُنیا و ہوس تو

تامل کر اگر تجھ کو خبر ہے ÷ کہ تجھ پر بخششِ حق کسقدر ہے

ہمہ فصل و مہ و سال و شب و روز ÷ مہِ تاباں و مہرِ عالم افروز

نجوم و آسماں و برف باراں ÷ ہوائے آتش و ابرِ بہاراں

بر و بحر و تل و کوہ و بیاباں ÷ گل و گلزار و بستاں و خیاباں

نسیم و نکہت و بادِ بہاری ÷ صدائیں بُلبُلوں کی پیاری پیاری

بنایا ایک دانے سے شجر کو ÷ لگایا شاخ میں اُس کے ثمر کو

یہ سب نخل و نوا تیرے لئے ہیں ÷ نہیں بے فائدہ پیدا کئے ہیں

نہ رکھ ہرگز زبانِ شکر خاموش ÷ نہ کر ایسے خدا کو تو فراموش

سپاس و حمد کو وردِ زباں کر

ہمیشہ نامِ حق کو حرزِ جاں کر

تمام شد